توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

امام العصر احسان ملت حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید

ناشر
الکتاب انٹرنیشنل
جامعہ نگر، نئی دہلی - ۲۵

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے
خطباتِ توحید
امام العصر احسانِ ملت حضرة علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید
الکتاب انٹرنیشنل جامعہ نگر، نئی دہلی-۲۵

نام کتاب — خطبات التوحید

مصنف — علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید

طبع اول — جون ۹۸ء

تعداد — ایک ہزار

قیمت — Rs 5 0 =

ناشر — الکتاب انٹرنیشنل

ملنے کے پتے:

۱۔اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، گلی کو تانہ سوئی والان، دہلی۔۶

۲۔اسلامی اکیڈمی، ۴۰۸۵اردو بازار، دہلی۔۶

۳۔مکتبہ ترجمان، ۴۱۱۶اردو بازار، دہلی۔۶

۴۔دار المعارف، محمد علی روڈ، بمبئی

۵۔چار مینار بک سینٹر، چار مینار مسجد، بنگلور

۶۔مکتبہ سلفیہ، بنارس (یو۔پی)

حروف ابتداء

تمام اعمال صالحہ کی بنیاد مسئلہ توحید ہے۔ اصطلاح شریعت میں "توحید" کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات و صفات اور حقوق میں یکتا مانا جائے اور کسی دوسرے کو اس کا شریک نہ مانا جائے۔

توحید کی ضد "شرک" ہے مشرک کا کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتا۔ رب العالمین کا یہ فیصلہ ہے کہ مشرک کی بخشش قطعاً نہیں ہوگی اور عقیدہ توحید ایسی نعمت ہے جس کی برکت سے انسان کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

"خطبات توحید" میں شہید اسلام حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ کے وہ چھ ایمان افروز اور باطل سوز خطبات جمعہ ہیں جو آپ نے تسلسل کے ساتھ چینیانوالی مسجد میں اپنے مخصوص انداز میں ارشاد فرمائے۔ ان خطبات میں شہید اسلام رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن و احادیث کے سنہری فرامین، اقوال و اعمال انبیاء و صحابہ و صحابیات رضی اللہ عنہم کی روشنی میں یہ بات واضح فرمائی ہے کہ عقیدہ کی درستگی کے بغیر کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت حاصل نہیں کر سکتا۔ اسلام اور تمام انبیاء

علیہم السلام کی بنیادی دعوت کا نقطہ آغاز توحید تھا۔ ان کی بعثت کا مقصد یہی تھا کہ لوگوں کا غیراللہ سے تعلق توڑ کر ایک اللہ کے ساتھ جوڑ دیں۔

رحمت کائنات ، فخر موجودات ، رسول اعظم ﷺ نے توحید کی خاطر تمام صدمے برداشت کئے۔ لات و منات ، عزیٰ و ہبل کے آستانوں کی نفی فرمائی اور کوہ فاران کی چوٹیوں سے یہی پیغام حق و صداقت ارشاد فرمایا!

"لوگو ! اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا، حاجت روا اور معبود نہیں ہے اس لئے اپنی جبینوں کو تمام آستانوں سے ہٹا کر ایک آستانہ خداوندی پر جھکاؤ۔" یہ باتیں بھی علامہ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی ہیں کہ

"ارکان اسلام کی عمارت کا دارومدار عقیدہ توحید پر ہے۔"

"توحید اسلام کا دل اور مدار نجات ہے ، توحید جنتی اور جہنمی کی کسوٹی ہے۔"

"توحید تمام نیکیوں کی روح اور یہی انبیاء کی مشترکہ دعوت ہے۔"

"توحید ہی جنت کی کنجی ہے۔"

کتاب کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہو گا کہ بفضل تعالیٰ ہر خطبہ اپنی مثال آپ ہے۔ دعا ہے کہ رب العالمین اس کتاب کو قارئین کے لئے ذریعہ ہدایت بنائے۔ ہم سب کو عقیدہ توحید پر قائم رکھے اور اسی عقیدہ پر خاتمہ فرمائے اور علامہ شہید رحمۃ اللہ علیہ پر اپنی ان گنت رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

دعاگو

محمد عتیق الزماں

اول

خطبہ جمعہ

مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۶ء

بعد از خطبہ مسنونہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قل یایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموت والارض لا الہ الا ہو یحی ویمیت فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یومن باللہ وکلمتہ وتبعوہ لعلکم تہتدون (سورہ اعراف پ ۹ سپارے کا رکوع ۱۰ اور سورت کا رکوع ۲۰ آیت نمبر ۱۵۸)

تمام قسم کی تعریفات وحدہ لاشریک خالق کائنات مالک ارض و سماء کے لیے اور لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں اس ہستی اقدس و مقدس پر جن کا نام نامی اسم گرامی محمد اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و بارک وسلم ہے وہ ذات مقدسہ مبارکہ مطہرہ کہ رب العزت نے جنہیں رحمت کائنات بنا کے بھیجا اور جن کے ذریعے اہل کائنات کی ہدایت اور رہنمائی کا بندوبست فرمایا محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور سوانح کا تذکرہ کرتے ہوئے میں نے یہ بات کہی تھی کہ امام کائنات فخر موجودات رحمۃ للعالمین کے حوالے سے آپکی سیرت کا تذکرہ کرتے

ہوئے اور آپکی سوانح پر گفتگو کرنے کا کوئی مقصد نظر نہیں آتا ماحصل بات یہ ہے کہ اس عظیم اور جلیل القدر پیغمبر کی ہستی کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بھی جانی جائے کہ اس عظیم ترین شخصیت کو ان عظمتوں کا مالک کیونکر بنایا گیا اس لئے کہ محمد کریم علیہ السلام جب تلک منصب نبوت و رسالت و امامت پر سرفراز نہیں ہوئے تھے تب تلک آپکی حیثیت دنیا میں ایک پاکباز انسان کی تھی ایک ایسی شخصیت کی تھی جو ایک خاص ڈھانچے میں ڈھلی ہوئی تھی جس نے کبھی کسی کو دکھ نہ دیا ہو کبھی کسی کو تکلیف نہ پہنچائی ہو کبھی کسی کا دل نہ دکھایا ہو کبھی کسی پر ظلم و ستم نہ ڈھایا ہو کبھی کسی کی چغلی نہ کھائی ہو کبھی کسی پر تہمت اور الزام نہ لگایا ہو کسی پر کبھی بہتان تراشی نہ کی ہو جس شخصیت نے کبھی بھی کسی کی امانت میں خیانت نہ کی ہو جس کے وعدے ہمیشہ پختہ اور سچے ہوں اور جس کی شرافت مسلمہ ہو جس کی حیا کے چرچے ہوں جس کی وفا کے تذکرے ہوں یہ حیثیت تھی حضرت محمد ﷺ کی منصب نبوت و رسالت پر سرفراز ہونے سے پہلے اور جہاں تک آپ کی صورت کا تعلق ہے غار حرا میں جبرائیل علیہ السلام امین کی آمد سے پہلے بھی آپ انتہائی خوبصورت تھے لوگ آپ کے چہرے مبارک کی طرف آنکھ بھر کے دیکھنے کی جرات نہ کرسکتے تھے آپکی زلفیں آپکے رخسار آپکی بھویں آپ کی قامت آپ کی گفتار آپ کی رفتار یہ سب چیزیں نبوت کے ملنے سے پہلے بھی اس قدر خوبصورت تھی جس قدر نبوت کے منصب پر سرفراز ہونے کے بعد حسین و جمیل تھیں لیکن امامت اور نبوت کے منصب پر سرفراز ہونے کے بعد ایک ایسی چیز آپکو عطا کی گئی جو پہلے آپ کے پاس موجود نہ تھی۔

اور مجھے اس بات کا ہمیشہ تعجب رہتا ہے کہ ہم رحمت گرامی علیہ السلام کی سیرت کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ کی یاد مناتے ہوئے ان کی چیزوں کا تو بہت ذکر کرتے ہیں جو نبی اور پیغمبر بننے سے پہلے آپ کے اندر موجود تھیں لیکن جس چیز نے آپ کو دنیا میں نمایاں اور ممتاز کیا اور جس کی وجہ سے آپ کائنات کی

امامت کے منصب پر سرفراز ہوئے ہم رحمت عالم علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت کا تذکرہ کرتے ہوئے کبھی بھی اس چیز کا تذکرہ نہیں کرتے یہ حیرانگی کی بات ہے آپ جتنی بھی سیرت کی مجلسوں میں شمولیت کرلیں آپ کی یاد میں بپا کی ہوئی محفلوں میں شامل ہولیں آپ نبی محترم علیہ الصلوۃ والسلام کے تذکرے اور آپ کے جتنے جلسے ہیں ان کو سن لیں آپ کو ان چیزوں کا ذکر تو ضرور ملے گا یہ چیزیں تو آپ کے سننے میں ضرور آئیں گی جو منصب نبوت پر سرفراز ہونے سے پہلے بھی آپ کے پاس موجود تھیں لیکن وہ چیز جس نے آپ کو سید المرسلین بنایا وہ فرمان جس نے امام ولد آدم ٹھہرایا وہ پیغام جس کی وجہ سے آپ اولین اور آخرین کے تاجدار قرار پائے اس کا تذکرہ کوئی نہیں کرتا محمد رسول اللہ ﷺ خوبصورت تھے نبوت سے پہلے بھی نبوت کے بعد بھی آپ خوب سیرت تھے نبوت کے ملنے سے پیشتر بھی اور رسالت کے ملنے کے بعد بھی آپ پاکباز تھے وحی کے اترنے سے پہلے بھی وحی کے اترنے کے بعد بھی آپ باحیا باوفا صدق و صفا کا پیکر تھے قرآن پاک کی آیات کے نزول سے پیشتر بھی اور بعد میں بھی یہ ساری چیزیں بجا ہیں ان کا تذکرہ بہت اچھا مومنوں کے لئے اس میں بہت درس بہت سبق اور بڑا وعظ ہے لیکن ہم نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ وہ کونسی چیز تھی جس نے محمد ابن عبداللہ کو محمد رسول اللہ ﷺ بنا دیا تھا وہ پیغام تھا آسمان سے عطا کیا ہوا وہ فرمان تھا جس کا اعلان نبی محترم علیہ الصلوۃ والسلام نے کوہ صفا پر کھڑے ہو کر اپنے رشتے داروں کو اور مکہ میں بسنے والے سارے قبیلوں کو مخاطب ہو کر کیا تھا اور وہ پیغام تھا۔

یاایھا الناس قولوا لا الہ الا اللہ لوگو آؤ ایک اللہ کے پرستار بن جاؤ یہ فرمان تھا جس نے ابن عبداللہ کو رسول اللہ ﷺ بنایا تھا جس وجہ سے یتیم مکہ خاتم النبین اور سید المرسلین قرار پائے اس کا تذکرہ نہیں باقی ہر چیز کا تذکرہ موجود ہے اللہ کے بندو کبھی آپ نے یہ سوچا ہے کہ نبی پاک ﷺ کی قدو قامت کا

تذکرہ آپ کی رفتار اور گفتار کاذکر آپ کے حسن و جمال کی باتیں آپ کی پاکیزگی اور طہارت کے واقعات یہ سارے ابن عبداللہ کے واقعات ہیں۔

لیکن اللہ کی توحید کا تذکرہ یہ رسول اللہ ﷺ ہونے کی علامت ہے یہ بات ہے محمد کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت میں لیکن یہ بات چونکہ بڑی دشوار اور گراں گزرتی ہے ان لوگوں پر جن کی زندگیاں شرک کے سانچوں میں ڈھلی ہوتی ہیں جن کے رگ و پے میں غیراللہ کی عبادت رچی ہوئی ہے اس لئے اس کا تذکرہ بڑا مشکل نظر آتا ہے اور آپ تعجب کریں گے پہلے سارے تذکروں کی کفار مکہ کو بھی کوئی تکلیف نہ تھی ان کو ان سے کوئی اختلاف نہ تھا وہ کہتے تھے کہ یہ صادق الوعد تھے انہوں نے امین کا لقب دے رکھا تھا اور وہ کہتے تھے کہ ہم نے شرم و حیا کا پیکر اس سے بڑا کوئی نہیں دیکھا یہ ان کی بات ہے جو وہ کہا کرتے تھے کہ نبی پاک اتنے شرمیلے ہیں کہ کنواری لڑکیاں بھی اتنی شرمیلی نہیں ہوتیں یہ انہوں کہا تھا کہ ہم نے چالیس سال کی طویل مدت میں کبھی بھی آمنہ کے بیٹے کو جھوٹ بولتے نہیں دیکھا ہے یہ وہ کہتے تھے کہ مکہ کی سرزمین نے عبداللہ کے بیٹے سے زیادہ خوبصورت انسان کا چہرہ نہیں دیکھا یہ وہ کہتے تھے یہ ساری باتیں تو وہ ہیں جن کو وہ لوگ بھی مانتے تھے جنہوں نے نبی مکرم پر پتھر پھینکے نبی پر کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پھینکے نبی مکرم کے راستے میں کانٹے بچھائے نبی کے لئے گفتگو کرنا مشکل بنادی وہ بات کہ سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا۔ وہ بات ان کو ناگوار گزری حیرانگی کی بات ہے آج ہم بھی ان باتوں کے ذکر کو تو بڑی سعادت کی بات سمجھتے ہیں جس کے تذکرے سے قریش اور کفار مکہ کو بھی تکلیف نہ ہوتی تھی اور وہ چیز جو انہیں بھی گراں گزرتی تھی انکو بھی نبی پاک ﷺ کی پاکدامنی سے کوئی اختلاف نہ تھا انکا ایک دفعہ دار الندوہ میں اجلاس ہوا نبی کے مکہ کے سارے مخالف اکٹھے ہوئے سارے ملکر بیٹھے کہنے لگے کوئی ایسی چیز تلاش کرو جس سے محمد ﷺ کو بدنام کیا جاسکے بڑے غور فکر کے بعد سب

نے بیک زبان ہو کر کہا کیا تلاش کریں کہ ہمیں اس کے دامن پر کوئی داغ نظر آتا ہی نہیں ہے محمد رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت سے پہلے ان میں سے ایک ایک کو مخاطب کرکے یہ کہا تھا ماذاتقولوانصیا میرے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے سب نے بیک زبان ہو کر کہا تھا ماجربنک الا صدقا

ہم تمہارے بارے میں کیا کہیں جب سے تجھے دیکھا ہے کبھی جھوٹ بولتے ہوئے نہیں دیکھا یہ ان کی رائے تھی ہم بھی زور انہی باتوں کے ذکر پر لگاتے ہیں جو کفار کے درمیان بھی مسلمہ تھیں نبی کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کرنے کی ضرورت ہے تو اس بات کی ضرورت ہے جس اعلان نے محمد ابن عبداللہ کو محمد رسول اللہ ﷺ بنایا اور وہ اعلان کیا تھا۔

اللہ کے سوا کوئی خالق نہیں کوئی رازق نہیں وہ عربی تھے وہ اللہ کا معنی و مفہوم سمجھتے تھے اسی لئے جب آپ کی زبان سے بات نکلی تو وہی تعریفیں کرنے والے گالیاں دینے لگے آپ کا چچا جو آپ کے باپ کا سگا بھائی تھا سب سے پہلے بولا تبالک یا محمد الھذا جمعتنا معاذ اللہ تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں تو مرجائے کیا تو نے ہمیں اس بات کے لئے بلایا ہے سیرت کے ان پہلوؤں سے کوئی اختلاف نہیں کسی بات کی کوئی تکلیف نہیں کسی بات کا کوئی جھگڑا نہیں۔ جھگڑا پیدا ہوا تو صرف لا الہ الا اللہ کہنے پر ہوا انہیں معلوم تھا کہ اللہ اس کو کہتے ہیں جو نفع اور نقصان پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے اللہ اس کو کہتے ہیں جو موت و حیات کا مالک ہوتا ہے اللہ اس کو کہتے ہیں رزق لینا اور دینا جس کے ہاتھ میں ہوتا ہے اللہ اس کو کہتے ہیں جو قاضی الحاجات ہوتا ہے حل المشکلات ہوتا ہے جانتے تھے اس لئے صرف اتنی بات، پر نبی پاک ﷺ کی مخالفت پر کمر بستہ ہوگئے اور آج بھی بات وہی ہے کسی کو نبی کے خوبصورت کہنے پر اعتراض کوئی نہیں ہے نبی کی سچائی کے تذکرے پر کوئی اختلاف نہیں نبی کی خوش گفتاری پر کوئی اختلاف نہیں اختلاف ہے تو اس فرمان خدا پر ہے جس فرمان نے

نبی کائنات کو رسالت کے منصب پر سرفراز کیا کیوں اس اعلان سے وہ دوکان
داریاں ٹوٹتی ہیں جنہیں لوگوں کو لوٹنے کے لئے استوار کر رکھا ہے روٹی اس پر
چوٹ پڑتی ہے لوٹ کھسوٹ چھوڑنا پڑتی ہے لا الہ الا اللہ کہہ کے ان جھوٹے
خداؤں کی دکانوں کو بند کرنا پڑتا ہے وہ دکانیں جو کافروں کے گھروں کے پاس
نہیں بلکہ مومنوں کے محلوں میں کھلی ہوئی ہیں اللہ کے گھر بے آباد

(مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے)

اور غیر اللہ کے اڈے آباد کیونکر ان میں ایک دن کی حاضری سے ساری زندگی
کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں لا الہ الا اللہ بد قسمتی سے آج مسلمانوں کے لئے بھی
اتنا ہی ناخوشگوار ہوگیا ہے جتنا کل تک غیر مسلموں کے لئے ناخوشگوار تھا۔ لا الہ
الا اللہ کی ضرب حکمران بھی برداشت نہیں کرتے پیر فقیر بھی اس کو برداشت
نہیں کرتے ملا اور خطیب بھی اس کو برداشت نہیں کرتے کیونکہ اس ضرب کے
بعد غیر خدا کے اڈے قائم نہیں رہتے ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے سارا اختلاف
جو تیرہ برس تک جاری رہا پھر محمد رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد
بھی جاری ہے وہ صرف لا الہ الا اللہ کی وجہ سے ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ ماننے
کے لئے تیار تھے قرآن کہتا ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ ماننے کے لئے تیار تھے لا
الہ الا اللہ نہیں مانتے تھے یہ مشکل تھا ماننا کلام مجید ساتواں پارہ اللہ کا ارشاد ہوتا
ہے۔

قد نعلم انه لیحزنك الذی یقولون فانهم لا یکذبونك ولا
کن الظلمین بایت الله یجحدون (آیت نمبر ۳۳، پ ۷، س انعام)

اے نبی ﷺ! ہم جانتے ہیں یہ تیری تکذیب نہیں کرتے رب کی توحید
ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں تجھ کو ماننے کے لئے تیار ہیں قد نعلم انه لا
یکذبونك کا لفظی ترجمہ اور البتہ تحقیق ہم جانتے ہیں یہ تیری تکذیب نہیں
کرتے تجھ کو نہیں جھٹلاتے اللہ کی توحید کو ماننا بڑا مشکل کام ہے اللہ کی توحید مان

پس پھر ان چھوٹے خداؤں کا کیا کریں جن کو ہم نے آستینوں میں پال رکھا ہے
سارا اختلاف اس اعلان اور اس فرمان پر تھا جس فرمان کے ذریعے ابن عبداللہ
رسول اللہ ﷺ بنائے گئے تھے حیرانگی کی بات ہے کہ اگر کوئی شخص کسی بادشاہ
کی یاد میں دن مناتا ہے تو بادشاہت سے تو محبت کا اظہار کرے لیکن اس فرمان کو
یاد کرنا اس کے لئے تکلیف دہ ہو جائے جس فرمان سے بادشاہ کی بادشاہت وجود
میں آئی تھی یہ محمد رسول اللہ ﷺ سے پیار کی علامت ہے یہ محبت کی علامت
ہے کہ رسول اللہ سے پیار تو ہے اور جس فرمان کی رو سے رسالت ملی اس سے
دشمنی ہے لوگو یاد رکھو کائنات کے اندر کسی چیز کی اتنی اہمیت نہیں جتنی اللہ کی
توحید کی اہمیت ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ نے تیرہ برس تک اسی ایک اعلان کو.
بار بار اپنی قوم کے سامنے دھرایا ہے دوسری کسی بات کا تذکرہ نہیں کیا تیرہ سال
تک قوم کو ایک ہی درس دیتے رہے قولوا لا اله الا الله لوگو غیر اللہ کے
سامنے سر جھکانے سے باز آجاؤ اللہ کے سوا کسی کے سامنے جھولی پھیلانے سے
رک جاؤ اللہ کے سوا کسی کو مالک و مختار نہ سمجھو موت و حیات کا مالک مانو تو اکیلے
اللہ کو مانو نفع اور نقصان اکیلے رب کے لئے ہے اور جب یہ عقیدہ پختہ ہو جائے
گا پھر سوال بھی کرو گے تو اکیلے اللہ سے کرو گے جب اس کا مالک اللہ کے سوا
کوئی اور نہیں تو سوال دوسرے سے کیسے کیا جائے آج بد قسمتی کی بات ہے کہ
جس ایک سبق کو نبی پاک ﷺ نے تیرہ برس تک دھرایا تھا اسی سبق کو آپ کی
قوم فراموش کرگئی آج مسلمانوں کی حالت دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سارے
اختیارات تو اوروں کے پاس ہیں رب کے پاس تو کچھ بھی نہیں رہا اور یاروں نے
تو کہہ بھی دیا ہے کہ اللہ کے پلڑے میں توحید کے سوا کیا ہے کچھ بھی نہیں معاذ
اللہ اللہ کو ہم نے بالکل معطل کر کے رکھ دیا ہے اور خداوند عالم نے کیا کہا۔

وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحی انه لا اله الا انا
فاعبدون ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے ان کو ایک ہی پیغام دے کر

بھیجا اور وہ پیغام یہ تھا کہ اللہ کے سوا رب کوئی نہیں ہے اور پھر اللہ نے ایک
ایک کا نام لے کے بتایا ہے (سورہ انبیاء آیت نمبر ۲۵ پارہ ۱۷) ولقد ارسلنا
نوحا الی قومه فقال یقوم عبدالله مالکم من اله غیره اور ہم
نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کے پاس بھیجا انکا پیغام بھی یہی تھا کہ اللہ کے سوا
کسی کی پرستش نہ کرو۔

والی عاد اخاهم هودا قال یقوم اعبدالله مالکم من اله
غیره (آیت نمبر ۵۰ سورہ ہود پارہ ۱۲) ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی
ہود کو بھیجا ان کا پیغام بھی یہی تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی پرستش کرنا جائز نہیں۔

والی ثمود اخاهم صلحا قال یقوم اعبدالله مالکم من اله
غیره (سورہ ہود آیت نمبر ۶۱ پارہ ۱۲) اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو
بھیجا ان کا پیغام بھی یہی تھا کہ اللہ کے علاوہ کسی کی پرستش جائز نہیں۔

والی مدین اخاهم شعیبا قال یقوم عبدالله مالکم من اله
غیره (سورہ ہود آیت نمبر ۸۴ پارہ ۱۲) اور مدین کی طرف ان کے بھائی حضرت
شعیب کو بھیجا اور کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے علاوہ تمہارا کوئی
معبود نہیں اور آخری پیغمبر کو ارشاد فرمایا قل یاایها الناس انی رسول الله
الیکم جمیعا الذی له ملك السموات والارض لا اله الا هو
یحی ویمیت (سورہ الاعراف آیت نمبر ۱۵۸ پارہ ۹) لوگو میرا پیغام بھی یہی ہے
کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اگر کوئی ذات ہے تو وہ اللہ ہی ہے۔
اس نے ابراہیم خلیل کی زبان سے لوگوں کو درس دیا سنو خلیل اللہ علیہ السلام نے کیا کہا
تھا۔ والذی یطعمنی ویسقین (آیت نمبر ۷۹ سورہ شعرا پارہ ۱۹) کھانا بھی
رب کے سوا کوئی نہیں کھلا سکتا پانی بھی رب کے سوا کوئی نہیں پلا سکتا۔ واذا
مرضت فهو یشفین (آیت نمبر ۸۰ سورہ شعراء پارہ ۱۹) ہم کو محمد رسول
اللہ ﷺ کیا سکھانے آئے تھے اور ہم نے نبی کی دعوت کا کیا حشر کیا جس کام کے

لئے نبی رحمت اس کائنات میں تشریف لائے تھے اسی کام کو ہم نے چھوڑ دیا اور
باقی تمام چیزوں کو ہم نے تھاما ہوا ہے جو مقصد تھا نبی کی بعثت کا اس مقصد کو ہم
نے فراموش کر دیا ہے۔

نبی ﷺ کی بعثت کا یہ مقصد نہ تھا کہ ہم چمٹے بجائیں ہم پھولوں کے
ہاروں سے لدوائے جائیں ہم طبلے کی تھاپ پر ہاتھ ماریں ہم سروں کو حرکت
دیں ہم گھنگرو پہن کر ناچیں یہ پیغمبر کی بعثت کا مقصد نہ تھا اور نہ ہی یہ مقصد تھا
کہ وہ لوگ جو مر گئے ہیں جن کو اپنی خبر نہیں ہے ہم ان کو خدا بنا کر ان کی
قبروں کو شعائر اللہ قرار دیں یہ مقصد نہیں تھا پیغمبر کا محمد رسول اللہ ﷺ اس
کائنات میں اس لئے تشریف لائے تھے کہ بندوں کے سارے رشتے توڑ کر انکے
تعلقات کو ایک اللہ سے استوار کیا جائے تاکہ جھکائیں تو سر اس کے آگے
جھکائیں پھیلائیں تو جھولی اس کے آگے پھیلائیں اور اسی لئے میں آج نبی پاک
کے اس فرمان کی حکمت پر نظر ڈالتا ہوں تو بات سمجھ میں آتی ہے کہ محمد رسول
اللہ ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں جب کہ اس کائنات سے آپ
تشریف لے جا رہے تھے چل چلاؤ کا وقت تھا اس وقت آپ نے سب سے زیادہ
زور دیا تو اپنی قبر سے لوگوں کو ہٹانے پر زور دیا بات سمجھ میں آتی ہے آپ پر
موت کی بے ہوشیاں طاری تھیں سر اقدس کو اٹھایا ہوش آئی فرمایا۔

لعن الله الیهود والنصاری اتخذوا قبور انبیاء هم
مساجدا اللہ کی لعنت ہو عیسائیوں اور یہودیوں پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی
قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔

لا تتخذوا قبری وثنا یعبد لوگو میری قبر کو بت بنا کے پوجنا شروع
نہ کر دینا لا تتخذوا قبری عیدا لوگو میری قبر پر میلے نہ لگانا سارا زور
آخری وقت میں اس بات پر دیا کہ لوگوں کی توجہ نبی کی رخصتی کے بعد نبی کی قبر
کی طرف نہ لگ جائے اللہ کی طرف ہو جائے تاکہ اللہ کی توحید میں خلل نہ آئے

پائے آج سارا زور مسلمانوں کا قرآن و سنت سے نظریں ہٹانے اور قبروں پر جمانے پر صرف ہو رہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان امت اس دعوت کو بھول چکی ہے جس کے لئے محمد رسول اللہ ﷺ نے تکلیفیں اٹھائیں تھیں ماریں کھائیں تھیں ان کو کوئی بات یاد نہیں رہی اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ ہم معاذ اللہ اس نبی کے ماننے والے ہیں جس نے جگہ جگہ مزار بنوا دیئے تھے اور کل ایک مولوی صاحب کا بیان چھپا ہے اخبار میں انہوں نے ایک پیر صاحب کا کہا ہے یہ مزار شعائر اللہ ہیں اور شعائر اللہ کی توہین کرنے والا مرتد ہے معاذ اللہ کیا معنی ہے آؤ اگر محمد رسول اللہ ﷺ کی قبر شعائر اللہ نہیں تو اور کس کی قبر ہے جو شعائر اللہ بن سکتی ہے محمد رسول اللہ ﷺ نے تو اپنی قبر کو بھی لوگوں کے لئے مرکز نگاہ نہ بنانے کا حکم دیا فتوئے سستے ہو گئے ہیں ہر آدمی فتووں کو اٹھائے ہوئے ہے اور لوگوں پر فتوئے بازی کر رہا ہے۔

کسی کو خدا کا خوف نہیں محمد رسول اللہ ﷺ اس کائنات میں شرک کو مٹانے کے لئے آئے تھے ہم نے اپنی ساری توجہ شرک کو بڑھانے پر صرف کی آج میں ایک ولی کے حالات پڑھ رہا تھا کہ ایک پیر نے اپنے مریدوں کو کہا "مریدو ! جہنم سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔" مریدوں نے کہا کیوں پیر جی کہنے لگا میں جہنم میں ایک تھوک ڈال دوں گا جہنم میرے تھوک سے برف بن جائے گی تو پھر ڈرنے کی کیا ضرورت ہے ایک دوسرے پیر نے سوچا کہ یہ تو مجھ سے آگے بڑھ گیا ہے اس نے کہا سنو میرے مریدو جہنم سے ڈرنے کی ضرورت نہیں مریدوں نے کہا کیوں پیر جی میں نے اپنا خیمہ جہنم کے اوپر لگانا ہے اور اس وقت تک اپنا خیمہ نہیں اٹھانا جب تک اپنے سارے مریدوں کو جہنم سے آزاد نہیں کروا لیتا یہ درس ہے محمد رسول اللہ ﷺ کا یہ توحید ہے اس نبی کی یہ دین ہے کہ جس نے اپنی بیٹی کو مخاطب ہو کر کہا تھا یا فاطمہ انقذی نفسک من النار (مشکوۃ) اے فاطمہ رضی اللہ عنہا اللہ سے ڈر جانا دنیا میں نیکی کا کام کر لینا

اللہ کی توحید میں خلل نہ آنے دینا کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ بھی تجھ کو جہنم کی آگ سے نہیں بچا سکے گا ایک روایت کے الفاظ ہیں سلینی ماشئت من مالی فانی کہ فاطمہ جہنم سے بچانا تو بڑی بات ہے میں تیرے کوئی کام نہ آسکوں گا پھر اپنی پھوپھی کو مخاطب ہو کر کہا یا صفیہ عمتہ رسول اللہ سلینی من مالی ماشئت فانی لا اغنی عنک من اللہ شیئا (مشکوۃ) اے پھوپھی دنیا میں جو کچھ مانگنا ہے مانگ لو میں کوشش کروں گا کہ میں تیری مانگ کو پورا کروں یہ نہ سوچنا کہ محمد ﷺ تیرا بھتیجا ہے قیامت کے دن مجھ کو چھڑا لے گا اور حدیث کے الفاظ ہیں سلینی من مالی ماشئت جو کچھ مجھ سے مانگنا چاہتی ہو مانگ لو فانی لا اغنی عنک من اللہ شیئا (بخاری و مسلم) پھوپھی قیامت کے دن تیرا بھتیجا تیرے کوئی کام نہیں آئے گا یہ محمد رسول اللہ یہاں تو پھوپھی اور بیٹی کا مسئلہ ہے وہاں ایک ایسا نبی جس کے بارے میں عرش والے نے خود کہا ہے۔

واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا کہ میں نے پوری کائنات میں سے ابراہیم کو یہ اختیار بخشا کہ میں نے اسے اپنا دوست بنا لیا وہ ابراہیم کہ جس کے بارے میں آیا کہ اس کے باپ نے شرک کا ارتکاب کیا قیامت کا دن ہو گا خلیل اللہ بھی رب کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے ساری کائنات حاضر ہو گی خلیل اللہ کہیں گے کہ آج اللہ ساری دنیا کے سامنے میرا باپ جہنم میں جائے گا نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اللہ کہیں گے خلیل اپنے پیروں کی طرف دیکھو خلیل اپنے پیروں کی طرف دیکھیں گے تو نظر آئے گا کہ ان کے باپ لو بجو کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا ہے فرشتے اسے گھسیٹتے ہوئے اسے جہنم میں پھینک رہے ہیں۔

وہاں پیغمبروں کا یہ عالم اور یہاں جنت کی فیکٹریاں کھلی ہوئی ہیں جس کو جی چاہے جنت کی ٹکٹیں دے دو اگر نبیوں کے باپ ' انبیاء کی بیویاں اور نبیوں کے بیٹے توحید سے کنارہ کشی اختیار کر کے جنت میں نہیں جاسکتے تو باقی کون جائے گا

لوگو اس بات کو سمجھو سب سے زیادہ اسلام کے اندر اہمیت اگر کسی مسئلے کو ہے تو توحید کو ہے اگر توحید کا عقیدہ درست نہیں تو کوئی عمل بھی اللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہے اگر بنیاد درست ہے تو اس کے اوپر استوار ہونے والی عمارت بھی درست ہے اور عمارت درست بھی ہے بنیاد ٹھیک نہیں تو وہ عمارت زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتی مسئلہ تو بالکل سیدھا ہے آج افسوس کی بات ہے کہ ہماری ساری توجہ عمارت پر بھی نہیں بلکہ عمارت کے اوپر چڑھے ہوئے غلافوں پر لگی ہوئی ہے عمارت بھی غائب بنیاد تو ہے ہی نہیں توحید کا عقیدہ موجود ہی نہیں۔

اگلے خطبے جمعہ میں بتاؤں گا کہ اگر توحید کا عقیدہ درست نہ ہو تو آدمی سو حج کرے لاکھوں نمازیں پڑھ لے سارا مال اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کردے ساری زندگی اللہ کی عبادت میں صرف کردے تو اللہ کی بارگاہ میں اس کی اتنی بھی قیمت نہیں کہ جتنی مکھی کے پر کی قیمت ہوتی ہے کیونکہ جب عقیدہ ہی درست نہیں پھر باقی کیا رہا اس لیے لوگو اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے تذکرے میں ہماری سب سے زیادہ توجہ اس اعلان اور اس فرمان کی طرف ہونی چاہیے جس اعلان اور فرمان سے نبی کو نبوت اور رسالت ملی تھی باقی ساری چیزیں بڑی برکت کا باعث ہیں لیکن یہ ساری چیزیں کافروں اور مسلمانوں کے درمیان مشترک ہیں کافر بھی ان چیزوں کا اعتراف کرتے تھے کسی کافر سے کسی مشرک سے یہ بات ثابت نہیں کہ اس نے نبی کی جود و سخا کا، حیا کا اور وفا کا انکار کیا ہو سب نے انکار کیا تو محمد ﷺ کی دعوت کا انکار کیا اور آج وہی کام ہم نے شروع کردیا باقی سارے تذکرے موجود ہیں نبی کی دعوت کا تذکرہ نہیں ہے۔

اللہ سے ڈر جاؤ یاد رکھو کہ توحید کی دعوت وہ دعوت تھی کہ جسکا اعادہ اور تکرار محمد رسول اللہ ﷺ نے تیرہ برس تک کیا کے کی ساری زندگی میں نبی کائنات علیہ الصلاۃ والسلام نے ماسوائے آخری دور میں اور کسی چیز کا ذکر نہیں کیا

نہ روزے کا نہ حج کا نہ زکوٰۃ نہ نماز کا ایک ہی بات کہی لا الہ الا اللہ اپنا عقیدہ درست کرلو توحید کے عقیدے پر پختہ ہو جاؤ اور توحید کا عقیدہ کیا ہے ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ مجھے توحید دو لفظوں میں بتایئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اذا سالت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ (ترمذی) توحید دو لفظوں میں یہ ہے کہ کائنات میں کبھی تیرے ہاتھ اللہ کے سوا کسی دوسرے کی بارگاہ میں نہ اٹھیں جب بھی سوال کیلئے اٹھیں تو رب کی بارگاہ میں اٹھیں واذا استعنت فاستعن باللہ۔ اور جب بھی تو مدد کی لئے زبان کھولے پکارنے کے لئے تو اکیلے رب کو پکارے سوال بھی اللہ سے اور مدد بھی اللہ سے۔ یہ ہے توحید کا عقیدہ اور یہ عقیدہ انسان کے دل و دماغ میں تبھی پختہ ہو سکتا ہے جب انسان کا یہ ایمان ہو کہ اللہ کے سوا کسی کے پاس بھی کوئی چیز موجود نہیں جب یہ ہو کہ کچھ چیزیں غیراللہ کے پاس بھی ہیں تو پھر یہ عقیدہ پختہ نہیں ہو سکتا اس لیے کہ ایک آدمی نے نبی کائنات ﷺ سے یہ بات کی۔ یہ کہتا ہے یا رسول اللہ ﷺ اگر میرا بوٹ کا تسمہ ٹوٹ جائے۔

لسئال احدکم ربہ حاجتہ کلھا حتی یسئال الملح وحی یسئلہ سیع نعلہ اذا انقطع (ترمذی) اگر بوٹ کا تسمہ بھی مانگنا ہو تو وہ بھی اللہ سے مانگو اور کسی سے کوئی چیز مانگنا جائز نہیں چھوٹی سے لیکر بڑی تک پھر نبیوں کی زندگی اس بات پر شاھد ہے کہ نبیوں نے کس سے مانگا ہے جنگوں میں کامیابی مانگی تو اللہ سے سفر میں روٹی مانگی تو اللہ سے غریب الوطنی میں مدد مانگی تو اللہ سے بیماری میں شفا مانگی تو اللہ سے بڑھاپے میں بچہ مانگا تو اللہ سے غلطی کیلئے تلافی مانگی تو اللہ سے گناہ کیلئے معافی مانگی تو اللہ سے اور کسی سے بھی کوئی سوال نہیں کیا یہ ہے توحید لوگو سمجھو بات کو کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی دعوت وہی دعوت تھی جو آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لے کر عیسی علیہ الصلو والسلام تک آنے والے پیغمبروں کی دعوت تھی۔ ما ارسلنا من قبلک من

رسول الا نوحی الیه انه لا اله الا انا فاعبدون (پارہ ۱۷ سورہ انبیاء)
سارے پیغمبروں کو میں نے ایک ہی پیغام دے کر بھیجا اور وہ پیغام یہ تھا کہ لوگوں کے رشتے ساری کائنات سے تڑوا کر ایک اللہ سے جڑواؤ اور انہیں سمجھاؤ کہ اللہ کے سوا کوئی حاجت روا مشکل کشا اور فریاد رس دوسری کوئی ذات نہیں۔

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین O

دوم

خطبہ جمعہ

مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۸۶ء

بعد از خطبہ مسنونہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وجعلوا اللہ مما ذراء من الحرت والانعام نصیبا فقالوا ھذا اللہ بزعمہم وھذا لشرکائنا فما کان لشرکائھم فلا یصل الی اللہ وما کان للہ یصل الی شرکائہم ساء ما یحکمون
(آیت نمبر ۱۳۷ س انعام پ ۸)

تمام قسم کی تعریفات وحدہ لاشریک خالق کائنات مالک ارض و سماء کے لئے ہیں اور لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں اس ہستی اقدس و مقدس پر جن کا نام نامی اسم گرامی محمد اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم ہے ہم نے پچھلے خطبہ میں دعوت نبی پاک ﷺ کا تذکرہ کیا تھا اور یاد رکھیے جس دعوت کا ذکر ہم نے پچھلے خطبہ کے آغاز سے شروع کیا ہے یہ دعوت صرف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی دعوت نہیں بلکہ تمام انبیاء اور رسولوں کی دعوت وہی دعوت تھی جو امام کائنات علیہ السلام نے کوہ صفا پر کھڑے ہو کر سب سے پہلے دن اللہ

کے حکم پر لوگوں کے سامنے پیش کی اور وہ دعوت توحید کی دعوت تھی اس لحاظ سے یہ بات بہت واضح اور نمایاں ہو جاتی ہے یہ ایک ایسی دعوت جو تمام انبیاء اور رسول اللہ کے درمیان مشترک ہو اور جس دعوت کے اعلان اور اظہار کے لئے اللہ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار یا اس سے کم و بیش نبیوں اور رسولوں کو بھیجا ہو اور وہی دعوت خاتم النبین اور سید المرسلین لے کے آئے ہوں اس دعوت کی کیا اہمیت اور حیثیت ہوگی؟

آپ جانتے ہیں کہ باپ اپنے بچوں کو اگر کسی چیز کی تلقین کرتا ہے تو اس چیز کی کرتا ہے جس کی اسکی نظر میں کوئی قدرو قیمت ہوتی ہے اور اگر باپ کسی چیز کو بہت زیادہ دہراتا ہے اور بار بار اس کی تکرار کرتا ہے تو اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس کی اہمیت باقی چیزوں سے بہت زیادہ ہے اس لیے کہ اگر وہ چیز زیادہ اہمیت اور حیثیت کی حامل نہ ہوتی تو ایک دفعہ بھی اسکا تذکرہ کرنا کافی تھا لیکن جب کسی بچے کا باپ ایک بات کو بار بار دھراتا ہے اور وہ بلکہ اپنے سامنے رہنے والوں سے یہ بھی کہتا ہے کہ تم میرے بچوں کو اس بات کی نصیحت کرنا تو اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہوتا کہ اس کی نظر میں اس چیز کی کتنی زیادہ اہمیت اور کتنی زیادہ قدر و قیمت ہے اللہ رب العزت ہر قسم کی تشبیہات اور مثالوں سے پاک منزہ اور ماوراء ہے لیکن مسئلے کو سمجھانے کے لئے یہ بات میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے کہ جتنی زیادہ بات اہم ہوتی ہے اتنا ہی اس پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور اس کا تکرار کیا جاتا ہے اور جتنی چیز کی اہمیت کم ہوتی ہے اتنا ہی سرسری طور پر اس چیز کو ذکر کر دیا جاتا ہے اگر ایک چیز کو بار بار ذکر کر کے ذہن نشین کرایا جائے اور ذہن میں راسخ کیا جائے تو اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جو اس کو راسخ کر رہا ہے اس کی نظروں میں اس کا کتنا زیادہ مقام ہے اور جس کے ذہن میں یہ بات بٹھائی جارہی ہے اس کا اسے اپنانا کس قدر ضروری ہے اس لحاظ سے ہم اگر یہ دیکھیں کہ اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح

علیہ السلام اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تک اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر حضرت موسی کلیم اللہ علیہ السلام تک اور حضرت موسی کلیم اللہ علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسی روح اللہ علیہ السلام تک اور حضرت عیسی روح اللہ علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ ﷺ تک سارے نبیوں کو ایک ہی پیغام لوگوں کے ذہنوں میں بٹھانے کے لئے اور ایک ہی دعوت لوگوں کے سامنے رکھنے کے لئے اور ایک ہی اعلان لوگوں کے سامنے دہرانے کے لئے جو مختص کیا مخصوص کیا تو اس اعلان اور اس دعوت کی اللہ کے ہاں کتنی قدر و قیمت ہوگی اور پھر اس پیغام کا ماننا لوگوں کے لئے کتنا ضروری ہو گا۔

اس کا اندازہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کے ان واقعات سے بھی ہوتا ہے جن کی طرف میں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں اشارہ کیا تھا کہ خود امام کائنات ﷺ نے اپنی مکہ مکرمہ کی تیرہ سالہ زندگی میں کوئی ایک بات لوگوں کو اس کے سوا نہیں کہی کہ لوگو ایک اللہ کی پرستش کرو اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھراؤ تیرہ برس تک ایک ہی بات کا دہرائے چلے جانا اور اس بات کا تکرار کئے چلے جانا اور اس بات کو بار بار لوگوں کے سامنے رکھنا وہ بھی اس بات کی اہمیت اور قدر و قیمت کو متعین کرتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے باقی جتنے احکامات دیئے ہیں وہ یا تو مدینہ طیبہ میں آکر دیئے ہیں یا مکہ کے آخری ایام میں دیئے ہیں نماز معراج کی رات میں فرض ہوئی ہے اور معراج نبی پاک کے مکہ مکرمہ کے اقامت کے آخری ایام میں ہوا ہے اور اسی طرح زکوۃ کے بارے میں بھی ہے کہ وہ بھی مدینہ طیبہ میں فرض ہوئی حج بھی مدینہ طیبہ میں فرض ہوا اور اسی طرح روزے بھی مدینہ طیبہ میں فرض ہوئے لیکن وہ چیز جس کو بار بار حضرت محمد کریم ﷺ بار بار اپنے ساتھیوں سے اغیار اور اخیار سے اور ابرار سے اور اصحاب سے اور مکہ کے مشرکوں سے اور دوسری قوموں کے لوگوں سے منوانے کے لیے جدو جہد کی وہ صرف ایک ہی بات تھی

قولو لا الہ الا اللہ

لوگو اللہ کے سوا نفع اور نقصان کا مالک کوئی نہیں ہے اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جب تک انسان کا عقیدہ درست نہ ہو تب تک انسان اللہ کے احکامات کا تابع اور تبع نہیں ہو سکتا تبھی آدمی اللہ کی فرمانبرداری کر سکتا ہے اللہ کے احکام کو مان سکتا ہے اللہ کی تعلیمات پر عمل کر سکتا اللہ کے عوامل کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال سکتا ہے جبکہ وہ ساری چیزوں کا مالک ایک اللہ کو سمجھے اگر اس کے ذہن میں یہ بات ہو کہ کچھ چیزیں تو اللہ کی ملکیت میں ہیں اور کچھ چیزیں غیر اللہ کی ملکیت میں ہیں تو پھر اس کے دل اور دماغ کے اندر اللہ رب العزت کی اطاعت کا وہ جذبہ پیدا نہیں ہو سکتا جو کہ پیدا ہونا چاہئے تھا کہ اللہ رب العزت نے اپنی حکمرانی اپنی فرمانروائی اپنی فرمانبرداری اپنی تابعداری کا حکم بندوں کو بعد میں منوایا توحید پہلے منوائی ہے پہلے کہا لا الہ الا اللہ پھر کہا لہ الحکم ولہ الامر حکم بھی اللہ کا قانون بھی اللہ کا خلقت بھی اللہ کا نفع بھی اللہ کا نقصان بھی اللہ کا 'عزت بھی اللہ کے پاس ذلتوں کا مالک بھی رب' بادشاہت بھی اللہ دیتا ہے گدا اگر بھی رب کرتا ہے لیکن یہ ساری باتیں بعد میں منوائی ہیں پہلے ایک بات ہی منوائی ہے کہ تم اس بات کا یقین کر لو کہ ساری کائنات کی تمام قدرتوں کا مالک اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے اور پھر قرآن پاک کو اگر ہم اٹھائیں اسکے اوراق کو ہم پلٹیں تو آپ یہ بات سنکر حیران رہ جائیں گے کہ قرآن کی ۱۱۴ سورتیں اور ۳۰ پارے ۳۰ پاروں میں سے ایک پارہ بھی ایسا نہیں ہے جو اللہ کی توحید کے ذکر سے خالی ہو ۱۱۴ سورتیں ہیں ۱۱۴ سورتوں میں ایک سورت بھی ایسی نہیں جو اللہ کی توحید کے تذکرے سے خالی ہو قرآن کا آغاز اس بات سے ہوتا ہے۔

الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمن الرحیم

اور اسی کے اندر آیا ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین

اللہ نہ تیرے سوا کسی کے سامنے جھکنا جائز ہے نہ تیرے سوا مدد مانگنی کسی سے

جائز ہے یہ قرآن کا آغاز اور قرآن کا اختتام بھی اس سورت پہ ہے

قل اعوذ برب الناس مالک الناس الہ الناس

کہ اے نبی لوگوں کو کہہ دو کہ رب الناس بھی ہے الہ الناس بھی ہے اور اس کے علاوہ ربوبیتوں اور الوہیتوں کا مالک کوئی دوسرا موجود نہیں ہے تو سارا قرآن اور یہاں تک میں اگر بات کہہ دوں کہ قرآن پاک کی ایک سو چودہ سورتوں کے ہزاروں رکوع ہیں اور ان رکوؤں میں سے ایک بھی رکوع ایسا نہیں ہے کہ جو اللہ کی توحید کے ذکر سے خالی ہو اور یہ قرآن مجید اس کے سات آٹھ سو صفحات ہیں ایک بھی صفحہ ایسا نہیں ہے کہ جو اللہ کی توحید کے تذکرے سے خالی ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے اندر توحید کی کتنی اہمیت ہے اسی لیے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اپنے سے پوچھنے والے اپنے ایک شاگرد اور صحابی کو یہ کہا کہ اگر میرے ساتھی تجھ پر جبر کیا جائے تجھ پر ستم ڈھایا جائے تجھ پر ظلم کیا جائے تیرے سر پر تلوار رکھی جائے اگر تجھ کو کہا جائے کہ کلمہ کفر ادا کرو تو ساتھی جان بچانے کے لئے کلمہ کفر ادا کر لینا لیکن اگر تجھ کو یہ کہا جائے کہ اللہ کی بارگاہ میں کلمہ شرک نکالو فرمایا

(ان قتلت او مرقت لا تشرک باللہ)

ساتھی اپنے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کروانا گوارا کر لینا لیکن اللہ کے ساتھ شریک کسی کو ٹھہرانا گوارا نہ کرنا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شرک کتنی بڑی (بیماری) اور توحید کتنی ضروری اور اہمیت کی چیز ہے کہ جان بچانے کے لئے بھی شرک کا ارتکاب نہیں ہو سکتا اور اپنے مال اور آبرو کی حفاظت کے لئے بھی اللہ کی توحید کو چھوڑا نہیں جا سکتا اس کا سبب کیا ہے؟ اس کا سبب اللہ رب العزت نے کلام مجید میں ساتویں پارے میں ۱۸ نبیوں کا تذکرہ کیا ہے ابراہیم علیہ السلام کا اسماعیل علیہ السلام کا اسحاق علیہ السلام کا یعقوب علیہ السلام کا یوسف علیہ السلام کا داوٗد علیہ السلام کا عیسی علیہ السلام کا ذالکفل علیہ السلام کا ذکریا علیہ السلام کا سب کا تذکرہ کرنے کے بعد کہا

ولو اشرکو لحبط عنهم ما کانوا یعلمون (س انعام آیت نمبر۷۹)

اگر یہ اٹھارہ کے اٹھارہ نبی اور اٹھارہ پیغمبران سے بھی اللہ کی بارگاہ میں شرک کا ایک کلمہ نکل جاتا اللہ ان سے انکی نبوتوں کو چھین کر انکے عملوں کو ضائع کر دیتا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جو سید المرسلین ہیں خواجہ بدرو حنین ہیں اور سرور کونین ہیں رسول ثقلین ہیں انکا نام لے کر کہا چوبیسواں پارہ ہے۔

لئن اشرکت لیحبطن عملک ولا تکونن من الخاسرین (پ ۲۴ س الزمر آیت نمبر۶۵)

اے میرے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ میں نے تجھ کو ساری کائنات کا امام بنایا ہے ایک دن آئے گا کہ ساری کائنات میں بھیجے جانے والے پیغمبر تیرے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہونگے لیکن اس کے باوجود

لئن اشرکت لیحبطن عملک (پ ۲۴ س زمر)

اگر تجھ سے بھی اللہ کی توحید میں خلل آجائے تو تیرے بھی سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اس قدر اہمیت ہے توحید کی اور اس قدر قباحت ہے شرک کی لیکن حیرانگی کی بات ہے کہ جس بات کے منوانے کے لئے اللہ رب العزت نے ایک لاکھ چوبیس ہزار یا اس سے کم و بیش پیغمبر مبعوث کئے اور جس بات کے منوانے کیلئے یتیم مکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے سر اقدس پر تاج نبوت و رسالت رکھا گیا اور جس بات کے سمجھانے کے لئے تیرہ برس نبی کائنات ﷺ نے ماریں کھائیں اور جس بات کو سمجھانے کے لئے اللہ رب العزت نے آسمان سے یہ پورا کلام اتارا اور جس بات کے سمجھانے کے لئے قرآن پاک کی ۱۱۴ سورتوں کو جس کے تذکرے سے بھر دیا اور جس بات کو اللہ کے نبی نے خود تاکیداً اپنی زبان اقدس سے سمجھایا آج محمد رسول اللہ ﷺ کی امت اس سبق کو بھول گئی اس درس کو فراموش کر گئی آج مسلمانوں کے اندر جس قدر توحید سے غفلت اور شرک سے محبت پائی جاتی ہے کعبے کا رب گواہ ہے اس قدر شرک

مشرکین مکہ کے اندر بھی موجود نہیں تھا آج اگر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس کائنات میں جلوہ گر ہو جائیں تشریف لے آئیں مسلمانوں کی بستیوں میں آئیں تو نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام ان مسلمانوں کو دیکھ کر قطعاً یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ میری امت کے لوگ ہیں اس لئے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کے لوگ تو وہ تھے جنہوں نے جان سے جانا گوارہ کیا اللہ کی توحید میں خلل لانا گوارہ نہیں کیا تھا نبی پاک امام کائنات رحمت عالم ﷺ سے درس توحید لینے والے تو وہ لوگ تھے جنہوں نے یہ گوارہ کیا کہ تپتے ہوئے دہکتے ہوئے کوئلوں پر انکو ننگی پشتوں کے ساتھ لگایا جائے ننگے جسم ان کو کانٹوں کے اوپر گھسیٹا جائے انکی چھاتیوں پر پتھروں کی سلیں رکھ کر ان کے پیروں میں رسیاں باندھ کر ان کو پتھروں کے ساتھ چھیلا جائے۔

انہوں نے یہ تو گوارہ کر لیا ان کے ہاتھوں میں اور پیروں میں میخیں گاڑی جائیں لیکن انہوں نے کبھی یہ گوارا نہ کیا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے اور ان مردوں کا حال تو مردوں کا تھا انکی عورتوں کا یہ عالم تھا کہ جب سمیہ رضی اللہ عنہا کو اس کے بیٹے عمار رضی اللہ عنہ کے سامنے اور اس کے اور اس کے شوہر یاسر رضی اللہ عنہ کو مادر زاد ننگا کر کے تپتے ہوئے ریگ زار پر لٹایا گیا کوئی اس کے جسم پر کپڑے کی دھجی تک موجود نہ تھی اور کہا گیا اے سمیہ رضی اللہ عنہا تیرا بیٹا یہ مادر زاد ننگا یہ تیرا شوہر بھی مادر زاد برہنہ چاہو تو اب بھی اپنی عزت کو محفوظ کر لو اب بھی بچ جاؤ اللہ کو ایک جاننے والی سمیہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہا آج کی رسوائی کا کوئی ڈر نہیں اگر اللہ مجھے قیامت کے دن کی رسوائی سے بچالے تمہاری نظروں میں آج کی بے عزتی آج کی رسوائی ہے اور میری نگاہوں میں قیامت کے دن کی ہے کہ جس دن کوئی اللہ کی بارگاہ میں شرک کرنے والا اس دن کی رسوائی سے نہ بچ سکے گا چاہے وہ ابراہیم علیہ السلام نبی کا باپ کیوں نہ ہو چاہے وہ لوط علیہ السلام نبی کی بیوی کیوں نہ ہو چاہے وہ نوح علیہ السلام نبی کا بیٹا کیوں نہ ہو چاہے وہ خاتم النبیین کا چچا کیوں نہ ہو قیامت کے

دن کی رسوائی سے صرف وہی بچے گا جس نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں
شرک کا ارتکاب نہیں کیا ظالموں کو غصہ آیا ماں بیٹے شوہر کو مادر زاد برہنہ کر کے
مکہ کی گلیوں میں اور پتھروں کے نوکیلے نوکوں کے اوپر خنجروں کی طرح بنے
ہوئے پتھروں پر گھسیٹا گیا اور کہا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ہمارے بزرگوں کو نہیں
مانتے جو ہمارے بتوں کی توہین کرتے ہیں جو ہمارے اللہ کے ہاں پہنچے ہوئے
لوگوں کو خدائی کے اختیارات کا مالک نہیں سمجھتے اور سمیہ رضی اللہ عنہا یاسر رضی اللہ عنہ اور عمار
رضی اللہ عنہ اوران حالات میں تڑپتے ہیں مچلتے ہیں زخموں سے جسم بھر جاتے ہیں اور
ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں لیکن نگاہیں آسمان کی طرف اٹھا کر کہتے ہیں۔

اللہ یہ سب کچھ گوارا ہے لیکن تیری توحید میں خلل گوارہ نہیں ہے
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی جاتی ہے امام کائنات اپنے گھر سے تشریف لاتے ہیں
دیکھتے ہیں کہ عمار رضی اللہ عنہ اور یاسر رضی اللہ عنہ اور سمیہ رضی اللہ عنہا کو مار مار کے انکے ہاتھ پاؤں
باندھ کے ان کو مکے کی گلیوں میں گھسیٹ کے پتھروں سے ان کا جسم چھیل کے
ان کو تپتی ریت میں پھینک دیا گیا ہے انکی کمریں اس تپتی ہوئی ریت سے جل
گئی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو دیکھتے ہیں آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑتے ہیں
عمار نے دیکھا یاسر رضی اللہ عنہ نے دیکھا سمیہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ کونین کا تاجدار ان کے
سروں پہ کھڑا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نگاہ اٹھائی آنکھوں سے آنسو نکل
آئے آپ نے ہاتھ اٹھایا اور فرمایا

(صبرا النار یاسر موعدکم الجنہ)

اللہ کی توحید کے لئے مٹنے والے خاندان کے لوگو صبر کرو ابھی جبرئیل علیہ السلام
مجھ کو آکے کہ گیا ہے کہ دنیا میں اللہ کی توحید کے لئے اپنے آپ کو جلا دینے والو
اللہ نے جنت میں تمہارے لیے محلات تیار کر رکھے ہیں۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو خوشخبری دے کر جاتے ہیں حوصلہ بڑھتا ہے
ہمت میں اضافہ ہوتا ہے نئی طاقت اور توانائی اپنے جسم میں محسوس کرتے ہیں پھر

مارنے والے جو تھک ہار کے گھروں کو آرام کے لئے گئے تھے واپس آتے ہیں
دیکھتے ہیں کہ وہ مار مار کے تھک چکے ہیں لیکن مار کھانے والوں کے اندر کوئی
تھکاوٹ کے آثار پیدا نہیں ہوئے ان کے جسم ٹوٹ چکے ہیں لیکن ان کے دل
سلامت ہیں انکے اعصاب انکی ہڈیاں چٹک چکی ہیں لیکن ان کے حوصلے سلامت
ہیں غصہ آیا اور سب سے پہلے بوڑھی سمیہ رضی اللہ عنہا کو اٹھایا گیا یہ اللہ کی راہ میں اللہ
کی توحید کیلئے خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھرانے کے لئے امت اسلام کی
سب سے پہلی شہید عورت ہے کائنات کے اندر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
میں سب سے پہلے توحید کے لئے جس نے اپنے خون کو بہایا اپنے آپ کو قربانی
کے لئے پیش کیا وہ مرد نہیں تھا عورت تھی اور آج بد قسمتی کی بات یہ ہے کہ
مسلمانوں کی عورتوں نے سب سے زیادہ اپنے گھروں کو شرک کا گہوارہ بنا رکھا
ہے سب سے زیادہ شرک اگر گھروں میں ہمارے اندر آیا ہے تو عورتوں کی وجہ
سے آیا ہے ان عورتوں کو معلوم نہیں کہ وہ بھی عورت ہی تھی کہ جس نے
اسلام کی ساری تاریخ میں سب سے پہلے اللہ کی توحید کے لئے اپنی جان کا نذرانہ
پیش کیا ابو جہل اور اس کے ساتھی دم لے کر ستا کے واپس آئے عمار رضی اللہ عنہ '
یاسر رضی اللہ عنہ اور سمیہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انکے جسم تپتے ہوئے ریگزار نے جھلسا کے رکھ
دیئے ہیں اور جلد جگہ جگہ سے پھٹ گئی ہے اس سے چربی پگھل کے جسم کے
اوپر کھرینڈ بن چکے ہیں زخم جو ہیں ان پر کھرانڈ آگئی ہے اٹھایا کہا بتلاؤ کیا فیصلہ کیا
ہے سب سے پہلے وہ بڑھیا جواب دیتی ہے کہتی ہے اے ابو جہل فیصلہ تو نے کرنا
ہے کہا میں نے! کہا ہاں کیا کہا میں نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہا ہاں تو نے یہ فیصلہ کرنا
ہے کہ اللہ کی توحید پر اللہ کے بندوں کو عذاب دے کے تو نے اپنی عاقبت کو کتنا
خراب کرنا ہے یاد رکھو ہمارا عذاب گھڑیوں کا عذاب ہے ہماری تکلیف لمحوں کی
تکلیف ہے ہماری مصیبت دنوں کی مصیبت ہے لیکن تجھ کو اللہ اس کے بدلے
میں جس کٹھنائی میں مبتلا کرے گا جس مصیبت میں تجھ کو مبتلا کرے گا جس

عذاب میں تجھ کو مبتلا کرے گا وہ نہ دنوں میں ختم ہو گا نہ مہینوں میں نہ سالوں میں ختم ہو گا نہ صدیوں میں ختم ہو گا غصہ آیا کہنے لگا دیکھو یہ بڑھیا بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کرتی ہے پکڑو اٹھاؤ ننگی سمیہ رضی اللہ عنہا کو اٹھایا گیا کہا دو اونٹ لاؤ' دو اونٹ لائے گئے کہا ایک کا رخ مشرق کی طرف کردو اور ایک کا رخ مغرب کی طرف کردو دو اونٹ جوڑ کر اکٹھے کھڑے کئے گئے ایک مشرق کی طرف اور ایک مغرب کی طرف کہا سمیہ رضی اللہ عنہا کو ان دونوں اونٹوں پر باندھ دو ایک ٹانگ ایک اونٹ کے ساتھ باندھ دو اور دوسری ٹانگ دوسرے اونٹ کے ساتھ باندھ دو سمیہ رضی اللہ عنہا کی دونوں ٹانگیں دونوں اونٹوں کے ساتھ باندھ دی گئی حدیث پاک میں ہے ابو جہل اور اس کے ساتھی اس اللہ کی توحید کی متوالی کا امتحان لینے کے لئے آگے بڑھے کہنے لگے۔

"بتلاؤ جانتی ہو اب کیا ہونے والا ہے؟"

سمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنی آنکھوں کو بند کیا اور اللہ نے اس کے لئے جنت کے پردے اٹھادیئے اس نے جواب دیا۔

ہاں ! میں جانتی ہوں کہ تم کیا کرنے والے ہو۔ کہا اب بھی وقت ہے پلٹ آؤ موقع ہے باز آجاؤ فرصت ہے توحید کو چھوڑ دو اس نے کہا جواب دیا اس نے کہا لوگو تم نے توحید کی قدر و قیمت جانی ہی نہیں یہ وہ عقیدہ ہے جس کے لئے اللہ نے ایک لاکھ سے زائد نبیوں کو بھیجا جسے آمنہ کے لال نے ہم کو عطا کیا ہم اپنی جان کیلئے اس عقیدے کو چھوڑ دیں کعبے کے رب کی قسم ہے جسم کا جان کو چھوڑنا گوارہ ہے لیکن دل کا توحید کو چھوڑنا گوارا نہیں ابن سعد نے لکھا ہے ابو جہل غصے میں بھر گیا نیزا اٹھایا اور حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کے نازک حصوں میں مارا شرم گاہ میں کچوکے لگائے سمیہ رضی اللہ عنہا کی زبان سے چیخیں نکلیں اور کہا (اللہ احد) اللہ اس آخری وقت میں تو گواہ رہنا کہ جب میرا آخری وقت تھا تب بھی میری زبان سے تیری توحید کے سوا کوئی اور بات نہیں نکل رہی تھی لوگوں نے دیکھا

پھر ابو جہل نے دونوں نوکروں کو کہا کہ اونٹوں کو کھینچتے ہوئے لے جاؤ دونوں نوکر اونٹوں کو کھینچتے ہوئے لے گئے سمیہ رضی اللہ عنہا کی لاش درمیان سے دو حصوں میں کٹ کے گر گئی محمد رسول اللہ ﷺ کو پتہ چلا حضور ﷺ تشریف لائے دیکھا کہ سمیہ رضی اللہ عنہا کی لاش درمیان سے دو حصوں میں کٹ چکی ہے لیکن دیکھنے والوں نے یہ بھی دیکھا کہ اتنی تکلیفوں اتنی اذیتوں اور اتنے دکھوں میں مبتلا ہوجانے کے باوجود سمیہ رضی اللہ عنہا کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ رہی ہے وہ حیران ہوگئے کہ اتنے دکھ دیئے اتنی تکلیفوں میں مبتلا کیا اتنے رنج سے اسکو مارا اتنے عذابوں میں اسکو مبتلا کیا لیکن اس کے لبوں سے تبسم نہ چھین سکے انکو کیا پتہ تھا کہ اس کے لبوں کے تبسم کو کون چھینے جس کو دنیا کی رخصتی سے پہلے اللہ نے جنت کی بشارت عطا کر دی ہو کہ اسکے رب نے کہا تھا۔

وان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکہ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنہ التی کنتم توعدون نحن اولیائوکم فی الحیوہ الدنیا وفی الاخرہ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون نزلا من غفور رحیم

کہ جو لوگ وہ اللہ کو مانتے ہیں اللہ کی توحید پر ایمان لاتے ہیں اور پھر اس عقیدہ توحید پر ڈٹ جاتے ہیں لوگو عقیدہ توحید کو مان لینا اتنی بڑی بات نہیں جتنی توحید کے عقیدہ پہ ڈٹ جانا بڑی بات ہے ہم نے دیکھا ہے بڑے بڑے مواحد اللہ کی توحید کے ماننے والے چند ووٹوں کی وجہ سے قبروں پہ جھک جاتے ہیں ہم نے ان لوگوں کو دیکھا ہے دعوی توحید کا کرتے ہیں لیکن جھوٹی موٹی مجبوریوں کے لئے غیر اللہ پر چڑھاوے چڑھاتے قبروں پہ چادریں اور گلے میں شرکیہ پھول ڈالتے صرف اس چند روزہ زندگی کی آبرو اور جھوٹی عزت کے لئے لیکن وہ مومن حقیقی مومن ہے کہ

ان الذین قالوا ربنااللہ ثم استقاموا الا تخافوا ولا تحزنوا

وابشروا بالجنه التی کنتم توعدون

نہ کوئی ترغیب اسے اللہ کی توحید سے ہٹائے اور نہ کوئی دنیا للچا سکتی ہے نہ کوئی دنیا اس کو ڈرا سکتی ہے

ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقاموا

تکلیف آئے تو پھر بھی گوارا رنج آئے تو پھر بھی گوارہ محنت آئے تو پھر بھی گوارہ مصیبت آئی تو پھر بھی گوارہ خوشی آئے تب بھی کوئی بات نہیں محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے عملی ثبوت فراہم کیا ایکطرف موت ہے ایک طرف کونین کی دولتیں ہیں دولت کی طرف پلٹ کے دیکھنا گوارہ نہ کیا محمد رسول اللہ ﷺ کے ایک ساتھی روٹھ گئے نبی کائنات اس سے غلطی ہو گئی روم کے بادشاہ نے پیغام بھیجا آجاؤ مدینے کی ٹوٹی پھوٹی بستی میں تمہارے لئے کیا رکھا ہے اس جگہ تجھے کیا ملے گا میرے پاس آؤ میں تمہیں اپنی وسیع و عریض سلطنت کے کسی ملک کا بادشاہ بناتا ہوں اور کسی شاہی خاندان کی بیٹی سے تمہارا نکاح کرتا ہوں پلٹ آؤ اس نے کہا مجھے جلتے ہوئے تندوروں میں جلایا جانا گوارہ ہے اللہ کی توحید کو چھوڑنا گوارہ نہیں ہے۔

یہ کیا دولت ہے یہ کیا دنیا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابی رضی اللہ عنہ کو کھڑا کیا گیا پیروں میں میخیں گاڑ دی گئیں ہاتھوں میں کیل گاڑے گئے نیزہ سینے پر رکھا گیا کہا اب بھی پلٹ آؤ کہا تم پلٹنے کی بات کرتے ہو میں تمہارے وار کا منتظر ہوں کہ جلدی سے سینے کی نبھاؤں میں سینے کے اوپر رکھے ہوئے نیزے کے دباؤ میں زور ڈالو تاکہ یہ نیزا سینے سے پار ہو جائے دیکھنے والے نے دیکھا کہا خبیب رضی اللہ عنہ تم کو کیا ہے کہا مجھ کو یہ ہے میں سمجھتا ہوں ادھر نیزا میرے دل سے پار ہو گا ادھر میری روح میرے جسم سے نکلے گی ادھر میرا رب مجھ پر راضی ہو جائے گا۔

ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقاموا او لوگو اپنے ایمان کو ٹٹولو اور نوجوانو اپنے عقیدے کے اندر نظر ڈالو بوڑھو اپنے دلوں میں جھانک کر دیکھو کہ کیا

تمہارے اندر توحید کا جذبہ اسی قسم کا ہے تو پھر یاد رکھو اگر اسی قسم کا ہے تو ادھر آنکھیں بند ہوں گی ادھر اللہ جنت میں منتقل کر دے گا اور اگر یہ توحید کا عقیدہ اس طرح کا ہے کہ اگر آفت نہ آئے اگر مشکل نہ پڑے اگر مصیبت نہ ہو اگر کسی کٹھنائی سے نہ گزرنا پڑے تب تو ٹھیک ہے اور اگر کوئی سودا نہ ہو جائے اگر اس کے لئے مال نہ مل جائے اگر اس کے لئے منفعت حاصل نہ ہو جائے تب تو ٹھیک ہے ورنہ اگر کچھ مل جائے تب بھی قدم پھسل جائیں اگر کوئی آجائے تب بھی دل دہل جائیں تو جان لو پھر یہ عقیدہ ایسا عقیدہ نہیں ہے جو تمہیں جہنم سے بچا کر جنت عطا کر دے عقیدہ وہی ہے آج ہمارے گرد و پیش میں شرک کی فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں آج گھر گھر کے سامنے شرک کے کارخانے لگے ہوئے خدا کی قسم ہے میں سوچتا ہوں تو مجھے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد آتا ہے آپ نے ارشاد کیا تھا

کالقاض علی الجرا

ایک دن آئے گا کہ میرے دین پر عمل کرنا اتنا مشکل ہو گا جس طرح ہاتھ میں انگارا لے کر چلنا مشکل ہوتا ہے میں سمجھتا ہوں آج کا دور وہی دور ہے کہ آج خالص توحید کو ماننا اپنے عقیدے کو درست رکھنا اللہ کی شان میں کسی قسم کی کوئی گستاخی کا ارتکاب نہ کرنا اور اس سے بڑی اللہ کی گستاخی کیا ہے پیدا وہ کرے اور ماں کے پیٹ میں غذا وہ فراہم کرے اور تم باہر نکلو تو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے بچپنے میں گرمی اور سردی میں اللہ بچائے اور ماں کے دودھ کے اندر قوت و طاقت مہیا کرے ہر قسم کی آفات سے وہ محفوظ کرے چلنا تمہیں وہ سکھائے چلنے کے لئے پاؤں تمہیں وہ عطا کرے دیکھنا تمہیں بخشے دیکھنے کے لئے آنکھیں تمہیں وہ عطا کرے کھانے کے لئے ذائقے کی صفت تمہیں وہ عطا کرے ہضم کرنے کے لئے معدہ تمہیں وہ بخشے پکڑنے کے لئے ہاتھ تمہیں وہ دے کمانے کے لئے بازو تمہیں وہ عطا کرے بازوؤں میں قوت وہ فراہم کرے اور پھر

جب شکر کا وقت آئے ظالمو اس کو چھوڑ کر غیر اللہ کی بارگاہ میں جھک جاؤ اس
سے زیادہ اس کی گستاخی اور کیا ہو سکتی ہے دے کوئی اور شکرانہ کسی اور کا اس
سے بڑی بے وفائی اور کیا ہے اور دنیا والو اگر کوئی نوکر رکھو اس کے آرام کا خیال
رکھو سردی گرمی سے اس کو بچاؤ روٹی پانی اس کے لئے فراہم کرو جوانی کے لئے
اس کی حفاظت کا بندوبست کرو اسے پالو پوسو اور جوان کرو اور جب موقع آئے تو
تمہارے دشمنوں سے مل جائے یا ہمسائیوں کے پاس چلا جائے تم یہ کہو گے کہ یا
تو یہ مر جائے یا میں مر جاؤں اس سے بڑی بے غیرتی کی بات کیا ہے کہ بنایا میں
نے سکھایا میں نے پڑھایا میں نے سکھایا میں نے پالا میں نے پوسا میں نے اور
جب شکر کا وقت آیا تو مردوں کے سامنے جھک گیا اس سے زیادہ مردار اور کون
کیا ہے محمد رسول اللہ ﷺ نے اسی لئے کہا ہے کہ لوگو اللہ سے بڑا غیرت مند
کوئی نہیں ہے اور یہ اللہ کی غیرت کو چیلنج ہے کہ کھلائے وہ

امن خلق السموات والارض زمین اس نے بنائی آسمان اس نے بنایا اور
انزل لکم من السماء ماء آسمان سے پانی اس نے اتارا یحی بها
الارض بعد موتها

مری ہوئی چیز کو زندہ اس نے کیا اور تم اس کے پالنے کے لئے بارش برسائے تو
اللہ پودوں کو لہلہائے اور ان کے لئے ہوائیں چلائے تو اللہ اور کائنات کے پینے
کے لئے آسمان سے مینہ برسائے دریاؤں سے نہریں وہ نکلوائے تو اللہ اور جب
پوجنے کا وقت آئے تو غیر اللہ اس سے بڑی بے غیرتی کی کیا بات ہے اس سے
بڑی اللہ کی نافرمانی اللہ کی گستاخی اور کیا ہے عزت وہ دے وہ کون ہے قرآن

امن یجیب المضطر اذا دعاء ویکشف السوء یجعلکم خلق
الارض

اگر اللہ چاہے تو رات ہی رات کر دے کوئی کائنات کی طاقت دن کا سورج
طلوع نہیں کر سکتی کون ہے جو رات کے اندھیروں سے تمہیں نکال کر تمہارے

لئے سورج چڑھائے تمہارے کھانے کے لئے تمہارے کاروبار کے لئے تمہارے
راستے روشن کرے وہ اللہ اور کون ہے جو تمہارے کھانے کے لئے اس مری
ہوئی زمین کو زندہ کر کے اس سے پھل نکلوائے وہ اللہ وہ کون ہے جو تمہاری
سواریوں کے لئے جانور پیدا کر دے وہ اللہ کون ہے قرآن کے الفاظ سنو اللہ کا
فرمان ہے چودھواں پارہ ہے

لبنا خالصا سائغا للشاربین

وہ کون ہے کہ گوبر اور پیشاب کے درمیان سے ایسا خالص دودھ نکالتا ہے
کہ جب انسان پیتا ہے تو اس کے لبوں سے اللہ کا شکریہ ادا ہوتا ہے یہ دودھ
انسان جو پیتا ہے بھینس کے تھنوں سے نکلتا ہے اللہ کہتے ہیں گوبر اور پیشاب کے
درمیان سے گوبر بھی پلید پیشاب بھی پلید اور وہ کون ہے جو ان دونوں کے
درمیان سے دودھ کی نہریں چلواتا ہے وہ اللہ وہ کون ہے جو مکھی کے پیٹ سے
تمہارے لئے شہد مہیا کرتا ہے وہ اللہ اور پوجنے کا وقت آئے تو وہ مردے جو
کروٹ بدلنا نہیں جانتے ہیں

جو کروٹ بدلنا نہیں جانتے ہیں
انہیں آپ مشکل کشا مانتے ہیں

تمہیں کیا ہو گیا تم نے کبھی سوچا ہے کبھی غور کیا ہے کبھی اس بات پر تفکر
کیا ہے کہ یہ تو خود تمہارے محتاج ہیں تم لالٹین نہ جلاؤ تم دیا نہ جلاؤ تم موم بتی
روشن نہ کرو تم ٹیوب نہ لگاؤ تو ان کی قبروں پر روشنی بھی ہو سکتی نہیں اور جو
تمہارے محتاج ہیں وہ تمہیں کس طرح عطا کر سکتے ہیں اور عطا کون کرتا ہے (اللہ
الصمد) جو کسی کا محتاج نہیں دے وہ سکتا ہے اور کوئی دے سکتا نہیں محمد الرسول
ﷺ نے ہمیں کیا درس دیا ہم بھول گئے ہم نے فقیروں کو غنی بنا دیا ہے۔ ہم نے
قلاشوں کو ہم نے گداگروں کو داتا بنا دیا ہے ہم نے جو منگتے ہیں انہیں عطا کرنے
والا بنا دیا ہم نے جو خود محتاج ہیں انہیں اپنا حاجت روا سمجھ لیا ہے اور جو خود اپنی

مشکلوں میں اپنے کام نہیں آسکتے ہم نے ان کو مشکل کشا! آج قوم کا کیا حال ہے
حضرت محمد الرسول ﷺ اس قوم کو کیا درس دینے آئے تھے یہ قوم کہاں سے
بھٹکی ہے کہاں جا پہنچی- ان کے نزدیک اللہ اکبر آؤ میں تمہیں قرآن پڑھ کر
سناؤں آیت

اللہ یستھزی بھم ویمدھم فی طغیانھم یعمھون (پ آلم
س بقرہ آیت ۱۵ ع ۲)

عرش والا کہتا ہے کہ میں اللہ مشرکوں کا مذاق اڑاتا ہوں اور مذاق کن کا
اڑایا جاتا ہے بے عقلوں کا حیوانوں کا جانوروں کا ڈنگروں کا ان کا مذاق لوگ
.اڑاتے ہیں اللہ کہتے ہیں **اللہ یستھزی بھم** اللہ ان مشرکوں کے پاگل پن
کا مذاق اڑاتا ہے کہ جن کو مشکل کشا سمجھتے ہیں وہ اپنی مشکل حل بھی نہیں کر
سکتے اپنی مشکل بھی حل! نہیں کرسکتے دو قومیں ہیں ایک شیعوں کی اور دوسری
سنیوں کی شیعوں کا مشکل کشا حضرت عباس ؓ علمدار سب سے بڑا مشکل کشا
شیعوں کے نزدیک اگر کوئی ہے تو وہ حضرت عباس ؓ ہے حسین ؓ کا بھائی
اسی کے نام کی نذر نیاز جب میں عراق میں گیا تو وہاں شیعوں کے سات امام دفن
ہیں حضرت حسین ؓ وہاں دفن ہیں اور وہاں موسی کاظم ہیں علی تقی ہیں نقی
ہیں حسن عسکری ہیں اور خود حضرت علی ؓ ہیں میں نے پوچھا کہ سب سے
زیادہ چڑھاوا کہاں چڑھتا ہے انہوں نے کہا نہ علی ؓ پر نہ حسین ؓ پر میں
حیران رہ گیا میں نے کہا علی ؓ پر بھی نہیں کہنے لگے نہیں میں نے کہا حسین
ؓ پر کہنے لگے نہیں اس پر بھی نہیں میں نے کہا کہاں کہنے لگے عباس علمدار
ؓ پر میں نے کہا اس کا سبب کیا ہے کہنے لگے یہ سب سے بڑا مشکل کشا ہے
اس لئے یہاں سب سے زیادہ چڑھاوا چڑھایا جاتا ہے میں نے پوچھا او لوگو او
تمہیں کیا ہوگیا ہے **اللہ یستھزی بھم ویمدھم فی طغیانھم
یعمھون** یہ وہی عباس ؓ ہیں جو بیچارے اپنے بھائی حسین ؓ کے لئے

دریائے فرات سے پانی لینے کے لئے گئے لیکن پانی بھی اپنے بھائی کو نہ پلا سکا! او
جو اپنے بھائی کو پانی نہ پلا سکا اس نے تیری مشکل حل کیا کرنی ہے وہی جہاں بھائی
حسین ؓ شہید ہوا وہاں خود شہید ہوا ہے جو اپنے کام نہیں آسکا وہ تیرے کام کیا
آئے گا؟ اور سنیوں نے اس کے مقابلے میں شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کو اپنا
مشکل کشا بنایا ہوا ہے وہ شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ جن کی دعا کے لفظ یہ ہیں
**اللھم انی اشکو الیک ضعف قوتی وقلہ ھمتی وھوانی علی
الناس** اللہ میں کمزور اور ذلیل ہوں اللہ میں لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوں اللہ
میرے پاس کوئی قوت و طاقت نہیں اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میری مدد کر
اور جو اپنی قوت و طاقت کی کمی کا خود اعتراف کرے وہ تیرا مشکل کشا کیسے بن گیا
ہے لوگو! حیرانگی کی بات ہے تعجب کی بات ہے کہ لوگوں کی عقلوں پہ کیسے
پردے پڑے لوگوں نے کس طرح اپنے آپ کو اس دعوت توحید سے توڑا اور
اس شرک سے جوڑا جس شرک کو مٹانے کے لئے اللہ نے اتنے بے شمار نبی بھیجے
اور اس دعوت کا رشتہ اس سے توڑا جس کو منوانے کے لئے محمد رسول اللہ ﷺ
نے تیرہ سال ماریں کھائی ہیں آج ہم اپنے رب کو کیا جواب دیں گے ہم اپنی
عقلوں کا ماتم کریں اس لئے تو رب نے کہا ہے اللہ تو ان کا مذاق کیوں اڑاتا ہے
فرمایا **اولئک کالانعام بل ھم اضل** میں ان کا مذاق اس لئے اڑاتا ہوں
نواں پارہ ہے خدا کہتا ہے کہ میں اس لئے ان کا مذاق اڑاتا ہوں کہ یہ جانوروں
سے بھی بدتر ہیں (جانوروں میں بھی عقل ہے) لوگو! توحید کی قدر و قیمت کو جانو
اللہ کی بارگاہ میں سب عمل تبھی قبول ہوں گے جب عقیدہ توحید درست ہوگا
اگر عقیدہ توحید درست نہیں تو اللہ کی بارگاہ میں کوئی بھی عمل قبول نہیں-
واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

سوم

خطبہ جمعہ

۲جنوری ۱۹۸۷ء

بعد از خطبہ مسنونہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ماكان للمشركين ان يعمرو مساجد الله شاهدين على انفسهم بالكفر- اولئك حبطت اعمالهم فى الدنيا والاخرة واولئك هم الخاسرون.

تمام قسم کی تعریفات وحدہ لاشریک خالق کائنات مالک عرض و سماء کے لئے ہیں اور لاکھوں کروڑوں درودو سلام ہوں اس ہستی اقدس و مقدس پر جن کا نام نامی اسم گرامی محمد اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و بارک و سلم ہے وہ ذات مقدسہ مبارکہ مطہرہ کہ رب العزت نے جنہیں رحمت کائنات بناکر بھیجا اور جن کے ذریعے اہل کائنات کی ہدایت کا اور رہنمائی کا بندوبست فرمایا محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے سلسلے میں ہم نے پچھلے دو خطبات جمعہ میں نبی پاک ﷺ کی دعوت کا ذکر شروع کیا تھا اور یہ بات بیان کی تھی کہ رحمت کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی بھی وہی دعوت تھی جو آپ سے پہلے انبیاء اور رسل کی دعوت تھی

اور وہ دعوت اللہ کی وحدانیت اللہ کی ذات والا صفات کے بارے میں اس عقیدے کا لوگوں کے دلوں کے اندر راسخ کرنا کہ اس کے سوا موت و حیات کا کوئی مالک نہیں نفع و نقصان صرف اللہ کے قبضہ و قدرت اور اختیار میں ہے اور صرف وہی ہستی اور ذات مبارکہ ہے کہ جو چاہے کرے کوئی اس کے ارادوں کے اندر دخل دینے والا نہیں ہے۔

انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون (آیت نمبر ۸۲ س یسین پ ۲۳) جب وہ کسی کام کا ارادہ کرلیتا ہے تو پلک جھپکنے سے پہلے وہ کام ہو جاتا ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی چونکہ کہا گیا تھا کہ قل ماکنت بدعامن الرسل ومادری مایفعل بی ولابکم- ان اتبع الا ما یوحی الی وما انا الا نذیر مبین (آیت نمبر۹ س احقاف پ۲۶) اے میرے محبوب پاک ﷺ آپ لوگوں کو کہہ دیجئے کہ میں کوئی نیا پیغام لے کے نہیں آیا میری دعوت وہی دعوت ہے جو مجھ سے پہلے انبیاء اور رسول اللہ کی تھی میں اسی پیغام کو دہرانے کیلئے آیا ہوں جس کا اظہار اور اعلان پہلے انبیاء اور رسول فرماتے رہے- قل ماکنت بدعامن الرسل وما ادری اب ذرا مسئلہ توحید کو سمجھنے کے لئے سب سے بڑی ہستی اور مخلوقات میں سے سب سے بڑے وجود کونین کے سرتاج ثقلین کے امام حضرت محمد ﷺ کی ذات والا صفات کی طرف دیکھئے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توحید کسے کہتے ہیں-

حقیقی بات یہ ہے کہ جب تلک توحید کی حقیقتوں کو نہ سمجھا جائے آدمی تب تک اللہ کی وحدانیت کا صحیح معنوں میں قائل نہیں ہو سکتا کل یدعی بغفل بلیلا ولیلی لا تصر علی یحب ذاجا ویسے تو ہر آدمی یہ سمجھتا ہے جس عقیدے کو اختیار کئے ہوئے ہے اور اپنائے ہوئے ہے وہ عقیدہ درست ہے اور اگر کوئی شخص کسی عقیدے کو درست نہ سمجھتا ہو تو وہ اسے اپنا ہی نہیں سکتا اسے اختیار ہی نہیں کر سکتا عقیدہ سے عقیدت نکلی ہے آدمی

تبھی کسی عقیدہ سے عقیدت رکھتا ہے اور اسے اپنے دل میں بٹھاتا اسے اپنی دھڑکنوں میں سموتا اور اسے اپنے دل اور دماغ میں محیط کرتا ہے جبکہ وہ اس کی سچائی اور اسکی حقانیت کا قائل ہو اگر اسے معمولی سا بھی شبہ ہو کہ جو اعتقاد میں رکھے ہوئے ہوں اور جس عقیدے کو میں اپنائے ہوئے ہوں اس میں کسی قسم کا نقص اور خامی ہے تو وہ کبھی اسے اختیار نہیں کر سکتا کبھی اسے اپنا نہیں سکتا اسلئے عقائد کو صحیح طور پر درست کرنے کے لئے کلام رب العالمین میں بڑی گہری نظر ڈالنی ضروری ہوتی ہے اور اسی سان پر اور اسی کسوٹی پر آدمی کو یہ پرکھنا چاہئے کہ جس والہانہ تعلق کی بنیاد پر میں عقیدے اور فکر کو اپنائے ہوئے ہوں کیا وہ عقیدہ اور فکر قرآن وسنت کے مطابق ہے بھی کہ نہیں اور سب سے بڑی بات جو عقیدہ توحید کے سمجھنے میں انسان کی مدد و معاون ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ آدمی یہ سمجھے کہ ساری کائنات کے اندر اگر سب سے بڑی ہستی اور ذات کوئی پیدا ہوئی ہے تو وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اور ہستی ہے اور اگر کوئی چیز کسی کو دنیا کے اندر حاصل ہو سکتی ہے تو امام الانبیاء اور سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہونا چاہئے تھی کیونکہ آپ ﷺ سے بڑی ہستی کوئی بھی نہیں ہے کائنات میں اس لحاظ سے بھی کہ وہ اللہ کے سب سے برگزیدہ نبی ﷺ اور پیغمبر ﷺ ہیں اور اس لحاظ سے بھی کہ رب العالمین کی نگاہ میں جو ان کا مقام ہے وہ کسی اور کا مقام نہیں اور اس لحاظ سے بھی کہ رب العالمین نے انہیں نہ صرف یہ کہ آنے والوں کا امام بنایا ہے بلکہ رحمت عالم علیہ السلام کو جانے والوں کا بھی امام بنایا ہے اور یہ اعزاز اور یہ مرتبہ کسی پیغمبر اور رسول کو حاصل نہیں جتنے پیغمبر اس کائنات میں تشریف لائے ہیں وہ ان لوگوں کے امام تھے جن کی طرف ان کو بھیجا گیا یا ان لوگوں کے امام تھے جو ان کے بعد آنے والے تھے لیکن اللہ رب العالمین نے جب آمنہ کے لال حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے سراقدس پر تاج نبوت اور رسالت رکھا تو آپکو نہ صرف یہ کہ موجودہ اور آنے

والی نسلوں کا امام بنایا بلکہ معراج کی رات مسجد اقصیٰ میں آپ کو سارے نبیوں کے آگے کھڑا کر کے پہلوں کی امامت کا تاج بھی آپ ﷺ کے سراقدس پر رکھا حدیث پاک میں آیا ہے رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں آپ نے فرمایا۔

جب میرے چچا کی بیٹی ام ہانی کے گھر سے کعبہ اللہ کے پڑوس سے براق پر سوار کر کے جبرئیل امین ؑ مجھے لے کے چلے اور یہ کہا کہ اے محبوب رب العالمین رب کائنات نے آج آپکو اپنے پاس آسمانوں کی بلندیوں سے ہمکنار کرنے کے لئے بلایا ہے تو میں براق پر سوار ہو کے جبرئیل ؑ امین کی معیت میں چلا تو ابھی براق نے ایک ہی قدم اٹھایا تھا کہ جبرئیل ؑ امین نے اس کو رکنے کا اشارہ دیا براق رک گیا اسکے رکتے ہی جبرئیل ؑ امین نے مجھے کہا کہ اے اللہ کے رسول اتریے میں اتر پڑا جبرئیل امین نے براق کو ایک پتھر کے ساتھ باندھا اور مجھ کو ساتھ لے کے آگے بڑھے میں نے پوچھا جبرئیل ؑ یہ کون سی جگہ ہے تو جبرئیل ؑ نے کہا اللہ کے رسول ﷺ یہ بیت المقدس ہے اور ہم مسجد اقصیٰ میں داخل ہو رہے ہیں تو میں مسجد اقصیٰ میں جبرئیل ؑ کی معیت میں داخل ہوا تو دیکھا کہ مسجد کے اندر صفیں باندھی گئی ہیں لوگ نماز کے لئے کھڑے ہیں اپنی صفوں کو درست کر چکے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ نماز شروع کرنے کیلئے کسی کی آمد کے منتظر ہیں میں تعجب سے جبرئیل ؑ امین سے پوچھتا ہوں اے جبرئیل ؑ یہ کون ہیں؟ کہا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ آدم سے لے کر آپ تک آنے والے سارے نبی اور رسول ہیں اللہ نے مسجد اقصیٰ میں اکٹھے اور جمع کر دیا ہے تو میں نے کہا جبرئیل ؑ یہ کیوں کھڑے ہیں؟ تو جبرئیل ؑ امین نے کہا اللہ کے رسول یہ نماز کے لئے کھڑے ہیں میں نے کہا جبرئیل ؑ ! ان کو کس کا انتظار ہے؟ جبرئیل ؑ نے جواب دیا ان کو اپنے امام کا انتظار ہے آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں میں نے جبرئیل ؑ سے پوچھا جبرئیل ؑ سے ان کا امام کون ہے؟ تو جبرئیل ؑ نے مجھے کندھے سے

پکڑا اور صفوں کو چیرتے ہوئے آگے لے کے بڑھے اور مصلی امامت پر کھڑے کرکے کہا اے محمد ﷺ اللہ نے ان سب کا امام آپ کو بنا دیا ہے تو یہ ہے محمد ﷺ اتنی بڑی ہستی کہ رب کائنات نے جنہیں نہ صرف یہ کہ آنے والوں کا امام بنایا اور کہا۔

وما ارسلنک الا کافه للناس بشیراو نذیراولکن اکثر الناس لایعلمون (آیت نمبر۲۸ س سبا پ۲۲)

اے میرے حبیب پاک ﷺ میں نے کائنات کے جتنے لوگ ہیں قیامت تک جتنی مخلوقات پیدا ہونے والی ہیں ان سب کی امامت کا تاج آپ کے سر اقدس پر رکھ دیا ہے صرف اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ آپ سے پہلے جو گزر چکے انہیں مسجد اقصیٰ میں جمع فرما کے امام کائنات سے ان کی امامت کروا کے اس بات کا بھی فیصلہ کردیا کہ جس طرح قیامت تک آنے والی نسلوں کا مجھ کو امام بنایا ہے اسی طرح آدم سے لی کر آپ ﷺ تک پیدا ہونے والی ساری مخلوق کی امامت کا تاج بھی تیرے ہی سر پر رکھا ہے اور ظاہری بات ہے اس سے بڑی ہستی تو کائنات میں کوئی نہیں ہو سکتی اس سے بڑی ذات کا تصور ہی نہیں ہو سکتا اب اگر اللہ کی توحید کے مسئلے کو سمجھنا ہو تو ساری دنیا سے ہٹ کر صرف اس ذات والا صفات کی طرف اپنی نگاہیں جما کر اس کے احوال اور سیرت پر اپنی نظریں ٹکا کر اور اس کی حیات طیبہ کے اوراق کو پلٹ کر انہیں اپنے دل میں جگہ دے کر پھر اللہ کی توحید کے مسئلے کو سمجھنا چاہئے تو پھر مسئلہ توحید سمجھ میں آئے گا اب ذرا اتنی بڑی ہستی کو احکم الحاکمین کی توحید کے سانچے میں رکھ کے دیکھو تو آپکو معلوم ہو کہ توحید کہتے کسے ہیں؟ پھر ہم اپنے اعمال پہ نگاہ ڈالیں اپنے اعمال پہ نظر کریں اپنے گردو پیش کو دیکھیں مسلمانوں کے معاملات کو پرکھیں تو ہمیں معلوم ہو گا۔ آج دنیا میں ہر چیز موجود ہے اور اگر کسی چیز کا وجود نہیں ہے تو وہ اللہ کی توحید کا نہیں ہے حضرت محمد ﷺ جو کہتے ہیں اللہ نے اسے قرآن میں نقل کیا اور یہ

بات نہ کسی قصے کی کتاب کی ہے نہ کہانی کی ہے قرآن کی بات ہے میں نے اتنی زیادہ تمہید آپ کے لئے اس لئے باندھی ہے کہ آپکو توحید کی کیفیت کا علم ہو جس طرح دو خطبات جمعہ اس سے پیشتر توحید کی اہمیت کے بیان کرنے پر صرف کیے تاکہ آپکو یہ معلوم ہو کہ توحید کی اہمیت کیا ہے کہ آدم علیہ السلام سے لیکر آپ تک ہر نبی اسی کی دعوت دیتا رہا اور اسی چیز کو دعوت الرسل اور دعوت انبیاء قرار دیا گیا اور اس کا بار بار اعادہ کیا گیا اور بار بار تکرار کیا گیا تو اب یہ بھی تو سمجھنا ہے کہ توحید ہے کیا ہر آدمی جو اللہ کے علاوہ کسی کی بارگاہ میں جھکتا ہے خدا کے دروازے کو چھوڑ کر کسی اور دروازے سے مانگتا ہے اللہ کی ذات والا صفات کے علاوہ کسی اور کو مالک الملک سمجھتا ہے موت و حیات اس کے قبضے میں ٹھہراتا ہے۔ نفع اور نقصان: میں اس کا دخیل سمجھتا ہے عزت و ذلت اسکے اختیار میں شمار کرتا ہے وہ بھی اپنے آپ کو یہ کہتا ہے میں توحید کا ماننے والا موحد ہوں اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ توحید کے تو سارے قائل ہوے کے تو دعویدار ہیں لیکن لوگوں کو یہ پتہ نہیں کہ توحید کہتے کسے ہیں؟ ان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ توحید کا معنی کیا ہے توحید کی کیفیات کیا ہیں؟ شرک کسے کہتے ہیں؟ وہ سمجھتے ہیں کہ کسی کو جنت دوزخ کا مالک سمجھنا اس سے توحید میں کوئی خلل نہیں آتا کسی کو نفع نقصان کا مالک سمجھنا اس سے توحید میں کوئی خلل آتا کسی سے یہ عقیدہ رکھتے ہوئے بچہ مانگتا ہے کہ یہ بچہ دینے پر قدرت رکھتا ہے تو اس سے توحید میں کوئی خلل نہیں آتا۔

اور بد قسمتی سے آج مسلمانوں کے اکثریت کے ہاں یہ عقیدہ رواج پا گیا ہے کہ ولی وہ ہوتا ہے کہ جس کو اللہ نے سارے اختیار سونپ دیئے ہوں اور کائنات کے سارے کام اسکی مرضی سے انجام پاتے ہوں اور بد قسمتی سے یہ عقیدہ اگر کوئی ان پڑھ جاہل قرآن و حدیث سے بے خبر آدمی رکھے تو کوئی بات نہیں بد قسمتی کی بات یہ ہے کہ اس عقیدے کو وہ لوگ اختیار کئے ہوئے ہیں

جواپنے آپ کو عالم کہتے ہیں جو اپنے آپکو قرآن و حدیث کا سمجھنے والا کہتے ہیں اور مجھے معاف کردو جگہ جگہ قرآن کی مجلسیں بجتی ہیں حدیث کی محفلیں بجتی ہیں لوگ اپنے پٹھوں کی ساری قوتیں اور اعصاب کی ساری طاقتیں اور اپنے گلے کی ساری توانائیاں اور اپنے پھیپھڑوں کی ساری زور آزمائیاں سارا ترنم اس بات پہ صرف کر دیتے ہیں کہ ہم قرآن کے سمجھنے والے حدیث کے ماننے والے لیکن اگر انہیں توفیق نہیں ہوتی تو مسئلہ توحید کے سمجھانے کی توفیق نہیں ہوئی دنیا جہان کے مسائل بیان کرتے ہیں توحید کا مسئلہ بیان نہیں کرتے اور اگر بیان کرتے ہیں تو گول مول بیان کرتے ہیں یہ نہیں بتلاتے کہ توحید کہتے کس کو ہیں؟ توحید کی اہمیت پر تقریریں کرتے ہیں شرک کی مذمت میں تقریریں کرتے ہیں لیکن سامنے بیٹھنے والے بیچارے لوگوں کو علم ہی نہیں ہوتا کہ توحید کہتے کس کو ہیں؟ شرک کس کو کہتے ہیں؟ اور تو اور خود اہل توحید آج وہ بھی توحید کی حقیقتوں سے بے خبر ہوگئے ہیں پتہ ہی نہیں لوگوں کو توحید کا مفہوم کیا ہے؟ صرف مقصد یہ ہوتا ہے کہ توحید کی بات کریں گے لوگوں کی پیشانیوں پر شکنیں پڑ جائیں گی کچھ لوگ ناراض ہو جائیں کچھ دکانداریاں خطرے میں پڑ جائیں گی۔ کچھ پیشانیاں شکن آلود ہو جائیں گی اور لوگوں کے اندر مقبولیت میں کمی آجائے گی مسئلہ توحید سمجھنے کے لئے آدمی کو اسی طرح دنیا اور دنیا والوں سے بے نیاز ہونا چاہئے جس طرح محمد رسول اللہ ﷺ نے بے نیاز ہو کے مسئلہ بیان کیا تھا اور وہی روش اختیار کرنی چاہیے جو امام کائنات علیہ السلام نے اختیار کی تھی۔

فاصدع بما تومر واعرض عن المشركين (آیت نمبر۹۴' س حجر' پ ۱۴)

توحید کا مسئلہ کھول کھول کر بیان کرو مشرکوں کی کوئی پرواہ نہ کرو۔ وان كان كبر عليك اعراضهم فان استطعت ان تبتغى فى الارض (آیت نمبر ۳۵ س انعام پ ۷) اے لوگو! سنو اللہ اپنے محبوب پاک ﷺ توجہ کے ساتھ

میری بات کو سنو خداوند عالم اپنے محبوب پاک ﷺ کو مخاطب ہو کے کہتے ہیں اگر توحید کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے لوگوں کی پیشانیوں پر پڑی ہوئی شکنیں ناگوار گزرتی ہیں۔ فان استطعت ان تبتغى نفقافى الارض (آیت نمبر ۳۵ س انعام پ ۷) پھر زمین کے اندر گھس جاؤ یا آسمان کے اوپر چڑھ جاؤ ہم کو کوئی پرواہ نہیں اگر توحید کا مسئلہ بیان کرنا ہے تو پیشانیوں پر شکنیں پڑیں گی۔ لوگ ناراض ہونگے دلوں کے اندر کدورتیں پیدا ہوں گی بد قسمتی کی بات ہے آج لوگ کہتے ہیں او لوگ کہیں گے بھی کتنا فرقہ پرست ہے فرقہ پرستی کی کیا بات ہے لوگ کہیں گے یہ ماں' بیٹی' باپ کے درمیان جدائی ڈالتا ہے تفرقے کی بات کرتا ہے یہ بات اللہ نے فرمایا ہے کہ نبیوں کو بھی کہی گئی۔

ولقد ارسلنا الى ثمود اخاهم صلحا ان اعبدوا الله نذا هم فريقين يختصمون (آیت نمبر ۴۵ س نمل پ ۱۹) جب بھی کسی نبی نے اللہ کی توحید کی بات کی تفرقہ پڑ گیا تھا خود محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات والا صفات کو لوگوں نے کہا اے محمد ﷺ شئت لتفرق بين المرء واخيه وزوجته وابيه (حدیث) اے محمد ﷺ آپ اس لئے آئے ہیں کہ باپ بیٹے کے درمیان بھائی بھائی کے درمیان میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیں آپ تفرقے کیلئے آئے ہیں نبی پاک ﷺ اس بات سے نہیں گھبرائے فرمایا۔

لكم دينكم ولى دين (آیت نمبر ۶ س کفرون پ ۳۰)

جاؤ جو جی چاہے کرلو میں اللہ کی توحید کا آوازہ بلند کر کے رہوں گا نہیں مانتے نہ مانو اس لئے توحید کے مسئلے کو بیان کرتے ہوئے آج اچھے اچھے لوگ گھبرا جاتے ہیں مقبولیت میں کمی آجائے گی فرق پڑ جائے گا اور پھر اپنے نفس کو دھوکہ دیتے ہیں کہتے ہیں پہلے لوگوں کو قریب کر لو خود بخود سمجھ جائیں گے اگر لوگ خود بخود سمجھ جاتے تو نبیوں کو توحید کا ڈنکا بجانے کی ضرورت نہیں تھی۔ پہلے ہی دن توحید کا اعلان کرنے کی ضرورت نہیں تھی نبیوں نے جو پہلے دن ہی

جو اعلان کیا وہ توحید کا اعلان تھا چنانچہ اس تمہید کو پیش نگاہ رکھ کے توحید کے مسئلے کو سمجھنے کیلئے حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی کو سامنے رکھیں توحید کسے کہتے ہیں اب سمجھ میں آئے گی توحید کس کو کہتے ہیں؟

اللہ نے محمد کریم ﷺ کے الفاظ کو نقل کیا۔ قل ماکنت بدعا من الرسل (آیت نمبر۹ س احقاف پ۲۶) میں کوئی نئی بات لے کے نہیں آیا میں تو اللہ کا وہی پیغام لے کے آیا جو پہلے سارے نبی لے کے آتے رہے اور پیغام کیا ہے پیغام یہ ہے وما ادری مایفعل ولا بکم ان اتبع الا ما یوحی الی (آیت نمبر۹ س احقاف پ۲۶) مجھ کو پتہ نہیں کہ قیامت کے دن میرا حشر کیا ہوگا؟ یہ کون کہہ رہا ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ امام الانبیاء سیدولد آدم سیدالمرسلین فرماتے ہیں قرآن کے الفاظ ہیں وما ادری مایفعل بی ولا بکم او لوگو میں تم کو کیا خبر دوں کہ تمہارے ساتھ کیا ہو گا خود محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی نہیں پتہ کہ اس کے ساتھ کیا ہوگا یہ قرآن کے الفاظ ہیں وما ادری ولابکم ان اتبع مایوحی الی تمہارے درمیان میرے درمیان فرق یہ ہے کہ مجھ پر اللہ کی وحی اترتی ہے تم پر اللہ کی وحی نہیں اترتی آج کا عقیدہ کیا ہے۔ یہ سوٹا لگانے والے چرس پینے والے دھونی لگا کے بیٹھنے والے یہ بھی جنت کی ٹکٹیں بانٹ رہے ہیں جو چاہیں کردیں جو چاہے ہو جائے جس پر نظر ڈال دیں اسکی تقدیر بدل جائے جس طرف رخ ہو جائے اسطرف رب کی رحمتیں آجائیں محمد رسول اللہ ﷺ کتنی بڑی ہستی! میں نے یہی تمہید باندھی ہے کہ اس ذات کو سامنے رکھو پھر پتہ چلے گا توحید کیا ہے؟ اگر آدمی کا عقیدہ یہ ہو کہ جب سے آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور جب تک بنی آدم موجود رہیں گے اس وقت تک محمد اکرم ﷺ سے بہتر ہستی کوئی پیدا نہیں ہوگی پھر یہ دیکھے کہ اس برگزیدہ ہستی نے کیا کہا ہے؟ تو اسکو سمجھ آتی ہے کہ توحید کسے کہتے ہیں؟ (مادری) قرآن کا لفظی ترجمہ اپنے گھر میں جاکے دیکھو (قل) اللہ کہلا رہا ہے آسمان والا توحید سمجھانے کے لئے

(قل) اے میرے نبی ﷺ تو کہہ کوئی اور نہ کہے صدیق رضی اللہ عنہ و فاروق رضی اللہ عنہ نہ کہیں ذولنورین رضی اللہ عنہ و مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نہ کہیں تو کہہ وماادری مایفعل بی ولا بکم (آیت نمبر۹ س احقاف پ۲۶) مجھے پتہ نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے مجھ کو پتہ نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے مجھ کو معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے یا کیا ہوگا اگر اللہ کے حبیب تجھ کو معلوم نہیں تو اور کون ہے جس کو معلوم ہوگا اور کس کی ہستی ہے۔

آج جتنا شرک ہمارے اندر گھس آیا ہے جتنا مسلمانوں کے اندر عقیدہ توحید کا خاتمہ ہوا ہے اسکا بنیادی سبب یہ ہے کہ قرآن پر نظر نہیں ہے۔ قرآن چھپا کے رکھا ہوا ہے کہانیاں آگے رکھی ہوئی ہیں۔ آج صبح میں نئی کتاب کو لکھواتے ہوئے ایک بہت بڑے بہت بڑے پیر کا تذکرہ پڑھ رہا تھا بہت بڑے جو کہتا ہے اور یہ کوئی نیا بندہ نہیں ۵۰۰ ہجری میں پیدا ہوا ہے آج سے ۹۰۰ سال کا توحید کس طرح تباہ ہوئی ہے لکھتے ہیں اس کا مرید کہتا ہے ایک آدمی آیا حضرت کے پاس کہنے لگا میں جنت خریدنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا باغ مجھے دے دو جنت مجھ سے لے لو جو باغ ہے تیرا وہ مجھ کو دے دو مجھ سے جنت تو لے لے اس نے کہا حضرت مجھے سودا منظور ہے باغ لے لیا جنت لکھ کے دے دی کہ اتنا بڑا تجھ کو جنت میں محل دے رہا ہوں جس کی حدیں ایک طرف جنت معلی ہے ایک طرف جنت الفردوس ہے ایک طرف جنت الخلد سے اور ایک جنت سے ملتی ہیں جہاں خود محمد رسول اللہ ﷺ اقامت پذیر ہوں گے۔

اور لوگ کہتے ہیں سبحان اللہ ! قرآن' حدیث کی بھی بات قرآن جیسی اہم ہے لیکن وہ بعد میں آئے گی یہاں تو قرآن کا لفظی ترجمہ ہے توحید کہاں گئی ہے ایک مرید حضرت صاحب کے پاس آیا کہ مجھے جہنم سے آزادی چاہئے آسمان کی طرف نظر اٹھائی آسمان سے ورق اترا جو نور سے لکھا ہوا تھا کہ جا ہم نے اسے جہنم سے آزاد کیا ہے لوگ کہتے ہیں اتنا بڑا بزرگ؟ محمد رسول اللہ ﷺ اپنی بیٹی

اس بیٹی کو جس بیٹی سے نبی ﷺ کی نسل چلی ہے اس بیٹی کو جس کے دونوں بیٹوں کو اللہ نے جنت کے نوجوانوں کا سردار بنایا ہے اس بیٹی کو جو اس آدمی کے نکاح میں آئی جو نبی ﷺ کی امت کا چوتھا امیر اور خلیفہ بنا اس بیٹی کو مخاطب کر کے کہا یا فاطمہ بنت محمد ﷺ اس وہم میں مبتلا نہ ہو جانا کہ میرا باپ اللہ کا نبی اور رسول ﷺ ہے قیامت کے دن مجھ کو چھڑا لے گا فاطمہ رضی اللہ عنہا سن لے قیامت کے دن میں محمد ﷺ بھی تیرے کوئی کام نہیں آؤں گا قیامت کے دن اگر کوئی تیرے کام آئے گا تو تیرے اعمال آئیں گے۔ اپنی پھوپھی کو مخاطب کر کے کہا یا صفیہ بنت رسول رسول اللہ اعملی اعملی فانی لا اغنی عنک من اللہ شیاء پھوپھی قیامت کے دن یہ نہ سوچنا کہ میرا بھتیجا محمد ﷺ مجھ کو بچالے گا قیامت کے دن اگر تیرے کام آئیں گے تو تیرے اعمال ہیں۔ یہ تو پھوپھی اور بیٹی کی بات تھی۔ اپنی بیوی اور بیوی بھی کون سی وہ بیوی جس کے بارے میں خود محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کائنات میں اگر مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا محبوب ہے وہ فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ نے جنت اور دوزخ کا تذکرہ کیا اور ارشاد فرماتی ہیں آپ کی آنکھوں سے آنسو اس طرح برسنے لگے جس طرح موسم برسات میں بارش برستی ہے پھر آپ نے حشر کی ہولناکیوں کا ذکر کیا۔ محشر کی تکالیف اور المناکیوں کا ذکر کیا کہا ایک وقت ایسا آئے گا قرآن کی آیات کی تلاوت کی۔ وصاحبتہ وبنیہ لکل امری منھم یومئذ شان یغنیہ وجوہ یومئذ مسفرہ ضاحکتہ مستبشرہ (آیت نمبر۳۹ س عبس پ۳۰) ایک دن ایسا آئے گا کہ بیٹا اپنی ماں کو بھی بھول جائے گا اپنے باپ کو بھی بھول جائے گا اپنے بچوں کو بھی بھول جائے گا اپنی زوجہ کو بھی بھول جائے گا کوئی کسی کو یاد نہیں ہوگا ہر آدمی کو اپنی جان کی پڑی ہوگی۔

ام المومنین رضی اللہ عنہا پاس بیٹھی تھیں کہنے لگیں یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے

آپ کا کتنا تعلق اور پیار ہے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا پوری کائنات میں سب سے زیادہ تجھ سے پیار ہے اور عرض کی اللہ کے حبیب اتنے پیار کے باوجود کیا آپ بھی مجھ کو بھول جائیں گے اللہ اکبر او کوئی مولوی اور قصے کہانیاں بیان کرنے والا نہیں کہہ رہا وہ کہہ رہا ہے کہ جس کی زبان کی حفاظت کی عرش والے نے قسم کھائی ہے جس کے تحفظ کی ضمانت دی ہے۔ وما ینطق عن الھوی ان ھوالا وحی یوحی (آیت نمبر۴ س نجم پ۲۷) اس نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا قیامت کی ہولناکیوں میں' میدان حشر کی تلخیوں میں ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ محمد رسول اللہ ﷺ تجھ کو بھی بھول جائے گا کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا لوگو میں نے یہ بہت مطالعہ کے بعد معلوم کیا ہے کہ توحید کا مسئلہ سمجھ ہی تب آسکتا ہے جب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات والا صفات کو آدمی سامنے رکھے۔ اگر اتنے بڑے انسان کی یہ حالت ہے اور کسی کی کیا مجال ہے فرمایا۔ ماادری مایفعل بی وبکم مجھے معلوم نہیں ہے کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمہارے ساتھ قرآن ساتواں پارہ اور نواں رکوع اللہ رب العزت کی بات سنو سورہ انعام خداوند عالم اسی نبی اسی پیغمبر ﷺ اور اسی محبوب کو ارشاد فرماتے ہیں (قل) لوگوں کو مسئلہ توحید سمجھ آجائے اے پیغمبر ﷺ تو کہہ دے اپنے بارے میں کہ اللہ کیا کہوں فرمایا قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک (آیت نمبر۵۰ س انعام پ ۷) اے لوگو میں اللہ کے حکم پر کہہ رہا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے موجود نہیں کس کے پاس ہیں؟ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو (آیت نمبر۵۹ س انعام پ۷) سارے خزانے اس نے اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں کسی کو عطا نہیں کئے محمد رسول اللہ ﷺ کو تو عطا نہیں کئے چرسی کو عطا کس طرح ہوگئے افیمی کو کہاں سے مل گئے۔

وہ خدا کا راز جو کسی نبی اور پیغمبر کو نہیں ملا یہ چرسی اور افیمی کو کہاں سے

مل گیا ہے

حیرانگی کی بات ہے اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہیں کو تو کہہ اے نبی ﷺ اپنے بارے میں کہ ولا اقول لکم عندی خزائن اللہ میرے پاس رب کے خزانوں میں سے کوئی چیز بھی موجود نہیں ولا اعلم الغیب میں اللہ کے غیب میں سے کسی چیز کو بھی جانتا نہیں میں نہیں جانتا مجھے کچھ معلوم نہیں جو اللہ ہی کو معلوم ہے یہاں کہتے ہیں پیر تو پیر ہے پیر کی بلیوں کو بھی معلوم ہے بلی کو معلوم ہے کہ کیا ہونے والا ہے حضرت صاحب تو حضرت صاحب ہیں اور بد قسمتی کی انتہا ہے کہ زندہ نبی اپنی زندگی میں کہتا ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں نہ میرے پاس خزانے غیب کے نہ میرے پاس علم غیب کا ہم مرے ہوؤں کو ان ساری چیزوں کا وارث سمجھتے ہیں ہماری بد بختی کی انتہا ہے نبی اپنی زندگی میں کہتا ہے۔ میرے پاس کچھ نہیں میں کسی چیز کا مالک نہیں ہم کہتے ہیں یہ مرے ہوئے بھی سب چیزوں کے مالک ہیں۔ ولا اقول لکم عندی خزائن اللہ اور اس سے بڑی بھی بات کیا ہے نواں پارہ سورہ انعام اس سے بھی بڑی بات کہی کہا قل لا املک لنفسی ضرا ولا نفعا (آیت نمبر ۱۸۸ س اعراف پ ۹) اور تو اور میں تو اپنے آپ کے لئے بھی نفع نقصان کا مالک نہیں ذرا قرآن اٹھا کے پڑھو تو صحیح قیامت کا دن ہو گا لوگ آئیں گے اللہ کہے گا جاؤ ان کو جہنم میں پھینک دو اس وقت قرآن انیسواں پارہ سورہ فرقان ویوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا (آیت نمبر ۲۷ س فرقان پ ۱۹) اس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹتے ہوئے آئیں گے اپنے ہاتھوں کو لفظی ترجمہ یویلتی لیتنی اتخذ فلانا خلیلا (س فرقان؛ پ ۱۹، آیت نمبر ۲۸) لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاء نی وکان الشیطن للانسان خذولا اس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو ! کہتے ہیں نا افسوس سے ہماری پنجابی کا محاورہ بھی ہے کہ وہ افسوس سے اپنے ہاتھوں کو چک مارتا ہوا آئے گا جب آدمی شدت افسوس میں

ہوتا ہے تو وہ اپنے ہاتھوں کو کاٹتا ہے خداوند عالم نے لوگوں کی کیفیات کو بیان کیا ہے مشرکوں کو کہا ہے قیامت کے دن آئیں گے اپنے ہاتھوں کو کاٹتے ہوئے کہیں گے ھائے اللہ کاش ہم محمد رسول اللہ ﷺ کا راستہ اختیار کرتے شیطان کا راستہ اختیار نہ کرتے اور اس دن پھر قرآن گواہی دے گا اے اللہ یرب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا (آیت نمبر ۳۰ س فرقان پ ۱۹) یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے قرآن پھینک دیا قصوں کے پیچھے لگ گئے۔

آج ہماری حالت کیا ہے کسی کو کہہ دو پیر فقیر کوئی نہیں کچھ کر سکتا پیچھے پڑ جاتے ہیں کہتے ہیں منکروں کا ٹولہ ہے یہ منکر ہیں دیکھو جی پیروں کی کرامت کے منکر ہیں ان کے اختیارات کے منکر ہیں او کوئی پیر محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑا بھی ہو سکتا ہے اور بد قسمتی کی بات ہے قرآن کا منکر ہو جائے پیر فقیر کا منکر نہیں ہونا چاہئے قرآن کا کہتا ہے۔ قل لا املک لنفسی ضرا ولا نفعا تمہیں خدا کی قسم ہے جسکو شبہ ہے اپنے گھر جاکر سادہ قرآن کا ترجمہ پڑھے سادہ قرآن کا ترجمہ ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر ہم نے اس قرآن کو لوگوں کے لئے آسان کردیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے گھر جاکر قرآن کا لفظی ترجمہ پڑھو۔ نواں پارہ میں نے بتلایا ہے نواں پارہ تیسرا حصہ قرآن کا نویں پارے کا تیسرا حصہ اللہ رب العزت اپنے نبی ﷺ کو کہتے ہیں (قل) اے امام الانبیاء تو کہہ قل لا املک لنفسی میں اپنی ذات کیلئے بھی نفع نقصان کا مالک نہیں اور جو اپنی ذات کیلئے نہیں وہ تمہیں کیا نفع پہچائیں گے قل لا املک لنفسی ضرا ولا نفعا الا ما شاء اللہ مجھ کو بھی نفع نقصان وہی پہنچتا ہے جو رب چاہتا ہے رب کے سوا مجھ میں بھی نفع و نقصان پر قدرت اور اختیار موجود نہیں زندہ نبی اور ہم مرے ہوؤں کو کہتے ہیں یہ سارے نفع نقصان کے مالک ہیں لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یومنون (آیت نمبر ۱۸۸ س اعراف پ ۹) اگر مجھ کو

علم غیب ہوتا تو کبھی مجھ کو نقصان پہنچ سکتا نہ مجھ کو تو اپنی ذات کے بچانے کے
لئے بھی اللہ نے غیب کا علم نہیں دیا۔ اگر نفع نقصان کا مالک ہوتا اگر غیب کا علم
مجھ کو ہوتا تو کبھی مجھ کو تنگی اور نقصان چھوتا ہی نہ جب آپ اپنے بیٹے ابراہیم کو
قبر میں اتار رہے تھے تو آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے اور فرما رہے تھے ان
بفراقک یا ابراھیم لمحجوبون (حدیث) اللہ تیری رضا پہ راضی ہیں
لیکن بیٹے ابراہیم تو جا رہا ہے اپنے باپ کے دل کو زخمی کر کے جا رہا ہے تیرا باپ
تیری جدائی میں بے حال ہے یہ محمد رسول اللہ ﷺ کہتے ہیں۔ اگر موت وحیات
محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ہوتی تو میدان بدر کے اندر اپنی پیشانی کو تنگی
ریت پر رکھ کر اتنا رونے کی ضرورت نہ تھی ریت بھی آپ کی آنکھوں کے
آنسوؤں سے بھیگ جاتی اور اس قدر گڑگڑانے کی ضرورت نہ تھی کہ صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ بھی پریشان ہو کے آجاتے اور کہتے (ارفع راسک یا محمد) اللہ
کے حبیب ﷺ اپنے سر کو اٹھایئے مجھے یقین ہے کہ میرا رب آپ کی دعا کو رد
نہیں کرے گا اپنے نفع نقصان کا مالک! اور کیا کہا ہائے ہائے۔ اللھم ان
یھلک ھذہ العصابہ من اھل الاسلام لاتعبد فی الارض ترجمہ:
اللہ تیرا نبی تپتی ہوئی ریت پر اپنی آنکھیں بچھا کر اپنا ماتھا ٹکا کر یہ کہتا ہے اللہ اگر تو
نے آج ان کمزوروں کی مدد نہ کی تو تیری عبادت کے لئے کوئی بھی باقی نہیں بچے
گا۔

محمد رسول اللہ ﷺ خود یہ فرماتے ہیں۔ یہ نہیں کہا میں! ضیاء الحق کہتا ہے
کہ نواز شریف تیرا کلہ گڑھا ہوا ہے اور اس کو اپنے کلے کا نہیں پتہ کہ جانے اس
کا گڑھا ہوا کلہ کب اکھڑ جائے۔ کلے کو گڑھا ہوا اس لئے کہا ہے کہ میں پیچھے ہوں
تو خدا ہے ! مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے؟ فرعون جیسے شہنشاہ کا بھی کلہ یہاں
گڑھا رہ سکا نہیں حاضرین کی آواز (نہیں) تیرے کلے کی کیا بات ہے؟ جب رب
کسی کا کلہ اکھاڑنے پہ آجائے تو نہ اس کا کلہ بچتا ہے اور نہ اس کے پشت پناہ کا

کلہ بچتا ہے کسی کا نہیں بچتا محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا او لوگو توحید کو سمجھنے
کے لئے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو سامنے رکھو پھر پتہ چلے گا توحید
کہتے کس کو ہیں؟ وگرنہ مسئلہ توحید سمجھ آسکتا حاضرین کی آواز (نہیں) توحید یہ
ہے کہ اللہ کے سوا کائنات کی کسی چیز میں کسی کا اختیار نہ ماننے 'ماننے تو صرف
رب کا اختیار ماننے اور سمجھے کہ دنیا کی کسی چیز میں اگر رب کے نبی ﷺ کا اختیار
نہیں چل سکتا اور ولی کا کیا چل سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ ولی ہو ولا نہ ہو۔ وہ لوگ جو
نماز نہیں پڑھتے روزے نہیں رکھتے شرابیں پیتے ہیں بھنگ پیتے ہیں وہ ولی نہیں
شیطان ہیں شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں اولیاء اللہ کا سردار کہا جاتا ہے انہوں نے
فرمایا تھا کہ اگر کوئی شخص ہوا میں اپنا مصلی بچھا کے نماز پڑھے ہوا میں پانی پر پاؤں
رکھے تو پانی اسکے لئے راستہ چھوڑ دے فرمایا ایک اسکا عمل محمد رسول اللہ ﷺ کی
سنت کے خلاف ہو۔

فانہ لیس بولی وانہ شیطان (اقوال بغدادی)

وہ اللہ کا ولی نہیں ہو سکتا وہ شیطان ہے اس کے سر پر جوتے مارو اگر ایک
سنت کا تارک ہو اگر فرضوں کا تارک ہو تو وہ ولی کہاں سے ہو گیا یہاں سنت کی
مخالفت کی بات ہے ایک سنت کا مخالف بھی ولی (حاضرین کا جواب نہیں) اور
یہاں پورے پورے فرض چھوڑ دیتے ہیں اور ولی اور پھر مرے ہوؤں کو لوگوں
نے اپنا والی اور وارث سمجھا ہوا ہے قرآن ان کے متعلق کہتا ہے۔ اللہ کی بات
ہے۔

وما انت بمسمع من فی القبور (آیت نمبر ۲۲ س فاطر پ ۲۲)

ترجمہ: او قبروں والے وہ کسی اپنی کروٹ کو بدلنا بھی نہیں جانتے۔

جو کروٹ بدلنا نہیں جانتے ہیں
انہیں آپ مشکل کشا مانتے ہیں

اور قوم کا بیڑا غرق کس طرح کیا ہوا ہے حیران رہ جاؤ سارے قصے بیان

کرتے ہوئے کہیں نبی ﷺ کا نام نہیں لیتے اور یہ بھی اللہ کا معجزہ ہے۔ کہ شرک کے ساتھ اللہ کے نبی ﷺ کے نام کو وابستہ کیا جاسکتا (حاضرین کی آواز نہیں) یہ بھی اللہ کی مہربانی ہے شرک کی جتنی کہانیاں ہیں وہ ساری نبی ﷺ کے بعد بنائی گئیں ہیں نبی کی ذات کے اندر اس کا دخل نہیں ہے فلاں فلاں بیٹھے ہوئے تھے ۲ ہزار میل پہ لڑائی ہو رہی تھی۔ بیٹھے بیٹھے غائب ہوگئے کہاں گئے تھے حضرت میرے مرید پہ گولی چلنے والی تھی میں اس کو بچانے گیا تھا فلاں مشکل کشا ہے اور اللہ کی قدرت دیکھو یہ اللہ کی قدرت ہے جن کو ہم نے مشکل کشا بنایا ہوا ہے اللہ نے ان کی زندگیوں کو ہمارے لیے راہنما بنایا ہے کہ جن کو تم مشکل کشا سمجھتے ہو وہ تو اپنے آپ کو بھی بچانے کی قدرت نہیں رکھتے او جو اپنے بچانے کی قدرت نہیں رکھتا وہ دوسرے کو بچائے وہی بات ہے نا اللہ کتنا سمجھاتا ہے بار بار او جو اپنے آپ کو بھی بچانے کی قدرت نہیں رکھتا وہ تجھ کو کیسے بچائے گا؟ علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا کہا خود اپنی شہادت ہوئی۔ خود اپنی (حاضرین نے کہا) شہادت ہوئی بیٹے کی بھی شہادت ہوئی۔ بڑے بیٹے کو بھی یہ کہتے ہیں کہ زہر دے کے ہم نہیں کہتے یہ کہتے ہیں کہ زہر دے کے نہ بڑے بیٹے کے کام آیا نہ چھوٹے بیٹے کے کام آیا نہ اپنے کام آیا تو اسکا کیا لگتا ہے کہ تیرے پاس پہنچ جائے کوئی عقل ہے خدا کی قسم ہے عرش والے نے اسی لیے قرآن مجید میں کہا ہے۔

لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان لا یسمعون بھا۔ اولئک کالانعام بل ھم اضل - اولئک ھم الغفلون (آیت نمبر۱۷۹ س اعراف پ۹)

ترجمہ: آنکھیں ہیں لیکن دیکھنے کی ہمت نہیں دل ہے لیکن سمجھنے کی صلاحیت نہیں کان ہیں لیکن سننے کی اہلیت نہیں فرمایا

اولئک کالانعام بل ھم اضل یہ چوپائے ہیں جانور ہیں بلکہ اس سے بھی

بد تر جانور بھی کچھ سمجھ جاتے ہیں یہ تو سمجھتے ہی نہیں یہ قرآن کے الفاظ ہیں نواں پارہ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں عقیدہ توحید پر ثابت قدم رکھے۔

عقیدہ توحید کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

چہارم

خطبہ جمعہ

۹ جنوری ۱۹۸۷ء

بعد از خطبہ مسنونہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وجعلوا لله مما ذراء من الحرث والانعام نصيبا فقالوا هذا لله بزعمهم وهذا لشركائنا فما كان لشركائهم فلا يصل الى الله وما كان لله فهو يصل الى شركائهم ساء مايحكمون
آیت نمبر ۱۳۷ س انعام پ ۸

تمام قسم کی تعریفات وحدہ لا شریک خالق کائنات مالک ارض و سماء کے لئے ہیں اور لاکھوں کروڑں درود و سلام ہوں اس ہستی اقدس و مقدس پر جن کا نام نامی اسم گرامی محمد اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و بارک وسلم ہے وہ ذات مقدسہ مبارکہ مطاہرہ جنہیں رب العزت نے رحمت کائنات بنا کر بھیجا اور جن کے ذریعے اہل کائنات کی ہدایت اور رہنمائی کا بندوبست فرمایا ہم نے پچھلے خطبہ جمعہ میں مسئلہ توحید کے بارے میں گفتگو کی تھی اور یہ اس سلسلے کا تیسرا خطبہ جمعہ تھا ہم نے مسئلہ توحید کو بیان کرتے ہوئے یہ بیان کیا تھا کہ توحید کا مسئلہ اتنی

اہمیت اور حیثیت رکھتا ہے اگر انسان اچھی طرح اللہ کے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت مقدسہ کے حوالے سے اور آپ کی ذات و صفات کو سامنے رکھ کر اس مسئلہ پر غور کرے تو اسے سمجھ آتی ہے کہ یہ مسئلہ دعوۃ الرسل کی حیثیت اختیار کر گیا ہے یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو سارے نبیوں اور رسولوں کے درمیان مشترک ہے اس لئے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک کوئی ایک نبی ایک پیغمبر ایک رسول بھی ایسا نہیں آیا جس نے اس مسئلے کی طرف لوگوں کی توجہ نہ دلائی ہو جس نے اپنی ساری دعوت کا محور و مدار اس مسئلے کو نہ بنایا ہو محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی دعوت کے آغاز سے پہلے دن سے لے کر مکہ مکرمہ سے ہجرت تک صرف ایک ہی بات لوگوں کے ذہنوں میں بٹھانے کی سعی فرمائی اور وہ مسئلہ توحید کا مسئلہ تھا۔

آپ نے لوگوں کو یہ بات سمجھائی اور بتلائی کہ اگر عقیدہ توحید درست نہیں ہے تو اللہ کے نزدیک کوئی عمل بھی قابل قبول نہیں اس سلسلے میں آج ہم اپنی گفتگو کے آغاز سے پہلے پچھلے خطبہ جمعہ کی طرف آپ کی توجہ دلاتے ہیں کہ ہم نے یہ کہا تھا کہ مسئلہ توحید اتنی اہمیت اور حیثیت رکھتا ہے اس کو پیش نگاہ رکھتے ہوئے ہم اگر یہ دیکھیں کہ ہمارے مسلمان معاشرے میں اس مسئلے کی کیا حیثیت اور کیا اہمیت ہے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے سب سے زیادہ کم توجہ اگر کسی چیز کی طرف دی ہے تو توحید کے مسئلے کی طرف دی ہے بلکہ حقیقی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو اور سارے مسئلے یاد ہیں کبھی لوگ نماز، کبھی زکوٰۃ، کبھی روزے، کبھی حج ان مسائل کے بارے میں تو گفتگو کرتے اور پوچھتے لیکن توحید کے بارے میں نہ تو کوئی عالم بیان کرتا ہے اور نہ کوئی بندہ سوال کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ معمولی بات ہے اس کو پوچھنے کی ضرورت نہیں حالانکہ حقیقی بات یہ ہے کہ آج ہمیں جس قدر یہ مسئلہ سمجھنے کی ضرورت ہے اس قدر کسی دوسرے مسئلے کو سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے اس وجہ سے کہ شرک

ہمارے رگ و پے میں اس طرح سرائیت کر گیا ہے اس طرح کہ ہمارے خون کا
حصہ بن گیا ہے کہ اس کو اپنے جسم اور وجود سے الگ کرنا ہمارے لئے ناممکن
ہے آج اچھے بھلے لوگ نیک نمازی پرہیز گار انکو بھی یہ پتہ نہیں کہ توحید کسے
کہتے ہیں؟ اس وجہ سے میں نے یہ کہا تھا کہ توحید کے مسئلے کو سمجھنے کے لئے
ایک ہے اس کی اہمیت جو ہم نے پہلے تین خطبوں میں بیان کی پھر ہم نے پچھلے
خطبہ جمعہ میں بتلانے کی کوشش کی کہ توحید کہتے کس کو ہیں؟

لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ توحید ہے کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر بات
غیر اللہ سے مانگی جائے ہر چیز کا سوال غیر اللہ سے کیا جائے منتیں نذریں نیازیں غیر
اللہ کی چڑھائی جائیں اور پھر نماز پڑھ لی جائے تو اس سے توحید کے عقیدے میں
کوئی خلل نہیں آتا حالانکہ اگر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ آپ کی
سیرت مبارکہ آپ کی زندگی کے معمول کے بارے میں اگر ہم توجہ دیں تو ہمیں
پتہ چلتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے توحید کی کس طرح پاسداری کی اور اس
مسئلے میں کس قدر کسی چھوٹی سی چیز کو بھی برداشت کرنا گوارا نہیں کیا آپ ﷺ
ہی کے بارے میں یہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب نبی کائنات ﷺ مکہ مکرمہ
سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ منورہ کے لوگوں نے آپ
ﷺ کے استقبال کی خاطر صبح سے لے کر شام تک اپنے ڈیرے ان راستوں پر
ڈالنے شروع کر دیئے جو راستے مکہ کی طرف جاتے تھے انتظار میں نہ جانے کب
نبی پاک ﷺ کا طلوع ہو اس لئے کہ انہیں امام کائنات علیہ السلام کی آمد کی خبر
مل چکی تھی انہیں اس بات کا علم ہو چکا تھا کہ رحمت کائنات علیہ السلام مدینہ
منورہ تشریف لانے والے ہیں اس لئے وہ ہر دن اپنے بچوں کو لے کر اپنی بچیوں
کو لے کر اپنے جوانوں اپنے بوڑھوں کو لے کر مکہ مکرمہ کیطرف سے آنے
والے راستوں پر کھڑے ہو جاتے تھے ان کے استقبال کے لئے اور پھر وہ دن آگیا
جب نبی کائنات علیہ السلام مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے اس دن پھر مدینہ

طیبہ کی چھوٹی چھوٹی بچیوں نے نبی پاک ﷺ کی آمد کی خوشی میں چھوٹی چھوٹی
بچیوں اور معصوم بچیوں نے یہ ترانہ پڑھنا شروع کیا۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

اللہ کا شکر ہے کہ آج مدینہ طیبہ میں چاند آسمان سے طلوع نہیں ہوا بلکہ
مکہ کی طرف سے آنے والے پہاڑوں کے درمیان سے طلوع ہوا ہے۔ محمد
رسول اللہ ﷺ چونکہ ان راستوں سے تشریف لا رہے تھے اس لئے بچیوں نے
خوشی سے یہ پڑھا کہ اللہ کا شکر ہے کہ آج مکہ کی طرف سے آنے والے
راستوں پر جو پہاڑ واقع ہیں ان کی اوٹ سے چاند طلوع ہو رہا ہے اور ہم اس
بات پر اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے بلکہ اگر قیامت تک اللہ کا شکریہ ادا
کرتے رہیں تو اللہ کا شکریہ ادا نہیں ہوتا انہیں بولیوں کے درمیان چند بچیوں
نے یہ کہا وقیل نبی یعلم مافی غد آج ہم میں وہ نبی پاک ﷺ تشریف
لائے ہیں جن کو یہ بھی معلوم ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے اب یہ معمولی سی
بات ہے اور مسئلہ بھی کوئی بڑے لوگوں کا نہیں تھا۔ چھوٹی چھوٹی بچیاں جو ابھی عمر
شعور کو بھی نہیں پہنچی تھیں۔ پانچ سال کی چھ برس کی سات برس کی آٹھ برس
کی بچیاں وہ ترانہ پڑھ رہی تھیں۔ اور نبی پاک ﷺ کے رفقاء آپ ﷺ کے
تلامذہ آپ ﷺ کے اصحاب آپ ﷺ کے خیر مقدم کے لئے کھڑے تھے نبی
پاک ﷺ نے معصوم بچیوں سے یہ بات سنی آپ ﷺ رک گئے فرمایا سنو
بچیو ! وہی بات کہو جو پہلے کہہ رہی تھی کیونکہ اللہ کے سوا غیب کا علم کوئی بھی
نہیں جانتا ہے یہ تھا توحید کا مسئلہ کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے اتنی چھوٹی سی بات
پر معمولی دیر کے لئے بھی رکنا گوارہ نہیں کیا کہ چلو یہ بچیاں کہہ رہی ہیں کون
سے کوئی بڑے لوگ کہہ رہے ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے وہیں ٹوک دیا فرمایا۔

یہ مت کہو کوئی بندہ یا کوئی بچی یہ بات نہ کہے اس لئے کہ اللہ کے سوا غیب کا علم کوئی نہیں جانتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توحید کہتے کس کو ہیں ہم نے یہ سمجھا ہوا ہے کہ توحید صرف یہ ہے کہ غیر اللہ کے سامنے اپنا ماتھا ٹکا دیا جائے اس کے سامنے اپنا سر سجدے میں رکھ دیا جائے یا اس کی عبادت اور بندگی کی جائے اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جائے یہ شرک ہے یہ نہیں ہے بلکہ وہ تمام چیزیں جس سے شرک کے پودے کی آبیاری کا امکان ہو اللہ کے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے باز کیا ہے اور وہ لوگ جو اسلام کی تعلیمات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں ان کو یہ بات پیش نگاہ رکھنی چاہیئے کہ اسلام کے اندر جتنی چیزیں ممنوع ہیں اللہ رب العزت نے اور اللہ کے پاک نبی حضرت محمد کریم ﷺ نے لوگوں کو براہ راست ان چیزوں سے نہیں روکا بلکہ ان راستوں پر چلنے سے روکا ہے۔

جن راستوں پر چل کر آدمی اس برائی تک پہنچتا ہے یہ وجہ ہے ہمارے معاشرے کی تباہی کی اور مسلمان امت کی بربادی کا سبب یہ ہے کہ اول تو یہ برائی کو برائی نہیں سمجھتے ہیں باقی کہتے ہیں کوئی بات نہیں معمولی بات ہے پھر اس کے نتائج جب بری صورت میں ہمارے سامنے نمودار ہوتے ہیں تو اس پر ہم پریشان ہو جاتے ہیں آج کے اخبار میں صبح پڑھ رہا تھا کہ لکھا ہوا ہے کہ پولیس نے چھاپہ مارا ہے بدکاری کے اڈوں پر بازار گناہ پر اور اس میں بدکار عورتوں کو شراب پیتے ہوئے پکڑا ہے عجیب بات ہے جب آپ نے اڈے کھولے ہوئے ہیں جب آپ نے گناہ کے لائسنس دیئے ہوئے ہیں جب آپ نے گناہ کو جواز کا درجہ عطا کیا ہوا ہے جب آپ نے عورتوں کو اسی بات کی اجازت دی ہوئی ہے کہ لوگوں کو گناہ کی دعوت دیں۔ ان ساری چیزوں کے بعد کہنا کہ اس نے معمولی سی شراب پی لی ہے اس کو پکڑ لیا کتنی احمقانہ بات ہے یعنی بڑا گناہ اس کا تو لائسنس ہے اور معمولی بات اوہو اوہو یہ تو بڑا کام خراب ہو گیا ہے۔

محمد رسول ﷺ کا دین ایسا دین نہیں ہے محمد کریم ﷺ نے اللہ کے حکم پر جب لوگوں کو برائی سے روکا یہ نہیں کہا گناہ کے اڈے قائم رہیں اور برائی نہ کرو فرمایا کوئی عورت بے حجاب زیبائش و آرائش کر کے اپنے گھر سے باہر بھی نہیں نکل سکتی اور کوئی بندہ مومن اپنی نگاہوں کو آوارگی کا عادی نہیں بنا سکتا ہے۔ جب بھی بازاروں میں چلو نظروں کو جھکا کے چلو سر کو گرا کے چلو اور مومنہ عورتوں کو کہا کہ جب بھی باہر نکلو تو پردہ کر کے نکلو امام کائنات ﷺ کا ارشاد ہے آج بعض مسئلے ایسے ہو گئے ہیں جن کو بیان کریں تو بڑے بڑے حاجیوں اور نمازیوں کی پیشانیوں پر بھی شکن پڑھ جاتی ہیں کہ چھوڑو جی یہ بھی کوئی مسئلہ ہے لیکن مسئلے مولویوں کے بنانے سے نہ بنتے ہیں نہ مولویوں کے مٹانے سے مٹتے ہیں مسئلے وہ ہوتے ہیں جنہیں اللہ بیان کرتا ہے یا محمد رسول اللہ ﷺ بیان فرماتا ہے ساری کائنات کے ملاں مل کر نہ ان مسئلوں کو ختم کر سکتے ہیں اور نہ ان مسئلوں کو بنا سکتے ہیں محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے سنو مسئلہ بڑا ناگوار گزرتا ہے لوگوں کو بدکاری سے بڑی نفرت ہے اور یہ پتہ نہیں کہ نبی نے کس کو بدکار کہا ہے امام کائنات علیہ السلام نے کہا ہے کہ جب کوئی عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلتی ہے باہر بازار میں جاتی ہے جب تک واپس نہیں آجاتی اللہ کے فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں فرمایا جب تک عورت پازیب پہن کر یا چوڑیاں چھنکاتے ہوتے بازار میں جاتی ہے فرمایا جب تک اپنے گھر واپس نہیں پلٹ آتی اللہ کی بارگاہ میں بدکاروں میں لکھی جاتی ہے آج ان مسئلوں کو نیک نمازی جمعہ میں آنے والے نماز پڑھنے والے حاجی وہ بھی ان مسئلوں کو برا سمجھتے ہیں کہتے ہیں چھوڑو جی یہ پرانے مسئلے ہیں لیکن محمد رسول اللہ ﷺ نے جو دین عطا کیا ہے اس دین کی خصوصیت ہی یہ ہے کہ اس دین میں برائی کے دروازوں کو بند کیا گیا ہے کیونکہ جب تک دروازوں کو بند نہ کیا جائے اس وقت تک برائی ختم نہیں ہوتی اسی طرح شرک کی بات ہے اور میں نے جان بوجھ کر برائی کا حوالہ شرک

کے ساتھ دیا ہے کیونکہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں اٹھارویں پارے میں
سورہ نور میں بدکاری اور زناء کی برائی کو شرک کے برابر قرار دیا ہے اور شرک
کوبدکاری کے برابر قرار دیا ہے خدا نے کہا ہے۔

الزانی لا ینکح الا زانیہ او مشرکہ والزانیہ لا ینکحھا الا زان
او مشرک وحرم ذالک علی المومنین (آیت نمبر ۳۰ پ ۱۸ س نور
رکوع ایک)

کوئی بدکار عورت سے کسی مسلمان کا نکاح نہیں ہوتا کسی بدکار عورت سے
کسی مسلمان کا نکاح جائز نہیں فرمایا یا بدکار مرد سے شادی کرے یا مشرک سے
شادی کرے اللہ نے بدکاری کو شرک کے برابر قرار دیا ہے کیونکہ بدکاری بھی
غیرت کے فقدان کا نام ہے اور شرک بھی غیرت کے فقدان کا نام ہے بدکاری نام
اس کا ہے کہ اپنے شوہر کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی طرف نظر ڈالے اور مشرک
بھی اس کا نام ہے کہ اپنے رب کو چھوڑ کر کسی غیر کی طرف نظر ڈالے اس لئے
اللہ رب العزت نے قرآن مجید کے اندر دونوں چیزوں کو برابر قرار دیا ہے جان
بوجھ کر میں نے یہ مثال دی تو اس لئے کہ میں یہ کہہ رہا تھا اس بات کو سمجھو کہ
جس طرح قرآن مجید کے اندر اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے فرامین کے
اندر برائی کے دروازوں کو بند کیا گیا ہے تاکہ آدمی ان راستوں پر ہی نہ چلے جن
راستوں پر چل کر آدمی بدکاری کی طرف پہنچ سکتا ہے اسی طرح محمد رسول اللہ
ﷺ نے اپنے فرامین میں اور رب کائنات نے اپنے کلام پاک میں شرک کے
راستوں پر چلنے سے روکا ہے اس لئے کہ اگر شرک کے دروازے کھل گئے
ہیں۔

لوگ ان دروازوں پر چل کر شرک میں مبتلا ہو جائیں گے یہ اصل سبب
ہے ان تعلیمات کا اور ان فرامین کا کہ وہ راستے بند کردیئے جائیں جن راستوں
پر چل کر آدمی شرک کی طرف راستے طے کرتا ہے اور یہ شرک کے راستے کیا

ہیں ؟ توجہ کے ساتھ سنو ! شرک کا پہلا زینہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو غیب
دان سمجھا جائے کیونکہ اس لئے شرک یہ ہوتا ہے کہ غیر اللہ کے سوا کسی سے مدد
مانگی جائے غیر اللہ کے سوا کسی سے سوال کرنا غیر اللہ کے سوا کسی کے سامنے
جھولی پھیلانا غیر اللہ کے سامنے اپنی کسی سے اپنی حاجت کو مانگنا غیر اللہ کے سامنے
اپنا کسی کو مشکل کشا سمجھنا اللہ کے سوا اپنا کسی کو حاجت روا سمجھنا اور یہ آدمی
اس وقت سمجھتا ہے جب آدمی کا عقیدہ یہ ہو کہ جس کو میں حاجت روا مشکل
کشا مصیبتوں کو دور کرنے والا قاضی الحاجات سمجھتا ہوں وہ غیب کا علم جانتا ہے
جب تک اس کا عقیدہ غیب کے علم کا نہ ہو تب تک وہ کسی کو مشکل کشا سمجھ
نہیں سکتا کیوں بھلا جب آدمی کا یہ عقیدہ ہو کہ اس کو تو پتہ ہی نہیں کہ میری
ساتھ کیا ہونے والا ہے جب آدمی کا کسی کے بارے میں یہ عقیدہ ہو کہ اس کو تو
کل کا پتہ ہی نہیں کل کیا ہونے والا ہے اس وقت تک اس سے کل ہونے
والے واقعہ کے لئے پناہ مانگنے کی ہمت نہیں کر سکتا تب کرے گا جب یہ عقیدہ
رکھے گا کہ اس کو پتہ ہے کہ کل میرے ساتھ کیا ہوگا اس لئے اس سے یہ سوال
کرے گا کہ جو مجھ پر مصیبت آنے والی ہے مجھ کو بچالو اگر یہ سمجھے کہ اس کو پتہ
ہی نہیں کہ میرے گھر بچہ ہوگا کہ نہیں پھر اس سے کبھی بچے کا سوال کر نہیں
سکتا اگر اس کو پتہ ہو کہ اس کو معلوم ہی نہیں کہ کل مجھ کو پیسے ملیں گے کہ
نہیں کبھی اس سے رزق مانگ نہیں سکتا اگر اس کا عقیدہ ہو کہ اس کو معلوم ہی
نہیں کہ میری بیماری دور ہوگی کہ نہیں پھر کبھی اس سے شفاء کا سوال نہیں کر
سکتا۔

اللہ سے یہ سارے سوال تب انسان کرتا ہے کہ انسان کا عقیدہ یہ ہوتا ہے
کہ اللہ کو پتہ ہے کہ میرا فقر (فاقہ) دور ہوگا کہ نہیں اللہ کو پتہ ہے میری بیماری
دور ہوگی کہ نہیں ہوگی اللہ کو علم ہے کہ میرے گھر بچہ ہوگا کہ نہیں اللہ کو پتہ
ہے میری فلاں حاجت پوری ہوگی کہ نہیں تب آدمی اللہ سے سوال کرتا ہے اس

لئے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے شرک کی جڑ کاٹنے کے لئے اپنی ذات کو سامنے رکھ کر کہا او دنیا کے لوگو اگر میں محمد رسول اللہ ﷺ جو زمین و آسمان میں سب سے بڑا آدمی نہ زمیں پر مجھ سے بہتر کوئی آدمی نہ آسمان پر مجھ سے بہتر کوئی مخلوق ! اللہ آسمانوں والا وہ خالق مالک جس کی ہستی بے مثال اس کا کوئی ثانی اور شریک نہیں اور اس کے بعد اگر کسی کی ذات ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کی اگر محمد رسول اللہ ﷺ غیب کا علم نہیں جانتے جن کی اللہ کے بعد سب سے بڑی حیثیت ہے تو اور دنیا میں کون ہے جو غیب کا علم جانتا ہو اس لئے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے بچیوں کو ٹوک کر کہا مت کہو ہم میں وہ نبی ہے جو کل کی بات جانتا ہے فرمایا۔

مایفعل بی ولا بکم مجھ کو کچھ معلوم نہیں کہ کل کیا ہونے والا ہے۔

ان اللہ عندہ علم الساعہ و ینزل الغیث ویعلم مافی الارحام و ماتدری نفس ماذا تکسب غدا و ما تدری نفس بای ارض تموت (پ۲۱ س لقمان آیت نمبر ۳۴)

لوگو اللہ کے سوا کسی کو پتہ نہیں ہے کہ قیامت ! قرآن کی آیت ہے ان اللہ عندہ علم الساعہ اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں کہ قیامت کب آئے گی۔ وینزل الغیث اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش ہوگی کب ہوگی کہاں ہوگی اور ہوگی کہ نہیں اور روزانہ پڑھتے ہیں کہ محکمہ موسمیات کہتا ہے کہ کل بڑی بارش ہوگی تو دھوپ نکلی ہوتی ہے اور محکمہ موسمیات کہتا ہے کہ کل دھوپ نکلی ہوگی تو بارش ہو رہی ہوتی ہے ان اللہ عندہ علم الساعہ وینزل الغیث ویعلم مافی الارحام (س لقمان پ۲۱ آیت نمبر ۳۴) اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے بچہ ہوگا کہ بچی ہوگی اور ہوگا کہ نہیں ہائے ہائے قرآن اللہ کی شان آج سارا قرآن ہم بھول گئے یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکور (س شوری پ ۲۵ آیت نمبر

۴۹) او ظالمو سن لو یہ اللہ کے قبضے میں ہے کہ جس کو چاہے بیٹے دے دے جس کو چاہے بیٹیاں دے اور جس کو چاہے بیٹیاں بیٹے ملا کے دے ویجعل من یشاء وعقیما (س شوری' پ ۲۵' آیت ۵۰) اور جس کو چاہے بے اولاد کر دے ساری کائنات مل کے بھی اسے اولاد دے سکتی نہیں رب ہے رب اللہ کے سوا ان ساری چیزوں کو کوئی جانتا نہیں اللہ چاہے تو بیٹے دے اللہ چاہے تو بیٹیاں دے اور اللہ چاہے تو ملا کے دے اور اللہ چاہے تو کچھ بھی نہ دے اللہ چاہے تو کچھ بھی نہیں ویجعل من یشاء عقیما ویعلم مافی الارحام (سورہ لقمان' ع ۴' پ ۲۱) فرمایا اللہ ہی جانتا ہے اللہ کے سوا کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا؟ فرمایا وما تدری نفس ماذا تکسب غدا (س لقمان' پ ۲۱' آیت نمبر ۳۴) اور کسی کو کچھ پتہ نہیں کہ کل کیا ہوگا کسی کو معلوم نہیں اللہ نے ساری کائنات کی نفی کی ہے یہ نہیں کہا نبیوں کو معلوم ہے ولیوں کو معلوم ہے صوفیوں کو معلوم ہے پیروں کو معلوم ہے ذاکروں کو معلوم ہے خطیبوں کو معلوم ہے ماتدری نفس ماذا تکسب غدا (س لقمان' ع ۴ پ ۲۱' آیت نمبر ۳۴) کسی کو معلوم نہیں ہے کہ کل کیا ہوگا کسی کو معلوم نہیں کل کیا ہونے والا ہے اللہ کہتے ہیں کہ کل کا پتہ نہیں یہ کہتے ہیں سو سال کا پتہ ہے کہتے ہیں آنے والی نسلوں کا بھی پتہ ہے خدا کا خوف کرو شرک کے دروازے ہم نے کھولے ہوئے ہیں اور وہابیو ! تمہیں بھی معلوم نہیں ہے کہ شرک کس کو کہتے ہیں؟ تم نے بھی سمجھا ہوا ہے کہ موٹی موٹی باتیں ہیں قبر کو سجدہ نہیں کرنا غیر اللہ کی نذر نیاز نہیں دینی باقی سب کچھ صحیح ہے یہ عقیدہ بھی رکھنا چلو جی مل گیا مل گیا نہ ملے تو پھر کیا ہوگا؟ یہ عقیدہ ٹھوس ہونا چاہئے کہ ساری کائنات ایک طرف اللہ کی توحید کا مسئلہ ایک طرف آدمی کا عقیدہ یہ ہو ساری کائنات ٹل سکتی ہے اللہ کا حکم ٹل سکتا نہیں حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ بیان کیا سب کہو رضی اللہ تعالی عنہا۔ کہا حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا حدیث پاک میں آیا ہے نبی

کائنات ﷺ یہ ایک بوڑھی عورت ایمان لائی ہے بڑھیا کمر جھکی ہوئی غریب نہ
کوئی سر کا والی نہ کوئی گھر کا بچہ نہ کوئی جوان بھائی جو حفاظت کر سکے مدینہ طیبہ
سے ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے مکہ مکرمہ میں امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ
ﷺ تشریف فرماتھے زنیرہ رضی اللہ عنہا کے کانوں سے نبی کی آواز ٹکرائی
ویعبد من دون اللہ مالا ینفعھم ولا یضرھم (سورہ فرقان 'پ ۱۹'
آیت نمبر ۵۶)
اے لوگو ان کو پوجتے ہو جو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان ان یدعون من
دونہ الا اناثا وان یدعون الا شیطانا مرید (پ ۵' سورہ نساء' آیت نمبر
۱۱۷)
او لوگو ! اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ کو پوجنے والو تم بزرگوں کو نہیں پوجتے
قرآن کہتا ہے تم شیطان کی پرستش کرتے ہو۔ وان یدعون الا شیطانا مریدا
اللہ کے سوا کسی دوسرے کو پکارنے والا کسی دوسرے کو نہیں پکارتا بلکہ شیطان کو
پکارتا ہے یہ اللہ کا فرمان ہے قرآن کا محمد رسول اللہ ﷺ کی دعوت اس کے
کانوں سے ٹکرائی دل اللہ کی بارگاہ میں پسندیدہ تھا اس دل پر اور یہ بات آئی ہے
تو سن لو دلوں کی کیفیت بھی زمین کی سی ہوتی ہے۔
وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جن پر دین کی بات سن کر دلوں پر اثر ہوتا
ہے اس لئے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ سے محبت کرنے
والے دل ہیں جن سے اللہ کو پیار ہے اور وہ دل جو اللہ کی بارگاہ میں پسندیدگی کی
نظر سے دیکھے جاتے ہیں وہ دل جن کی اللہ کے ہاں قدر و قیمت ہے فرمایا ان دلوں
کی مثال سرسبز و شاداب اور زرخیز زمین کی ہے کہ بارش کا ایک قطرہ بھی زمین پر
گرتا ہے اس کے عوض زمین انگوری اگا کے دیتی ہے فرمایا اور بدکار منافق اور وہ
دل جو اللہ کی بارگاہ میں ناپسندیدہ ہو فرمایا ان دلوں کی مثال بنجر اور خالی خشک زمین
کی ہے جس کو کلر لگا ہوا ہو کہ چاہے جتنی مرضی بارش برس جائے اس پر کوئی

اثر نہیں ہوتا۔
دل بھی اللہ کا ایک عطیہ ہے اس لئے اپنے دلوں کو زرخیز زمینوں کی طرح
بناؤ جن پر اللہ کے قرآن کی برکھا برسے تو دل ہرے ہو جائیں اچھی زمین وہ ہوتی
ہے کہ چند قطرے بارش کے گرتے ہیں زمین میں سبزہ اگ آتا ہے اور بری
زمین وہ ہوتی ہے بارش ساری برس جائے اس زمین کو کوئی اثر نہیں ہوتا تو دل
وہ ہیں جو اللہ کی بات سن کر تازہ ہو جائیں تو میں کہہ رہا تھا کہ حضرت محمد رسول
اللہ ﷺ کا آوازہ زنیرہ رضی اللہ عنہا کے کانوں سے ٹکرایا کہ اللہ کے سوا کوئی نفع نقصان
کا مالک نہیں اس نے توحید کی بات سمجھی مکہ کی گلیوں اور بازاروں میں مکہ کے
گھروں میں برتن مانجھ کر گذارہ کرتی تھی بڑھیا کمزور مفلس و قلاش بے کس و
بے بس اور تہی دست عورت اللہ اکبر ! قرآن کی برکھا اس کے دل پر برسی دل
ہرا ہو گیا ایمان لے آئی ابو جہل کو ولید کو عتبہ کو شیبہ کو مکے کے سرداروں کو پتہ
چلا زنیرہ رضی اللہ عنہا نے توحید کو مان لیا ہے کہا جاؤ پکڑ کے لاؤ حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا کو
گرفتار کر کے لایا گیا ہے غصے سے ابو جہل کہنے لگا کہ اے زنیرہ رضی اللہ عنہا میں نے سنا
ہے کہ تو بھی دین محمد ﷺ کو مان چلی ہے کہا جب تک نہیں پتہ تھا اظہار نہیں کیا
تھا اب پتہ چل گیا ہے تو چھپانے کے لئے تیار نہیں کہنے لگی تم نے ٹھیک سنا ہے
تمہاری مت ماری گئی ہے کس کو مانا ہے کہا میں نے اس عقیدے کو مانا ہے کہ
اللہ کے سوا کوئی نفع و نقصان دے سکتا نہیں اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں کوئی
نہیں ہے کسی کے خزانے میں قدرت اور اختیار کا سرمایہ موجود اکیلا اللہ جو ہر چیز
کا مالک و خالق ہے غصے سے تلملا اٹھے حدیث پاک میں آیا ہے ابو جہل نے کہا
ہے اے زنیرہ یہ منات عزیٰ ہبل لات یہ جو ہمارے خدا ہیں کچھ نہیں کر سکتے کہا
ہاں ابو جہل میرے آقا نے یہی کہا ہے کہ یہ کچھ نہیں کر سکتے صرف اللہ کر سکتا
ہے کہا ہم بھی بیوقوف ہمارے باپ دادا بھی بیوقوف تو عقلمند ہے؟ اس نے کہا تم
بھی بیوقوف تمہارے باپ دادا بھی بیوقوف میں بھی بیوقوف تھی لیکن محمد رسول

اللہ ﷺ اللہ کا سچا بندہ ہے اس نے جو بات کہی ہے وہ سچی ہے کہنے لگے پھر باز آجاؤ کہنے لگی توحید کا عقیدہ ایسا نہیں ہے جس کو آدمی اپنا کے پھر چھوڑ دے۔

حدیث کے الفاظ ہیں ابو جہل نے کہا جاؤ دھکتے ہوئے انگارے لاؤ دہکتے ہوئے کوئلے لائے گے پھر حکم دیا گیا سیخیں لاؤ سلاخیں لاؤ لوہے کی سلاخیں لائی گئیں ان کو کوئلوں کے اوپر رکھا گیا جب وہ تپ کر کوئلہ بن گئیں اٹھایا اور کہنے لگا زنیرہ دیکھ رہی ہو یہ کیا ہے فرمایا وہ آگ ہے جس کو قیامت کے دن اللہ نے مشرکوں کے لئے رکھا ہوا ہے یہ وہ آگ ہے کہنے لگا تیرا خدا تو نہ جانے پوچھے گا کہ نہیں پوچھے گا ہمارے خدا موجود ہیں وہ ابھی تم سے پوچھتے ہیں اٹھایا سلاخوں کو کہنے لگا اب بھی پلٹ آؤ زنیرہ نے فرمایا توحید کے لئے جان تو دی جاسکتی ہے پلٹا نہیں جا سکتا اٹھایا سلاخوں کو اور حضرت زنیرہ کی آنکھوں میں گھسیٹر دیا حدیث کے الفاظ ہیں جب سلاخیں آنکھوں میں پھیریں تو آنکھوں کے ڈیلے پگھل کر موم کی طرح باہر آن گرے حضرت زنیرہ کی آنکھیں پگھل گئیں منہ سے چیخ نکلی کہ اللہ امتحان بڑا سخت ہے لیکن اللہ میں بڑی کمزور ہوں تو طاقت ور تو اس امتحان میں مجھ کو کامیاب کرنا میرے قدموں میں ڈگمگاہٹ نہ آئے اللہ میں اس قابل نہیں کہ اس امتحان میں کامیاب ہوں اللہ تو ثابت قدم رکھنا اور پھر جب پگھل کے آنکھیں باہر آگریں دیکھا کہ زنیرہ رضی اللہ عنہا تڑپ رہی ہے تو اس وقت مشرکوں نے قہقہہ مارا اور کہا زنیرہ تو تو کہتی تھی میرے نبی نے کہا ہے اللہ کے سوا کوئی نفع نقصان نہیں دے سکتا دیکھو ہمارے خداؤں نے تیری آنکھوں کی بینائی کو ختم کر دیا ہے کہ نہیں؟

اللہ اکبر ذرا آدمی اپنے بارے سوچے کہ آنکھ جل کر پگھل کے باہر آن گری ہو اس وقت حشر کیا ہوتا ہے آدمی کا اور جوان مر جاتا ہے پھر وہ بڑھیا کس طرح زندہ تھی کیا حالت ہو گی اسکی کس طرح چیخ رہی ہو گی اور چلا رہی ہو گی اور تڑپ رہی ہو گی اس حالت میں بھی جب اس نے شرک کا کلمہ سنا ہاتھ اٹھا کے

کہنے لگی رک جاؤ۔

کلا ورب الکعبہ لا تضر لات والعزی مجھے اس رب کی قسم ہے جس نے محمد ﷺ کے سر پر تاج رکھا ہے لات اور عزی کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تمہارے خدا کسی کو نفع نقصان نہیں دے سکتے تم نے کہا ہے کہ ہمارے خداؤں نے تیری بینائی کو ختم کیا حدیث کے الفاظ ما اذھب بصری الا * مجھے اس رب کبیریا کی قسم ہے اگر میری آنکھوں کی بینائی گئی ہے تو وہ بھی اس کے حکم سے گئی ہے تم کچھ نہیں کر سکتے یہ بھی اگر گئی ہے تو اس کی مرضی سے ہائے ہائے ! حدیث کے الفاظ ہیں پھر کبیریا کی عزت کو بھی جلال آگیا اللہ کی توحید کو بھی جوش آگیا حدیث پاک کے الفاظ ہیں مانفعا بھذہ الکلمہ الا لا للہ بصرھا ابھی اس کے منہ سے بات نہیں نکلی تھی کہ اللہ نے نئی بینائی عطا کر دی ہائے ہائے ! ڈاکٹر اگر پھاہا رکھے تو آرام آجاتا ہے اور اگر خالق کائنات پھاہا رکھے تو آرام کیسے نہیں آئے گا ادھر پگھلی ہوئی آنکھیں پڑی تھیں ادھر زنیرہ کی چمکتی ہوئی آنکھیں لوگ دیکھ رہے تھے دیکھا کہ لات عزی کی بے بسی بھی دیکھی محمد کے خدا کی طاقت دیکھی کہ نہیں دیکھی۔

لوگو آج بنیادی طور پر ہمارے، اندر یہ نقص پیدا ہوا ہے وہ یہ پیدا ہوا کہ ہمیں اللہ کی ذات پر اعتماد نہیں ہمیں اللہ کی ذات پر یقین نہیں رہا وہ لوگ جن کو یقین تھا وہ جان کی بازی ہار دیتے تھے توحید کی بازی نہیں ہارتے تھے وہ اپنے جسم کی بازی ہار جاتے تھے اللہ کی وحدانیت کی بازی نہیں ہارتے تھے۔

ان کا عقیدہ تھا دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے اللہ کی توحید میں خلل نہیں آسکتا اور اللہ اگر موجود ہے تو دنیا کی کوئی طاقت نفع نقصان پہچانے کی قدرت نہیں رکھتی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لشکر لے کر عیسائیوں کے خلاف لڑنے کیلئے گئے عیسائیوں کی حمایت میں یہودی بھی نکل آئے اور مقابلہ شروع ہوا یہودیوں نے کہا عیسائیوں نے کہا کیوں لڑتے ہو جاؤ اپنے گھر میں بیٹھو ہم نے تمہارے ملک پر

حملہ نہیں کیا کیوں آئے ہو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہم اللہ کی توحید کو منوانے کے لئے آئے ہیں۔

کہا کون سا اللہ ؟ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اللہ جس کے حکم کے بغیر کوئی پتا بھی حرکت نہیں کر سکتا وہ اللہ کہ بیدہ ملکُ اللہ کے ہاتھ میں سارے اختیارات اس کے سوا کسی کے ہاتھ میں اختیارات نہیں، وہ اللہ جس کے بغیر کوئی نفع نقصان نہیں انہوں نے کہا اللہ کے سوا کوئی نفع نقصان نہیں پہنچا سکتا جاہل تھے نہ جاہل اور جاہل ہمیشہ غلط بات کرتے ہیں ڈھکوسلے بیان کرتے ہیں مسئلے کے جواب میں دلیل نہیں آتی تو ڈھکوسلا گھڑ لیتے ہیں خدا کی قسم ہے بعض دفعہ تو توہین آمیز بات کرتے ہیں کہ یہ نہیں سمجھتے کہ اس توہین کا اثر کس پر ہو رہا ہے میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے ایک مولوی صاحب مشکل کشا کے جواب میں کہہ رہے تھے کہ اگر گولی قبض کشا ہو سکتی ہے تو علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا نہیں ہو سکتا شرم نہیں آتی بات کرتے ہوئے آدمی کو بات کرتے ہوئے حیا آنی چاہئے بات وہ کرتے ہیں جس سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی توہین ہو مسئلے کا جواب مسئلے سے نہیں دیتے ڈھکوسلے سے دیتے ہیں پچھلے جمعے ایک دوست نے کہا کہ ایک مولوی نے کہا وہابی کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی سے نہ مانگو تو بیوی سے پھر روٹی کیوں مانگتے ہو اس کو کہتے ہیں مسئلے کے جواب میں ڈھکوسلا یہ اللہ کے دین سے مذاق اڑانے والی بات ہے اور خدا کی قسم ہے کہ اس طرح کا مذاق مکے کے مشرکوں نے بھی نہیں اڑایا تھا جاؤ اٹھا کے دیکھو سارے کلام پاک کو جاؤ اٹھا کے دیکھو ساری حدیث پاک کے ذخیروں کو آپ کو کہیں یہ بات نہیں ملے گی کہ مکے کے مشرکوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح جواب دیا ہو کیوں وہ سمجھتے تھے کہ دلیل کا جواب دلیل سے ہوتا ہے مسئلے کا جواب ڈھکوسلے سے نہیں اگر آدمی بیوی سے روٹی مانگتا ہے تو اس کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ بیوی روٹی دینے پر قدرت رکھتی ہے ! یہ

عقیدہ ہوتا ہے ! آدمی کا اگر کہ بیوی پہ روٹی رزق فراہم کرنے والی ہے اگر بیوی رزق فراہم نہ کرے تو رزق فراہم نہیں ہو گا خدا کا خوف کرو اللہ سے ڈر جاؤ قرآن کہتا ہے

ایاکَ نعبد وایاکَ نستعین

اللہ بندگی بھی تیرے سوا کسی کی نہیں سوال بھی تیرے سوا کسی سے نہیں آدمی یہ کہے لاؤ جی مجھے لاٹھی پکڑا دو اس کا نام سوال ہے یہ اللہ کے دین کا مذاق اڑانے والی بات ہے سوال اس کا نام ہے کہ آدمی یہ سمجھے کہ مخلوقات میں سے کوئی چیز جو مجھے حاصل نہیں ہو سکتی عمومی طور پر وہ فلاں مالک ہے اختیارات کا اس سے لے لوں بچہ۔ شفاء۔ روٹی۔ رزق حالات کی درستگی مشکلات سے نجات یا دشمنوں سے نجات یہ آدمی عقیدہ رکھے کہ مجھ کو دلا دے گا اس کا نام شرک ہے یہ عقیدہ نہ رکھے کہ اللہ کے سوا کوئی اس کے معاملے میں کوئی بھی اس کی مدد کر سکتا ہے یہ شرک ہے عقیدہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بوڑھے بیوی بوڑھی گھر میں بچہ نہیں ہے نبی ایسا جس کو خلیل اللہ کا لقب ملا اللہ کی دوستی کا لقب ملا وہ نبی کس سے جا کے کہتا ہے بچہ دے دو اور اس نبی سے پہلے بھی کوئی بابے تھے کہ نہیں تھے پہلے بھی بابے گزرے ہیں کہ نہیں گزرے اور نوح علیہ السلام خلیل اللہ سے پہلے گزرے ہیں نوح علیہ السلام خلیل اللہ ساڑھے نو سو برس تبلیغ کی ہزار برس عمر وہ بابا تھا کہ نہیں اگر بابوں سے مانگنا جائز ہوتا تو خلیل اللہ کہتا بابا نوح مجھ کو بچہ دے دو خود نبی نے یہ نہیں کہا میں بچہ پیدا کرنے میں قدرت رکھتا ہوں کہا۔

رب ھب لی من الصلحین کہا اللہ ہمارے گھر بچہ نہیں ہے تیرے سوا کوئی دے سکتا نہیں تو دے ذکریا اس سے پہلے سینکڑوں نہیں ہزاروں بابے گزرے خود ابراہیم اس کا اپنا بابا ہے ذکریا علیہ السلام خود زکریا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اپنے بابے

کو بھی نہیں پکارا دوسرے بابے کو بھی نہیں پکارا کس کو پکارا
واشتعل الراس شیبا ولم اکن بدعائک رب شقیا (س مریم پ ۱۶ آیت نمبر ۴)

اللہ میں بوڑھا میری بیوی بانجھ اللہ یہ ساری چیزیں تو ہیں پر تجھ کو تو ان چیزوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے چاہے تو اس کے باوجود بچہ دے دے۔
رب ھب لی من لدنک ولیا (س مریم 'پ ۱۶' آیت ۵)

اللہ مجھ کو بیٹا دے دے یرثنی ویرث من آل یعقوب (س مریم 'پ ۱۶' آیت ۶) اللہ وہ بیٹا دے جو میرا بھی وارث ہو اور ابراہیم کے پوتے یعقوب کا بھی وارث ہو کس سے مانگا یہ سارے نبی اپنے اپنے مقام پر لیکن محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑا تو کوئی نہیں اگر دشمنوں پر کامیابی مانگی تو کس سے مانگی اگر دشمنوں سے رہائی مانگی تو کس سے مانگی قرآن پڑھا ہی نہیں اللہ کے نبی کی توحید کا تو عالم یہ ہے کہ سب سے پہلی جنگ بدر میں فتح کے بعد کہا کہ اللہ محمد رسول اللہ ﷺ نے اور اس کے ساتھیوں نے فتح نہیں پائی تو نے فتح عطا کی ہے ہم نے نہیں پائی اور قرآن نے بھی کہا۔
وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ (سورہ انعام ع ۲ پ ۹)

اے میرے نبی ﷺ پھینکتا تو تھا تو قوت رب تیرا پیدا کرتا تھا اور غار ثور میں چھپ کر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی گھبراہٹ کو دیکھا آپ نے دیکھا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پریشان ہیں اپنے لیے کم اپنے آقا ﷺ کے لئے زیادہ اپنے لئے زیادہ پریشان ہیں تو کیا کہا
لاتحزن ان اللہ معنا (س توبہ 'پ ۱۰' آیت ۴۰)

اے ابو بکر رضی اللہ عنہ غم نہ کرو کیوں کہ میں تمہارے ساتھ ہوں کیا کہتے ہو جتنا نبی نے توحید کا خیال رکھا کسی نے نہیں رکھا ہم بھی چلتے ہیں کبھی سفر میں تو کہتے ہیں؟ گھبرانے کی کوئی بات نہیں میں تیرے ساتھ ہوں یہی کہتے ہیں نا او نبی تو

توحید کے بارے میں اتنا محتاط ہے یہ بھی کہنا گوارا نہیں کیا لا تحزن ان اللہ معنا (پ ۱۰ س توبہ آیت نمبر ۴۰) ابو بکر گھبرانے کی ضرورت نہیں رب کی تائید ہمارے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ رب کی مدد ہوتی ہے دنیا کی کوئی طاقت اسے خوفزدہ نہیں کر سکتی یہ ہے عقیدہ یعلم مافی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا (پ ۲۱ س لقمان آیت نمبر ۳۴) او دنیا والو کسی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس نے کب مرنا ہے؟ اور کہاں مرنا ہے؟ اور کسطرح مرنا ہے تو یہ ہیں وہ دیواریں جو اللہ نے مشرک کے راستے میں کھڑی کیں جب تک ان دیواروں کو کھڑا کیا جائے تب تلک آدمی شرک کی لعنت سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔!
واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

پنجم

خطبہ جمعہ

مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۸۶ء

بعد از خطبہ مسنونہ

اَعُوْذُ بِا للهِ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ ا للهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اجعلتم سقایہ الحاج وعمارہ المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الاخر وجاھد فی سبیل اللہ لا یستون عنداللہ واللہ لا یھدی القوم الظلمین (آیت نمبر ۱۹ س توبہ ۱۰)

تمام قسم کی تعریفات وحدہ لاشریک خالق کائنات مالک ارض وسماء کے لئے اور لاکھوں کروڑوں درود سلام ہوں اس ہستی اقدس و مقدس پر جن کا نام نامی اسم گرامی محمد اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و بارک وسلم ہے وہ ذات مقدسہ مبارکہ مطہرہ کہ رب العزت نے جنہیں رحمت کائنات بنا کر بھیجا اور جن کے ذریعے اہل کائنات کی ہدایت کا اور راہنمائی کا بندوبست فرمایا۔ ہم نے چار خطبات جمعہ میں دعوت الرسل یا انبیاء علیہ السلام کے اس مشترک پیغام کے بارے میں گفتگو کی جس پیغام کو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر نبی ہر پیغمبر اور ہر رسول لوگوں کو سناتا رہا اور لوگوں تک پہنچاتا رہا اور وہ

پیغام اور وہ دعوت اللہ کی واحدانیت کی اللہ کی توحید کی دعوت تھی اس توحید کی دعوت کے سلسلے میں ہم نے تین باتیں ابتک بیان کی ہیں ایک بات یہ بیان کی ہے کہ اس کی اہمیت اور حیثیت اس قدر زیادہ ہے کہ اللہ رب العزت نے خود اپنے کلام مجید میں ارشاد فرمایا **وماارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لاالہ الاانا فاعبدون (آیت نمبر ۲۵ س انبیاء ۱۷)** کہ ہم نے جتنے بھی پیغمبر اور رسول بھیجے ہیں ان کو صرف یہی پیغام دیکر بھیجا ہے اس سے اس دعوت کی اہمیت اور حیثیت کا اندازہ ہوتا ہے اس لئے کہ جو چیز جتنی زیادہ اہمیت رکھتی ہو اس کے لئے اس قدر زیادہ تاکید کی جاتی ہے اس قدر اسے تکرار سے بیان کیا جاتا ہے۔ دوسری بات ہم نے یہ بات بیان کی تھی کہ توحید کا معانی تب تک سمجھ میں نہیں آسکتا جب تلک کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بالا صفات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت گرامی کائنات کی سب سے بڑی بالاتر ہستی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر آپ سے بلند تر اور آپ سے بالاتر کوئی انسان کائنات میں پیدا ہی نہیں ہوا ہے۔

جب ہم اتنی بالا تر ہستی کی ذات کو اور ان کی صفات کو اور ان کے واقعات کو پیش نظر رکھیں تو پھر ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ کی وحدانیت کا اور اللہ کی توحید کا معنی کیا ہیں یہ کہہ دینا کہ اللہ کے سوا کوئی رازق نہیں ہے اور اس کے سوا کوئی خالق نہیں ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اللہ کے سوا کوئی الہ اور کوئی مسجود نہیں ہے اور پھر دوسرے لوگوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ غیب کا علم بھی جانتے ہیں۔ ہماری فریاد کو بھی سنتے ہیں ہماری بات کو پورا کرنے کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں ہماری بگڑی کو سنوار سکتے ہیں نفع والوں کو نقصان پہنچا سکتے اور جو نقصان میں مبتلا ہیں انہیں نقصان سے بچا کر نفع دے سکتے ہیں یہ ساری چیزیں ان کا اعتقاد رکھنا اللہ کی توحید کے منافی ہے۔ میں نے اس سلسلے میں ایک بنیادی بات جو بیان کی تھی قرآن مجید کے حوالے سے وہ یہ بیان

کی تھی کہ کبھی ہم نے اس بات پہ غور نہیں کیا کہ اللہ رب العزت نے خاص طور پر نبیوں اور رسولوں کا نام لے کر اور ان کی زندگیوں کے احوال بیان کر کے ان کی بے کسی اور بے بسی کو کیوں ذکر کیا ہے کبھی اس بات پر آپ نے غور کیا ہے اللہ رب العزت نے سارے نبیوں کا جب تذکرہ کیا تو نبی ایک بالاتر ہستی کا نام ہوتا ہے ایک ایسے چیدہ فرد کو کہا جاتا ہے نبی اور پیغمبر جس پر رب کی نگاہ پڑجاتی ہے اور جس کو اللہ اپنے بندوں کی طرف اپنا پیغام پہنچانے کی لئے منتخب فرمالیتا ہے۔ اور پھر اسکا ہر ہر عمل اللہ کی رضا کے تابع ہو جاتا ہے وہ کوئی بات اپنی مرضی سے نہیں کہتا کوئی بات اپنی مرضی سے نہیں بولتا۔ کوئی کام اپنی مرضی سے نہیں کرتا تبھی بولتے ہیں جب اللہ بولنے کا حکم دیتے ہیں ایسے برگزیدہ اور ایسے پسندیدہ شخص کو نبی اور پیغمبر کہا جاتا ہے ایسا شخص جب کہ اتنے بڑے مقام پر فائز ہے کہ اللہ نے اسے ساری مخلوقات میں سے پسند کر کے ساری کائنات میں سے منتخب کر کے ساری دنیا والوں میں سے انتخاب کر کے اسے اپنی پیغمبری اور اپنی رسالت کے لئے پسند کرلیا منتخب کرلیا اس کے سر پہ تاج نبوت اور رسالت رکھ دیا تو پھر ایسی شخصیت کا ذکر کرتے ہوئے اسکی بے بسی اور اسکی بے کسی کا تذکرہ کیوں کیا جاتا ہے یہ بات سمجھنے کی ہے قرآن پاک کے اندر اللہ رب العزت نے بے شمار نبیوں کا ذکر کیا ہے جہاں ان کی شان کو بیان کیا ہے جہاں ان کے اونچے درجے کو بیان کیا جہاں ان کی پاکیزگی اور طہارت کو بیان کیا وہاں یہ بھی بیان کیا ہے کہ کسی کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا کسی کے پاس پینے کے لئے کچھ نہیں تھا وہاں یہ بھی تذکرہ کیا کہ کوئی تنہائیوں میں اپنے رب کی بارگاہ میں گڑگڑاتا ہوا کہتا ہے اللہ رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر اللہ میں بھوکا ہوں میرے پاس تو کھانے کو کچھ بھی نہیں اللہ میں محتاج ہوں میں فقیر ہوں تو غنی ہے تو مجھ کو غنی فرمادے یہ فقیری کا تذکرہ اللہ نے کیوں کیا ہے۔

کہیں اللہ رب العزت نے کسی ایسے شخص کا تذکرہ کیا ہے جو کہ انتہائی بلند

مقام پر فائز ہونے کے باوجود رب کائنات کی زبان سے اس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بیمار تھا اور بیماری نے اسکو نڈھال کر رکھا تھا۔ اور اس طرح کا نڈھال کیا تھا کہ بیگانے تو چھوڑتے ہی ہیں اپنے بھی چھوڑ بیٹھے تھے کہیں کسی کا تذکرہ کیا ہے کہ لوگ اسکو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیتے ہیں اور سمندر میں پھینکے جانے کے بعد ایک مچھلی آتی ہے اسے نگل لیتی ہے۔ اور اپنے پیٹ میں چھپا کر اسے سمندر کی تہوں میں اتر جاتی ہے اور وہ بے کسی اور بے بسی کے عالم میں مچھلی کے پیٹ کی تاریکی میں پانیوں کے اندھیرے میں رات کی تاریکی میں اور سمندروں کی تہوں کی تاریکی میں پڑا ہوا ہے۔ کیا سبب ہے کبھی یہ بات سوچی ہے ایک لمحے کے لئے اگر توجہ کے ساتھ میری بات سنو گے تو ایسا مسئلہ سمجھ میں آئے گا اللہ کے فضل و کرم سے کہ توحید کی عظمت اپنے دلوں کے اندر اجاگر کر کے اللہ رب العزت نے ان بڑے بڑے لوگوں کا مقام ان کی منزلت اور ان کی شان اور ان کے درجات اور ان کا منصب بیان کرنے کے بعد ان کی بے کسیوں اور بے بسیوں کا تذکرہ اس لئے کیا ہے کہ خدا کے بندو' جب اتنے بڑے بڑے لوگ بھی اللہ کے محتاج ہیں تو تمھاری حیثیت کیا ہے؟ اللہ کی بارگاہ میں جب اتنے بڑے لوگ اتنی شانوں والے لوگ اتنے مقام والے لوگ اتنے بلند مناقب والے لوگ یہ بے کس و بے بس ہیں تو باقی کون ہے جو کسی دوسرے کی بے کسی کو دور کر سکتا ہے اللہ رب العزت نے حضرت یونس علیہ السلام کا تذکرہ فرمایا۔

وذا النون اذ ذھب مغاضبا وظن ان لن نقدر علیہ فنادی فی الظلمت ان لاالہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین

(آیت نمبر ۸۷ انبیاء پ ۱۷)

اللہ اس مچھلی کے پیٹ کے اندر کوئی بھی نہیں جانتا تیرے یونس علیہ السلام یہ کیا گزر رہی ہے اس کے گھر والوں کو معلوم ہی نہیں ہے اس کے رشتے داروں کو معلوم نہیں اس کے قریبیوں کو معلوم نہیں اور جنھوں نے یونس کو جنا

ہے ان کو پتہ نہیں کہ یونس علیہ السلام کہاں گیا ہے کوئی آدمی اپنے گھر میں مر جاتا ہے لوگ کم از کم اسے نہلاتے ہیں دھلاتے ہیں کفناتے ہیں پھر اپنے کندھوں پر اٹھا کر قبرستان میں لے جاتے ہیں پھر اپنے طور طریقوں کے مطابق اسے الوداع کہتے ہیں اللہ میں تو ایسا مچھلی کے پیٹ میں گیا کہ کوئی جانتا بھی نہیں کہ زندہ بھی ہوں کہ مرگیا ہوں کوئی پتہ نہیں کسی کو معلوم ہی نہیں ہے کہ یونس کہاں گیا لوگوں نے اٹھایا۔

فساهم فكان من المدحضين فالتقمه الحوت وهو مليم (آیت نمبر ۱۴۲ س الصفت پ ۲۳)

قرعہ (لاٹری ٹائپ) ڈالا گیا کشتی میں بیٹھے کشتی ڈولنے لگی کشتی والوں نے کہا کہ کوئی اپنے مالک کا بھاگا ہوا شخص اس کشتی میں آیا ہے جس کی وجہ سے کشتی بھنور میں گر گئی ہے قرعہ ڈالو جس کے نام قرعہ نکلے گا وہی وہ شخص ہوگا جو اپنے مالک سے بھاگا ہوا ہوگا اسکو اٹھاؤ کشتی سے اٹھا کے سمندر میں پھینک دو تاکہ اسکی جان جائے باقی لوگوں کی تو جان بچ جائے عرش والا کہتا ہے قرعہ ڈالا گیا تو اس کے نام نکلا جو کائنات کا سب سے بہترین انسان تھا اللہ کا نبی اللہ کا پیغمبر اللہ کا رسول اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟

فساهم فكان من المدحضين. اور یہ بھاگا ہوا تھا اپنے مالک سے کیسے؟ کہ تبلیغ کے لئے اللہ نے مبعوث کیا بستی والوں نے ماننے سے انکار کیا گھبرا گئے یہ نہیں مانتے تو کسی اور بستی میں چلے جاتے ہیں اللہ نے فرمایا مجھ سے بھاگ کر کہاں جاتے ہو۔ فساهم فكان من المدحضين قرعہ نکلا تو یونس علیہ السلام کے نام نکلا لوگوں نے اٹھایا اور سمندر میں پھینک دیا اللہ نے ایک مچھلی کو حکم دیا اٹھو ابھرو پانی کی سطح پر اور اسکو سالم اپنے پیٹ میں نگل کے لے جاؤ فالتقمه الحوت پھر خداوند عالم کہتے ہیں وذاالنون اذ ذهب مغاضبا قرآن اتنی پر لطف کتاب ہے کہ اگر اس کے اندر اینچ پیچ نہ لگایا

جائے اور اس کا سادہ ترجمہ پڑھا جائے یا سنا جائے تو مومنوں کے دل ایمان سے کھل اٹھتے ہیں جو ان کے دلوں کی زمین ہے وہ سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے خداوند عالم نے بھی ارشاد فرمایا ہے۔ انما المومنين الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم واذا تليت عليهم اياته زادتهم ايمانا (آیت نمبر ۲ س انفال پ ۹) مومن وہ ہیں قرآن کی آیتیں جب ان کی سامنے پڑھی جاتی ہے ان کے ایمان کے باغات کے اندر لہر دوڑ جاتی ہے ان کے اندر ایک بہار آجاتی ہے خداوند عالم کہتے ہیں وذالنون اور یاد کرو یونس علیہ السلام کو اذهب مغاضبا جب وہ غصے ہو کر اپنی بستی سے نکل بھاگا۔ فظن ان لن نقدر عليه وہ سمجھتا تھا کہ میں رب سے بھاگ کر چلا جاؤں گا ہم نے اٹھایا مچھلی کے پیٹ میں سمو دیا۔ فنادی اب آنکھ کھولی تو دیکھا کہ مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا، بادلوں کا اندھیرا رات کا اندھیرا فنادی فی الظلمت تہ در تہ اندھیروں میں پکارا تو عرش والے رب کو پکارا۔ لا اله الا انت یہ ہے توحید کا درس اس کو کہتے ہیں توحید لا اله الا انت کسی بابے کو نہیں پکارا بزرگ تو تھے بزرگ یونس کہ نہیں تھے؟ لوگوں کے لئے بزرگ تو پرائے ہوتے ہیں یونس علیہ السلام کے تو اپنے گھر کے بزرگ تھے جانتے ہو کہ نہیں جانتے۔ یونس علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے پوتے حضرت اسحاق علیہ السلام کے پڑپوتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے ہیں ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے دادا نبی پڑدادا نبی اس سے بڑا باپ جو ہے وہ نبی نبیوں کا سلسلہ ہے حضرت یونس علیہ السلام کے نسب کے اندر یونس علیہ السلام کا سلسلہ نسب حضرت یعقوب علیہ السلام تک ملتا ہے اور حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام نبی کے بیٹے ہیں اور حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت ابراھیم علیہ السلام خلیل اللہ کے بیٹے ہیں لیکن نہ اپنے باپ کو پکارا نہ دادا کو نہ کسی بابے کو پکارا نہ کسی بزرگ کو۔

فنادی فی الظلمت ان لا اله الا انت یہ وظیفہ ہے جو محمد ﷺ نے بتلایا ہے۔ لا اله الا انت سبحانك انی كنت من الظالمين اللہ میں

بے کس و بے بس ہوں ان اندھیروں میں بھی اگر نجات کوئی ذات دے سکتی ہے تو تیری ذات دے سکتی ہے تیرے علاوہ ان اندھیروں سے کوئی بچا سکتا نہیں وہی بچائے گا جو ان اندھیروں میں ہونے والی گفتگو کو سننے کی قدرت رکھے گا۔ اور جس کو یہ پتہ ہی نہیں کہ دیوار کے پیچھے کیا گفتگو ہو رہی ہے وہ گفتگو کرنے والے کی گفتگو سنتا ہی نہیں اس کی فریاد کو پورا کیسے کرے گا پورا تو وہ کرے جو سنتا ہے پورا تو وہ کرے جو دیکھتا ہے۔ فنادی فی الظلمت یہ حکمت ہے اس بات میں کہ اللہ نے بڑے بڑے لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ساتھ ہی ان کی بے کسیوں اور بے بسیوں کا تذکرہ کیا تذکرہ اس لئے کیا کہ کائنات کے لوگو تمھیں اللہ کی ذات کا علم ہو تمھیں رب کائنات کی توحید کا علم ہو تمہیں اللہ کی واحدانیت پر ایمان لانے کی توفیق ہو اور تمہیں پتہ چلے توحید کس کو کہتے ہیں اس لیے اللہ نے کہا فنادی بات تو بتلاؤ یونس پیغمبر ہیں رسول ہیں اللہ کے پسندیدہ ہیں اللہ کے چیدہ ہیں اللہ کا بزرگ بندہ ہے یہ اپنے آپ کو خود مچھلی کے پیٹ سے بچانے قدرت رکھتا؟..... نہیں.....او بولو نہیں خود کہہ رہا ہے لا الہ. تیرے سوا کوئی نہیں بچا سکتا تیرے سوا کوئی نہیں بچا سکتا وہ تجھ کو کیسے بچائے گا؟ اور یہ تو پیغمبر علیہ السلام ہے۔ اور جن کو تم پکارتے ہو بچانے کے لئے وہ تو پیغمبر بھی نہیں وہ تو رسول بھی نہیں ان پر تو اللہ کی وحی بھی نہیں اتری ان کے کام قول فعل اور بات کی ضمانت بھی رب نے دی نہیں تم ان کو پکارتے ہو اور جس کی ہر ہر حرکت کر ذمہ داری عرش والے لی ہوئی ہے وہ بھی اپنے آپ کو بچانے کے لئے قدرت نہیں رکھتے ہیں۔ لاالہ الا انت اتنا پسندیدہ قول ہے معنی کیا ہے اللہ تیرے علاوہ کوئی فریاد سن سکتا ہی نہیں لا الہ الا انت سبحنک تو پاک انی کنت من الظلمین میں ظلم کرنے میں قصور وار مجھ سے اللہ بھول ہو گئی سبحنک انی کنت ایک اور ہے بیمار اور ایک مولوی صاحب کا میں نے وعظ سنا شرمناک بات ہے آج کوئی بات ایسی نہیں رہ گئی جو بگڑ نہ گئی ہو ایک

حکومتی ملاں اور ساری اسکی کاریگری لفظوں کی شعبدہ بازی نبی کی بشریت کا انکار کرتے ہوئے کہتا ہے باقی سارے عبد ہیں وہ عبدہ ہے۔ یہ بھی کوئی بات ہے کہتا اسکا بندہ آؤ میں تمھیں بتلاؤں اس کے لئے تو عبدہ کا لفظ استعمال ہوا اور یہاں ایک ایسی ذات ہے جس کو عبدنا کے لفظ سے استعمال کیا ہمارا بندہ اللہ کہتا ہے۔
واذکر عبدنا ایوب (آیت نمبر ۴۱ س ص پ ۲۳)

ہمارا بندہ میرا بندہ ہمارا بندہ ہمارا اپنا یاد کرو اسکو اذ نادی ربہ انی مسنی الضر وانت (آیت نمبر ۸۳ س انبیاء پ ۱۷) اتنا بلند مقام کہ اللہ نے اسکو اپنا بندہ کہہ کے پکارا ہمارا بندہ میرا بندہ کہا اسکو بیمار ہم نے کہا اور کیا کہا ربہ انی مسنی الضر وانت ارحم الرحمین (آیت نمبر ۸۳ س انبیاء پ ۱۷) اللہ میں کسی کی بیماری کو کیا دور کروں میں تو خود بیمار ہوں اپنی بیماری کو دور کرنے کی بھی طاقت رکھتا نہیں۔

یہ پیغمبر ہے پیغمبر نبی ہے نبی رسول ہے رسول وہ رسول ہے جس کو رب نے عبدنا کہ کے مخاطب کیا ہمارا بندہ ربہ انی مسنی الضر وانت اللہ بتلاتا ہے اپنی توحید اور خدا کے بندو کہاں بھٹکے پھرتے ہو کن کو سمجھتے ہو شفاء دینے والا کن کو سمجھتے ہو مشکلات سے بچانے والا کن کو سمجھتے ہو قاضی الحاجات کن کو سمجھتے ہو مشکل کشا صحابہ رضی اللہ عنہم اولیاء صوفیاء رحمت اللہ علیہ ان کی حیثیت کیا ہے؟ یہاں پیغمبر بھی اپنی عاجزی کا اعتراف کر رہے ہیں ربہ انی مسنی الضر (آیت نمبر ۸۳ س انبیاء پ ۱۷) اللہ میں بیمار ہوں گھر والوں نے جتنا روپیہ تھا لگا دیا ہے شفا نہیں ملی ہے شفاء یہ بھی ابراہیم علیہ السلام کا پوتا ہے یہ بھی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے علیہ الصلوۃ والسلام یاد رکھنا ایک مسئلہ خلیل اللہ کے بعد جتنے نبی آئے ہیں ابراہیم کے بعد جتنے پیغمبر ہوئے ہیں ابراہیم کی اولاد میں سے ہوئے ہیں جتنے نبی آئے جتنے رسول آئے اللہ کو اپنے بندے پر اتنا پیار آیا کہ کہہ دیا جا ابراہیم آج کے بعد جو بھی نبی آئے گا تیری اولاد میں سے زیادہ پیغمبر

بنی اسرائیل کے اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے اور آخری پیغمبر آیا تو اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے آیا جسے بھیجا اور کہا۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (آیت نمبر ۴۰ س احزاب پ ۲۲)

اب اسکے بعد کسی اور کے آنے کی ضرورت نہیں رہی ہے جتنے پیغمبر آئے خلیل اللہ کی اولاد میں سے آئے یہ بیمار ہے خلیل اللہ کا پوتا کس کو پکار رہا ہے؟ ربہ انی مسنی الضر کیوں اس لئے اپنے دادے کو نہیں پکارا وہ خلیل ہے اتنا بڑا مقام ہے کہ سارے نبی اسکے نسب میں سے اسکی اولاد میں سے کیوں اسکے دادے نے یہ درس دیا ہوا ہے انیس ۱۹واں پارہ قرآن مجید اس دادے نے یہ کہا تھا۔ واذا مرضت فھو یشفین (آیت نمبر ۸۰ س شعراء پ ۱۹) اے لوگو سن لو بیمار ہم ہوتے ہیں شفا رب دیتا ہے بیمار ہم ہوتے ہیں شفا. اسی دادے کی تعلیم تھی تم نے کیا کیا ہوا ہے تم نے یہ کہا ہے رب کے پلے میں بس وحدت کے سوا کیا ہے؟ جو لینا ہے لے لیں گے محمد ﷺ سے تم نے یہ مسئلہ بنایا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ تیری قدرت پہ قربان یہ مسئلہ سمجھ جانا شاید کوئی نہ بتلائے کہ اللہ نے اتنے بڑے انسانوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی عاجزی کے واقعات اس لئے بیان کئے تاکہ آنے والی نسلیں توحید کا مسئلہ ان کی زندگیوں پر نظر ڈال کر سمجھ لیں کہ اگر یہ اپنی مدد نہیں کر سکتے تھے تو ہماری مدد کرنے کی قدرت نہیں رکھتے۔ اگر یہ نہیں کر سکتے تو باقی کون ہے؟ جو کر سکتا ہے باقی کون ہے۔

نبی مکرم رسول معظم سرور مکرم رسول عالم ﷺ آپ موت کی بے ہوشیوں میں مبتلا ہیں آخری وقت ہے امیر المومنین صدیقہ سلام اللہ علیہا ارشاد فرماتی ہیں میں نے اپنے آقا کو دیکھا پیشانی پسینے سے تر تھی اور موت کی بے ہوشیاں آپ پر طاری تھیں بار بار غشی طاری ہو جاتی پھر آنکھیں کھولتے میں کہتی میرے آقا مجھ سے آپ کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی آپ ﷺ فرماتے ہیں عائشہ

اللہ اپنے نیک بندوں پر مرنے سے پہلے سختیاں طاری کر کے ان کو اسطرح پاک کر دیتا ہے کہ ادھر ان کی روح نکلے ادھر جنت الفردوس میں منتقل کر دیا جائے لیکن تکلیف کے عالم میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"عائشہ! ٹھنڈے پانی کا پیالہ منگواؤ" ام المومنین سلام اللہ نے ٹھنڈے پانی کا پیالہ منگوایا رحمت کائنات ﷺ نے اپنے دست مبارک کو اس پانی کے پیالے میں ڈالا پھر ہاتھ کو تر کر کے اپنی پیشانی اقدس کو پونچھا ہائے اور توحید کا درس دیا لوگوں کو بتلایا کہ توحید کسے کہتے ہیں پیشانی اقدس پہ ٹھنڈا ہاتھ پھیرا کچھ تلخی میں کمی ہوئی آسمان کی طرف رخ کیا اور کہا۔ اللھم اعنی علی سکرات الموت اللہ اپنے رسولوں کے سردار کو موت پر فتح عطا کر دے اللہ مجھ کو موت کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما تو مدد نہ کرے تو محمد رسول اللہ ﷺ بھی اپنے نفس کی مدد کرنے کی قدرت رکھتا نہیں؟ اللھم اعنی علی سکرات الموت (حدیث) یہ ہے درس توحید کا اللھم معنی علی سکرات الموت اللہ موت کی تلخیوں پہ میری مدد فرما اللہ موت کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما یہ آخری وقت میں بھی محمد ﷺ اپنی بندگی کا اور عرش والے کی قدرت کا اور آسمانوں والے کی الوہیت کا اور اپنی بے بسی کا اور بے کسی کا اعتراف اور محمد رسول اللہ ﷺ اسقدر اعلیٰ ترین شخصیت۔

مضت الدھور وما آتینا بمثلہ
ولقد الی فعجزن عن نظرائیہ

چشم فلک نے اس سے بہتر شخص کا چہرہ نہیں دیکھا اور جب تلک کائنات باقی ہے دنیا کی کوئی ماں اس سے بہتر بچہ جنم نہیں سکتی ایسا انسان کہ جب سے دنیا بنی اور جب تک دنیا باقی رہے گی تب تلک ایسی ہستی کائنات میں جنم نہ لے اتنی بڑی ہستی کی حلت یہ ہے کہ وہ بھی اپنے رب کی بارگاہ میں مدد مانگ رہا ہے۔ اللھم اعنی علی سکرات الموت. اللہ اگر تو مدد نہ کرے گا تو کون مدد

کرے گا اللہ موت کی تلخیوں پہ تو میری مدد فرما سبق دیا اور مسلمانو سن لو اگر محمد رسول اللہ ﷺ ایسی ہستی عظیم المرتبت ہستی وہ بھی عاجزی کا مرقع بن کے عبدیت کا مظہر بن کے اپنے رب سے فریادرس ہے تو اور کون ہے جو کسی دوسرے سے مانگے اور کہا کرتے تھے۔ اللھم انی عبدک وابن عبدک وابن اقتک (مسند احمد) اللہ میں تیرا غلام ہوں تیرے غلام کا بیٹا ہوں تیری لونڈی کا بیٹا ہوں یہ ہیں محمد رسول اللہ ﷺ کی عاجزی کی انتہا ہے میں بھی تیرا غلام میرا باپ بھی تیرا غلام میری ماں بھی تیری لونڈی تیری بندی تیری کنیز ہے اللہ۔ اللھم انی عبدک وابن عبدک وابن امیک (مسند احمد) اللہ میں تو غلام کا بیٹا ہوں اور میں تیری بندی کا بیٹا۔ سبق دیا توحید کا اور اسی لئے قرآن مجید میں عرش والے نے کہا (قل) تو کہ دے ان کو ما ادری مایفعل بی ولا بکم مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہو گا اور تمہارے ساتھ کیا ہو گا؟ قرآن ہے قرآن یہ وہ کہ رہا ہے جس کو اللہ نے گناہوں سے پاک پیدا کیا ہے اور جس سے کبھی گناہ سرزد ہو سکتا ہی نہیں اللہ کی توحید کا اظہار کیا یہ ہے۔

آج ہم نے کیا کیا ہے؟ ہم نے معاذاللہ ثم معاذاللہ ' اللہ کو تمام اختیارات سے علیحدہ کر کے رکھ دیا ہے روٹی یہ دیتا ہے بیٹا یہ دیتا ہے شفا یہ دیتا ہے اور مشکلات سے نجات اور قرآن۔ وماقدرو اللہ سترہواں پارہ سورہ حج عرش والا کہتا ہے پارے کا آخری رکوع ہے اللہ ارشاد فرماتے ہیں ماقدراللہ حق قدرہ (آیت نمبر ۷۴ س حج پ۱۷) اے میرے حبیب پاک ﷺ توحید کو نہ جاننے والوں نے اللہ کی قدر نہیں جانی انہوں نے اللہ کی قدر نہیں جانی انہوں نے اللہ کی ذات کو نہیں پہچانا۔ ضعف الطالب والمطلوب آیت نمبر ۷۳ س حج پ ۱۷) او پاگلو جن کو پکارتے ہو وہ بھی کمزور اور جو پکارنے والے ہیں وہ بھی کمزور کمزور کمزور کو پکار رہا ہے کیا ملے گا پکارو تو اللہ الصمد' لم یلد ولم یولد' ولم یکن لہ کفوا احد (آیت نمبر ۴ س اخلاص پ۳۰) پکارنا

ہے تو اسکو پکارو کہ ساری کائنات اس کی محتاج وہ کسی کا محتاج (نہیں) جب چاہے تاجوروں کو لوگوں کے پیروں کی ٹھوکروں پہ رکھ دے جب چاہے گداگروں کو تاجور بنا دے وہ اللہ اور کسی نے کیا اچھا ہی کہا تھا کہ ہماری حالت کیا ہے۔

جو کروٹ بدلنا نہیں جانتے ہیں
انہیں آپ مشکل کشا جانتے ہیں

جن کو خود نہلاتے ہیں جن کو خود کفناتے ہیں جن کو خود قبروں میں دباتے ہیں جن کو خود لحد کے اندر رکھتے ہیں پھر اوپر اینٹیں رکھتے ہیں کہ باہر نہ نکل کے دوڑ جائے خود اینٹیں رکھتے ہیں اوپر پھٹے رکھتے ہیں پھر اوپر مٹی ڈالتے ہیں اپنے ہاتھوں سے ہائے ہائے او کبھی سوچا ہے خدا کی قسم ہے ہمارا شرک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کے شرک سے کم تر نہیں ہے وہ قوم ابراہیم علیہ السلام کو توحید کی سمجھ کہاں آئی تھی چھوٹے سے بچے تھے باپ بت گر تھا بت بناتا تھا خود پتھر توڑتا خود ان کو گھڑتا تھا خود ان کے ناک کان بناتا خود ان کو رنگ و روپ بخشتا خود ان کی آنکھیں منہ بناتا اور ان کی تصویریں بن جاتی خود ان کے سامنے ماتھا ٹیک لیتا ابراہیم علیہ السلام نے کہا جو شکل و صورت کے لئے تیری دستکاری کے محتاج وہ تیرا خدا کیسے ہو گیا ابراہیم کو سمجھ آئی ہے عقیدہ توحید کی کہ نہیں کہا جنہیں ہم خود اوہ تمہیں کیا ہو گیا ہے تمہیں کیوں سمجھ نہیں آتی کہ نہلاتے خود ہو کفناتے خود ہو دفناتے خود ہو قبروں پر مٹی خود ڈالتے ہو او تم دیا نہ جلاؤ تو دیا جل سکتا نہیں اور پھر خود ماتھا ٹیکتے ہو ضعف الطالب. سب کچھ خود کرتے ہو مرنے سے ہی ہوتا ہے تو خود مرجاؤ کوئی مرنے سے ولی بن جاتا ہے وہ خدا اپنی قدرتوں کا اظہار کرتا ہے نہ مرنے سے خدا اپنی خدائی منواتا ہے۔

یہ مرنے والوں کو خدا بنا لیتے ہیں انکی بھی کوئی عقل ہے اللہ کہتا ہے میں خدا ہوں اللہ کیسے کیوں تو خدا ہے کہتا ہے اس لئے خدا ہوں۔ ھوالحی القیوم لاتاخذہ سنہ ولا نوم (آیت نمبر ۲۵۵ س بقرہ پ ۳) میں اس لئے خدا ہوں نہ

میں سوتا ہوں اور نہ مجھے اونگھ آتی ہے نہ میں مروں گا جب سے زمانہ جب سے
زمانہ نہ تھا تب بھی تھا جب زمانہ باقی نہیں رہے گا تب بھی میں باقی رہوں گا۔
کل من علیھا فان' ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام' (آیت
نمبر ۲۷ س الرحمن پ ۲۷) اتنی مت ماری گئی ہے خدا خدائی منواتا ہے
زندگی کا ثبوت دے کے اور تمہاری مت ماری جاتی ہے بندوں کو مار کے مرے
ہوؤں کو اس لئے مانتے ہیں کہ اس سے کوئی پوچھنے والا جو نہیں ہے بیچارے سے
کوئی زندوں کو مانے اسکو بندہ کہے تو جو خدا بنا ہوا ہے یہ جو کچھ کرکے تو دکھا کس
طرح کہے جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا زندہ کو مانا تھا انہوں نے خدا ابراہیم
علیہ السلام نے کہا جھوٹا ہے تو تو خدا ہی نہیں ہے کہا کیوں؟ خدا کون ہوتا ہے؟
کہا جو مارتا ہے جو زندہ کرتا ہے اس نے بھی ڈھکلا جیسے ہمارے ہاں ڈھکوسلہ
بیان کرتے ہیں نا پچھلی دفعہ کہا تھا کہ وہابی کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی سے نہ مانگو
اپنی بیوی سے جا کے روٹی مانگتے ہو یہ ڈھکلا ہے اس نے بھی مسئلے کا مذاق اڑایا
ڈھکلا بیان کرکے نبی نے کہا اللہ تو وہ ہے جو زندہ کرتا جو مارتا ہے اسنے کہا یہ کام
تو میں بھی کر سکتا ہوں ایک قیدی جسکو موت کی سزا ہوئی تھی کہنے لگا اسکو چھوڑ دو
ایک بے گناہ آدمی جارہا ہے کہنے لگا پکڑو اسکو مار دو کہنے لگا یہ کام تو میں نے بھی کر
لیا ہے ہائے خلیل اللہ نے سمجھ لیا زندہ تھا نا زندہ سمجھ لیا بدبخت ہے ٹیڑھے دماغ
کا ہے اور کج دل ہے کج رو ہے بات کو سمجھا نہیں ہے فرمایا
ان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فات بھا من المغرب (آیت
نمبر ۲۵۸ س بقرہ پ ۳)
او خدائی کے جھوٹے دعویدار اگر خدا ہے تو سن میرے رب نے سورج کو
مشرق سے نکالا ہے تو اگر رب ہے تو آج مغرب سے نکال کے دکھا دے فبھت
الذی کفر خدا کہتا ہے عرش والا کہتا ہے اسکے منہ پر سکری جم گئی فبھت
الذی کفر منہ پر تالے لگ گئے جواب نہیں دے سکا کہنے لگا پکڑو مار دو وہابی

آگیا ہے۔ یہ جواب ہے میں نے کئی دفعہ یہ بات کہی ہے اتنے جھوٹے قصے ہر شہر
میں ہر شہر کوئی شہر ایسا نہیں جس شہر کا الگ قصہ نہ بنا ہو ہم سیالکوٹ کے رہنے
والے ہیں سیالکوٹ کا قصہ بنا ہوا ہے پیر مراد سیالکوٹ تباہ ہونے لگا تھا اسنے اپنی
گردن کا لہو نیچے رکھ کے سیالکوٹ بچا لیا ہر بستی کے اندر اور میں نے ایک
چھتری والا بابا ہوتا تھا۔ بیچارہ پاگل اس نے سال سال تک کبھی استنجا نہیں کیا تھا
نماز پڑھنی تو بڑی بات ہے پاگل تھا ہائے پاگل نہ ہوتا تو اسکی قبر کی پرستش کیوں
ہوتی۔

پاگل دیوانہ' استنجا کبھی نہیں کیا اور یہ ساری بات لوگ جانتے ہیں کل
ہمارے سامنے مرا ہے کل کی بات ہے میں نے کئی دفعہ یہ بات بتلائی ہے ایک
دفعہ ہم اسلام آباد سے ایک بڑے آدمی کو مل کے آرہے تھے دس سال پہلے کی
بات ہے یہ اسوقت کی بات ہے جب مونچھوں والے کی حقیقت کا ہمیں علم نہیں
ہوا تھا اسوقت ہم اسکو سمجھتے تھے کہ بڑا نیک ہے پتہ نہیں سی وچوں بڑا بے ایمان
اے۔

کیا پتہ تھا ہم کو نیا زمانہ تھا مل کے آئے مولوی تھے بہت سے بریلوی بھی
تھے شیعہ بھی تھے دیوبندی بھی تھے اہل حدیث بھی تھے جب ہم گئے تو ہمارے
ساتھ شیعہ تھے وہ جب بھی کوئی کالا جھنڈا دیکھتے کہتے سلام عباس کو قبر آئی تو
بریلوی کہتے اوں اوں جب واپسی پر چھتری والے بابے کے پاس ہم پہنچے تو گاڑی
میں چلا رہا تھا میں نے کہا یہاں بھی سلام کرو کہنے لگے چلو چلو ہمارا مذاق اڑاتے ہو
ابھی اسے مرے ہوئے سال ہی ہوا تھا اسوقت میں نے کہا کیوں مذاق کی کیا بات
ہے تمہارا بزرگ ہے اور اتنا بڑا بزرگ ہے مرنے کے بعد بھی لوگوں کو تکلیف
دے رہا ہے زندہ تھا تب بھی لوگوں کو دکھ دیتا تھا مرنے کے بعد سڑک روکی ہوئی
ہے وہاں سے ٹریفک نہیں چل سکتی اس سے بڑی اور کیا علامت ہو سکتی ہے پیر
کے ہونے کی کرو سلام کہنے لگے یار ہمارا مذاق میں نے کہا مذاق اس لئے کہتے ہو

کہ ہمیں پتہ ہے کہ یہ کون تھا ہمیں اس کا پتہ ہے کہ یہ کون تھا ایک دو نسل
گزر جائے گی پھر لوگ کہیں گے او بابا اتنا بزرگ تھا یہاں بابے نے موڑھا (کندھا)
مارا اور دریائے راوی دو میل پرے (دور) چلا گیا۔

اس طرح کے جھوٹے قصے بنائے ہوئے ہیں یہی ہوگا اگر یہ نہ ہو تو کون
ان کو پوچھے قرآن وما قدروالله ہائے ہائے یہ تو وہ ہیں جن کو جانتا کوئی نہیں
وہاں وہ ہے جس کو آسمان والے بھی جانتے ہیں زمین والے بھی جانتے ہیں محمد
رسول اللہ ﷺ جس کے مقام کا عالم یہ ہے کہ نگاہ اٹھاتا ہے تو قبلہ تبدیل ہو جاتا
ہے۔

قدنری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلہ تعضھا
(آیت نمبر ۱۴۴ س بقرہ پ ۲)

میرے محبوب ہم نے تیری التجا سے بھری ہوئی نگاہوں کو دیکھا ہے تو عرش
والے کی طرف نگاہ اٹھا کے کہتا ہے اللہ قبلہ بیت المقدس کی بجائے کعبہ
ہو جائے۔ قد نری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلہ
ترضھا جا ہم نے تیری نگاہوں کی لاج رکھ کے قبلہ وہی مقرر کر دیا ہے جس کو
تیرا دل چاہتا ہے اتنی بڑی ذات اتنی بڑی ہستی اور آخری وقت ہے اور ارشاد فرما
رہے ہیں۔ لعن اللہ الیھود والنصاری (بخاری مسلم)

یہ آخری لفظ ہیں محمد رسول اللہ ﷺ کے اس کے بعد نبی ﷺ نے بات
نہیں کی ہے فرمایا۔ لعن الیھود والنصاری اتخذو قبور انبیاء ھم
مساجدا (بخاری مسلم)

اللہ یہودیوں اور عیسائیوں پر تیری لعنت کہ انہوں نے نبیوں کو مرنے کے
بعد اپنا رب بنالیا تھا اللہ تیری ان پر لعنت ہو جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو
سجدہ گاہ بنالیا تھا اور کیا کہا؟ اللھم لا تتخذو قبری عیدا اللہ میری قبر کو پر
ستش گاہ نہ بنانا اللہ میری قبر کی پرستش نہ کروانا اللہ میری قبر پوجی نہ جائے اور پھر

لوگوں کو مخاطب کیا فرمایا۔ لا تتخذو قبری عیدا او میری قبر پہ میلے نہ لگانا
میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا۔

یہ ہے محمد رسول اللہ ﷺ آخری وقت بھی اللہ کی توحید کا درس دے
رہے ہیں۔ تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توحید کی قدر و قیمت اور توحید کا مقام کیا
ہے اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں اس عقیدہ توحید پر گامزن رہنے اور اس پر زندہ
رہنے اور اس پر مرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

ششم

خطبہ جمعہ

مورخہ ۲۳- جنوری ۱۹۸۷ء

بعد از خطبہ مسنونہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام قسم کی تعریفات وحدہ لاشریک خالق کائنات مالک ارض وسماء کے لئے ہیں اور لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں اس ہستی اقدس و مقدس پر جن کا نام نامی اسم گرامی محمد اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم ہے وہ ذات مقدسہ مبارکہ مطہرہ کہ رب العزت نے جنہیں رحمت کائنات بنا کے بھیجا اور جن کے ذریعے اہل کائنات کی ہدایت اور راہنمائی کا بندوبست فرمایا۔ ہم نے پچھلے متعدد خطبات جمعہ میں ایک ہی بات کا تذکرہ شروع کر رکھا ہے اور یہ بات بھی ایسی ہے کہ اس کا بہت زیادہ تذکرہ کیا جائے اور متعدد پہلوؤں سے اس پر روشنی ڈالی جائے اور مختلف اسلوب اس کو ذہن نشین کرنے کے لیے اختیار کئے جائیں تاکہ لوگوں کے دل اور دماغ میں اس کی قدر و قیمت اس کی حیثیت اور اہمیت اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اس کے مقام اور عبادات میں اس کے ذریعے اور اس کے سبب سے قبولیت اور عدم قبولیت کا لوگوں کو علم ہو۔

اور وہ بات ہے اللہ کی توحید ہم نے پچھلے متعدد خطبات جمعہ میں یہ بات

بیان کی ہے کہ اللہ کی توحید کا مسئلہ ایسا مسئلہ ہے جس مسئلے کے بیان کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار یا اس سے کم و بیش رسول آئے اور یہ ہی مسئلہ دعوت الرسل کا عنوان اور موضوع بنتا تھا اور یہی وہ مسئلہ ہے جس کو رحمت کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں اقامت کے تیرہ برس میں بتکرار بیان کیا ہے اور یہی وہ ایک مسئلہ ہے جس کی وجہ سے وگرنہ انہیں نبی پاک ﷺ کی دعوت سے اور کوئی اختلاف نہ تھا انہیں صرف یہی اختلاف تھا کہ آپ ایک اللہ کی پرستش کی بات کرتے ہیں اور ہمیں ہر بات قبول ہے سوائے اس کے کہ ہر کام صرف اللہ ہی کرسکتا ہے اللہ بھی کرسکتا ہے اور اللہ کے پیارے بندے جنہیں اللہ کے نزدیک تقرب اور اللہ کے ہاں پسندیدگی اور مقبولیت حاصل ہے وہ بھی کچھ کرسکتے ہیں محمد رسول ﷺ بتکرار انہیں یہی بتاتے رہے کہ نہیں ساری کائنات مل کے بھی کچھ نہیں کرسکتی اگر رب نہ چاہے اور اگر اللہ کسی کام کے کرنے کا ارادہ فرمالے تو ساری کائنات مل کے بھی اسے روک نہیں سکتی یہ ایک مسئلہ مرکز اور محور تھا محمد رسول ﷺ کی دعوت اور آپ کے پیغام کا اور اس مسئلے کو بیان کرتے ہوئے ہم نے یہ بات بیان کی تھی بتلائی تھی کہ اس مسئلے کی صحیح کیفیت اس وقت آدمی کے سامنے اجاگر ہوتی ہے جبکہ آدمی نبیوں اور رسولوں کی زندگیوں کو سامنے رکھ کر اور ان کی سیرت اور حیات طیبہ پر نگاہ دوڑا کر مسئلے کو سمجھے تو پھر اس کو پتہ چلتا ہے کہ توحید کہتے کس کو ہیں لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ ایک اللہ کو مان کر باقی سب کچھ کیے جاؤ توحید میں کچھ فرق نہیں آتا توحید تو اسی کا نام ہے کہ ایک اللہ کے سوا کوئی اور اللہ نہ مانا جائے حالانکہ مشرکین عرب اور کفار قریش ان کا بھی عقیدہ یہی تھا کہ اللہ ایک ہی ہے وہ بھی دو اللہ نہیں ،نتے تھے ان کے نزدیک بھی رب ایک ہی تھا پھر بھی اللہ نے انہیں مشرک کہا ہے تو یہ مسئلہ نہیں ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو اللہ نہ ماننا۔ اس کا نام توحید ہے کیونکہ کلام مجید کے اندر رب کائنات نے عرب کے مشرکوں اور

قریش کے کفار کا تذکرہ کرتے ہوئے بے شمار مقامات پر یہ بات فرمائی ہے کہ اے میرے نبی حضرت محمد ﷺ آپ اگر ان سے پوچھیں
من خلق السموت والارض کہ زمین اور آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے تو لیقولن اللہ وہ کہیں گے کہ اللہ کے سوا ان کا پیدا کرنے والا کوئی دوسرا نہیں اگر آپ ان سے پوچھیں
امن یھدیکم فی ظلمات البر والبحر (پ ۲۰ سورہ نمل) کہ راتوں کی تاریکیوں میں سمندروں کی پہنائیوں میں اور صحراؤں کی وسعتوں میں کون ہے جو تمہیں راہ راست پر گامزن رکھتا اور منزل کی خبر دیتا ہے۔ تو لیقولن اللہ وہ کہیں گے کہ اللہ کے سوا کوئی راہ دکھلانے والا موجود نہیں امن یبدوالخلق اگر آپ ان سے پوچھیں ثم یعیدہ کون ہے جس نے دنیا کے اندر تخلیق کا آغاز کیا اور ساری دنیا کو تباہ کرنے کے بعد دنیا کو دوبارہ پیدا کرے گا۔ تو کہیں گے
لیقولون اللہ اللہ کے سوا یہ کسی کے بس میں نہیں۔
امن یجیب المضطراذا دعاہ ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض (پ ۲۰ سورہ نمل) آپ ان سے پوچھیں کون ہے جو بگڑی کا بنانے والا مشکلات میں گھرے ہوئے کی مشکلات کو دور کرنے والا (تمام مصائب میں مبتلا شخص کی سننے والا االہ مع اللہ اللہ کے سوا کوئی اور بھی ہے تو کہیں گے اللہ کے سوا کوئی نہیں
ولئن سالتھم من نزلمن السماء ماء فاحیابہ الارض بعد موتھا لیقولون اللہ) اگر اللہ کے نبی آپ ﷺ ان سے سوال کریں کہ کون ہے جس نے آسمان سے پانی نازل کر کے مردہ زمین کو زندہ کیا اور اس کے اندر قسما قسم کے پھل پیدا کئے۔ لیقولن اللہ کہیں گے کہ اللہ کے سوا کوئی نہیں تو معنی یہ ہے کہ صرف اس کا نام توحید نہیں ہے کہ آدمی یہ عقیدہ رکھے

کہ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں بلکہ توحید کچھ اس سے آگے جا کے کہنے کا نام ہے۔ اور وہ کیا ہے کہ
مانعبدھم ھولاء الا لیقربون الی اللہ زلفی ہم اللہ کسی کو نہیں مانتے عرش والے کے سوا۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ یہ پہنچے ہوئے بزرگ ہیں جن کو اللہ کے ہاں بڑی قبولیت حاصل ہے ہم ان کے سامنے اس لئے جھکتے ہیں کہ ان کے سامنے ہماری فریادیں اور پھر یہ ہماری فریادیں رب کے سامنے پیش کرتے ہیں
مانعبدھم ھولاء الا لیقربون الی اللہ زلفی ہم تو صرف اس لیے ان کو پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں رب کے قریب کرنے کا ذریعہ ہیں اللہ رب العزت نے فرمایا کہ اس کا نام شرک ہے اللہ کے ہاں کسی کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ کوئی انسان، کوئی جن، کوئی فرشتہ چاہے وہ کتنا ہی اونچے درجے کا کیوں نہ ہو اللہ کی نگاہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں اگر انسان چاہے کہ اپنے رب کا قرب پائے اپنے رب کی پسندیدگی پائے تو اس کو ساری کائنات سے اپنے تعلقات توڑ کر صرف ایک اللہ سے اپنا رشتہ جوڑنا چاہیے۔ اور یہ عقیدہ رکھنا چاہئے۔
اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی ولما منعت اللہ جو تو عطا کرے دنیا کی کوئی طاقت تیری عطا کے اندر رکاوٹ نہیں ڈال سکتی۔ اور جو تو نہ دینا چاہے ساری دنیا مل کے اسے دے سکتی! نہیں۔ یہ ہے عقیدہ صحیح من والیت ولا یعز من عادیت جس کا اللہ دوست بن جائے دنیا کی کوئی طاقت اسے ذلیل نہیں کر سکتی اور جس کا تو دشمن ہو جائے دنیا کی کوئی طاقت اسے عزت نہیں دے سکتی۔ یہ عقیدہ ہے تو میں نے یہ کہا تھا کہ نبیوں کی زندگیوں کو سامنے رکھ کر اس عقیدے کی قدر و قیمت کا اور توحید کی اہمیت اور کیفیت کا علم ہوتا ہے کہ توحید کہتے کسے ہیں؟ اور پچھلے خطبہ جمعہ کے اندر میں نے خاص طور پر یہ بات بیان کی تھی کہ اللہ نے اپنے بڑے بڑے بندوں کی زندگی کا تذکرہ کرتے ہوئے جان بوجھ کے ان کی بے کسی اور بے بسی کا تذکرہ کیا۔ جان بوجھ کے۔

بڑے بڑے برگزیدہ انسان اور پھر اللہ ان کی بے بسی اور بے کسی ان کی فقیری
انکی محتاجی اور اختیارات سے ان کی برات اقتدار سے ان کی علیحدگی اور دنیا کے
اندر ان کی (مسکنت) اللہ نے اس لیے ان کا ذکر کیا ہے۔ کہ اے بندگان خدا اگر
اتنے بڑے لوگ بھی کوئی حیثیت اور کوئی قدرت اور طاقت نہیں رکھتے تو تم کیا
ہو اور وہ کیا ہیں جن سے تم مانگتے ہو۔ اور جن پر اللہ کی کوئی وحی اور کوئی اللہ کا
ان پر الہام اور کوئی نبوت اور کوئی رسالت ان کو عطا نہیں ہوئی۔ اگر ابراہیم خلیل
اللہ اگر اسماعیل ذبیح اللہ اگر آدم صفی اللہ علیہ السلام اگر موسی کلیم اللہ علیہ السلام اگر عیسی
روح اللہ علیہ السلام اگر محمد رسول اللہ ﷺ اپنی بے کسی اور بے بسی کا اپنے رب کے
سامنے اظہار کرتے ہیں تو اور کائنات میں کون ہے جس کی اللہ کے ہاں بات چلتی
ہو جو اللہ سے چاہے منوا سکتا ہو کس کی حیثیت ہے۔

اور لوگو آج کے اس موضوع پر آخری خطبہ میں آخری بات یہ بتلانا چاہتا
ہوں کہ عقیدہ توحید کی اسلام کے اندر اتنی اہمیت اور حیثیت ہے کہ قرآن مجید
کے مطالعے سے اور نبی پاک حضرت محمد ﷺ کے فرامین پڑھنے سے یہ بات
معلوم ہوتی ہے کہ اگر آدمی کا یہ عقیدہ توحید درست نہ ہو۔ باقی کتنی بھی نیکیاں
کرے۔ کتنے بھی اچھے کام کرے اللہ کے نزدیک اس کی ذرہ برابر حیثیت نہیں
ہے جتنی جی چاہے نیکیاں کرلے۔ جتنے جی چاہے نیک اعمال کرلے لیکن اگر
عقیدہ توحید میں کوئی خلل ہے تو ان اعمال کو اللہ کی بارگاہ میں کوئی قبولیت حاصل
نہیں سوچ کرلے۔ کروڑوں روپیہ زکوۃ میں دے دے لاکھوں روپے صدقات
کردے۔ دن کے وقت پانچ نمازیں نہیں دس نمازیں پڑھ لے۔ رمضان کے
روزے نہیں ساری زندگی روزہ رکھتا رہے۔ لیکن اگر توحید کے عقیدے میں
ذرہ برابر خلل آگیا ہے تو اللہ کی بارگاہ میں کوئی قدر و قیمت نہیں۔ یہ عقیدہ توحید
کی حیثیت ہے۔ اعمال کی رب کی بارگاہ میں قبولیت کے لئے بھی توحید کے
عقیدے کا پختہ ہونا ضروری ہے اس لیے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے تیرہ

برس تک اعمال کا حکم دینے سے پہلے اور عملوں کی ترغیب دینے سے پیشتر صرف
عقیدہ توحید کو پختہ کیا کیوں کہ اگر توحید کا عقیدہ ہی درست نہیں ہے تو عملوں کا
کیا فائدہ؟ آدمی یہ نہ سمجھے کہ میری نماز' میرا روزہ' میری زکوٰۃ' میرا حج' میرا
صدقہ' میری خیرات اور میری نیکیاں مجھ کو اللہ کی بارگاہ میں پسندیدہ بنالیں گی۔
جب تک عقیدہ توحید درست نہیں ہے ان سارے اعمال کی کوئی قدر و قیمت
نہیں۔ اور یہ بات میں نہیں کہتا۔ عرش والے نے یہ بات اپنے کلام مجید میں کہی
ہے آج اس بات کو ذرا توجہ سے سن لینا خداوند عالم نے اس کلام مجید کے
دسویں پارہ میں سورہ توبہ کے اندر یہ بات کہی کہ لوگو اجعلتم سقایہ
الحاج وعمارہ المسجد الحرام ومن امن باللہ والیوم الاخر

کیا تم نے کعبتہ اللہ کی خدمت کو ! دنیا کے سارے عبادت خانوں میں
کعبتہ اللہ کو جو حیثیت حاصل ہے ساری دنیا کے مسلمان اس سے آگاہ ہیں۔ کعبہ
اس اللہ کے گھر کو کہا جاتا ہے جس کے بارے میں عرش والے نے یہ ارشاد فرمایا
ہے کہ دنیا کے اندر اللہ کی بندگی کے لیے سب سے پہلے جس گھر کو بنایا گیا وہ
کعبتہ اللہ ہے۔

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکہ مبارکا وھدی للعلمین
(پ ۴ آل عمران آیت نمبر ۹۷)

سب سے پہلی عبادت گاہ جو ایک اللہ کی پرستش کے لیے بنائی گئی وہ کعبہ
اللہ کی عبادت گاہ تھی۔ وہ کعبتہ اللہ جسے خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام اور ذبیح اللہ
اسماعیل علیہ السلام نے دوبارہ اللہ کے حکم پر از سرنو تعمیر کیا۔ دو نبی مل کر اسے تعمیر
کرتے ہیں وہ کعبتہ اللہ کہ ساری کائنات کے مسلمان جس کی طرف رخ کر کے
نماز پڑھتے ہیں۔ وہ کعبتہ اللہ جس کے گرد گھومنے کو اور جس کے اڑوس پڑوس
میں رہنے کو حج کہا جاتا ہے۔ وہ کعبتہ اللہ جس کے دروازے پر چمٹ کر اللہ کی
بارگاہ میں دعا مانگنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔ وہ کعبتہ اللہ جس کی پھر بعد

ازاں اپنے بابا خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے از سرنو بنیاد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ وہ کعبتہ اللہ جس کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے کو بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت قرار دیا ہے وہ کعبتہ اللہ اللہ نے اس کعبتہ اللہ کا نام لے کر کہا ہے۔

اجعلتم سقایہ الحاج وعمارہ المسجدالحرام (سورہ توبہ) اس کعبے کی عزت و توقیر اس کعبے کی تعمیر اس کعبے کی آبادی اس کعبے کی نگرانی اور اس کعبے میں آنے والوں کی خدمت اللہ کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتی جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عقیدہ توحید درست نہ ہو۔

اجعلتم سقایہ الحاج......ویوم الاخر (سورہ توبہ پ۱۰) فرمایا وہ مومن جس نے زندگی میں کبھی کعبے کا طواف نہیں کیا جس نے کبھی بیت اللہ کا چہرہ نہیں دیکھا لیکن اللہ کی توحید کے عقیدے پہ قائم رہا وہ بندہ اللہ کے نزدیک کہیں زیادہ اعلیٰ مرتبہ رکھتا ہے جو کعبے کے اندر رہتا ہے۔ کعبے کی خدمت کرتا ہے۔ کعبے کو آباد کرتا ہے کعبے کی تعمیر کرتا ہے لیکن اللہ کی توحید میں خلل ڈالتا ہے۔ اس آدمی کی اللہ کے نزدیک کوئی قدر و قیمت نہیں۔ کعبے کے اندر رہنے والے کی پھر اس سورت کے اندر کہا۔

وجعلواللہ مما ذرا من الحرث والانعام نصیبا فقالو اھذاللہ بزعمھم وھذالشرکاء ناساء فرمایا اے حبیب پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ سنا دیجئے کہ کچھ مال اللہ کی راہ میں خیرات کرتے ہو کچھ مال غیراللہ کی نذر نیاز دے دیتے ہو۔ قرآنی آیات کا لفظی ترجمہ سن لو فرمایا

وجعلو للہ وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے لئے نکالا۔ کیا نکالا مما ذرا من الحرث جو کھیتوں سے پیدا ہوتا ہے والانعام جو جانور پیدا کرتے ہیں۔ مال نکالا دولت اسی کا نام ہے۔ غلہ جانور اللہ کی راہ میں خیرات کیے اور کہا کہ کچھ تھوڑا سا حصہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام پر دے دیا۔ فرمایا

وما کان للہ فھو یصل الی شرکاء ھم (پ ۸ سورہ انعام)

فرمایا! ان سے کہہ دو جو اللہ کے نام پر دیا ہے وہ بھی اللہ کو قبول نہیں ہے وہ بھی غیراللہ کے نام پر ہی دیا ہے۔

اس کی بھی رب کی بارگاہ میں کوئی قدر و قیمت نہیں' زکوۃ بھی نکالتے ہو۔ صدقہ و خیرات بھی کرتے ہو کبھی کبھی غیراللہ کے نام پر بھی دے دیتے ہو' فرمایا ان کو کہ دو آٹھواں پارہ ہے سورہ انعام ہے پہلا ربع ہے تیسرا رکوع ہے۔ آٹھویں پارے کا گھر جاکر قرآن اٹھاؤ اس کا سادہ ترجمہ پڑھو جاکر۔ فرمایا! زکوۃ صدقات' خیرات دینے والے غیراللہ کی راہ میں رتی برابر خرچ کرنے کے بعد اپنی ساری زکوتوں پر پانی پھیر دیتے ہیں۔ اللہ کی بارگاہ میں ان کی زکوۃ کی کوئی قدر و قیمت نہیں کوئی نہیں بالکل اسی طرح دودھ کا پیالہ لبالب بھرا ہوا۔ اس کے اندر نجاست کا ایک قطرہ گر جائے نجاست کا صرف' پیشاب کا صرف ایک قطرہ۔ایک قطرہ ناپاک چیز کا پورے پاک دودھ کو بھی ناپاک بنا دیتا ہے۔ بالکل سارے اعمال کو رتی برابر اللہ کی بارگاہ میں شرک سارے اعمال کو ضائع کر دیتا ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہتی۔ اسی طرح قرآن مجید کے تیسویں پارے میں خداوند عالم نے کہا سورت مکی ہے مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے فرمایا۔

ارائیت الذی یکذب بالدین

آگے چل کر کہا

فویل للمصلین نماز پڑھنے والوں کے لیے جہنم ہے۔ اللہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور جہنم بھی اور یاد رکھنا بات کو آنکھیں کھول کر میری بات سنو توجہ کیساتھ مکہ کے اندر کوئی منافق موجود نہیں تھا۔ نفاق پیدا ہوتا ہے قوت کے ڈر سے اس معاشرے میں نفاق جنم لیتا ہے جہاں قوت و طاقت موجود ہو۔ جہاں قوت و طاقت موجود نہ ہو وہاں منافقت پیدا نہیں ہوتی۔ مکہ کے اندر اسلام لانا بڑا مشکل کام تھا

اسلام کا اعلان کرنا بڑا مشکل کام تھا۔ اسلام کی بات کہنا بڑا مشکل کام تھا۔ مکہ مکرمہ کے اندر کوئی شخص اسلام کا نام لینے کی جرات نہیں کر سکتا تھا۔ ایسے وقت میں نفاق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نفاق تو مدینہ طیبہ میں آکے پیدا ہوا۔ جب اسلام کے اندر قوت و طاقت آئی لوگ ڈرتے ہوئے بعض مسلمان ہو گئے۔ لیکن مکہ کے اندر وہی اسلام کا اعلان کرتا تھا۔ جو شہادت گہ الفت میں قدم رکھنے کے لیے تیار ہوتا تھا۔ مکہ کے لوگوں کو اللہ نے کہا

فویل للمصلین

نماز پڑھنے والوں میں سے بعض ایسے ہیں جن کے لیے جہنم ہے۔ یہ کون ہیں وہ لوگ جو نمازیں بھی پڑھتے اور اللہ کے ساتھ شرک بھی کرتے تھے۔ یہ آیت مکہ کے مشرکوں کے بارے میں ہے کہ وہ نمازیں بھی پڑھا کرتے تھے۔ حدیث پاک میں آیا ہے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں اسلام لانے کے بعد کہ نماز ہم عقیدہ توحید اختیار کرنے سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے پہلے بھی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ نماز ہم پہلے بھی پڑھتے تھے۔ حج ! حج عرب کا قدیمی دستور تھا۔ ابو جہل نے ۵۶ حج کیے ہوئے تھے۔ ۵۶ مرتبہ حج کیا ہوا تھا۔ ابو جہل نے قدیمی دستور تھا حج کرنے کا وہاں حج نہیں کرتے تھے صرف بلکہ حاجیوں کی خدمت بھی کرتے تھے۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ان کا تذکرہ کیا ہے دسویں پارے میں سورہ برات میں کہ یہ لوگ نہ صرف یہ کہ خود حج کرتے بلکہ حج کے لئے آنے والوں کی خدمت بھی کرتے تھے۔ بیوگان کو کپڑے دیتے یتیموں کی مدد کرتے صدقہ و خیرات کرتے۔ کعبہ اللہ کے اندر طواف کرتے۔ اللہ کے گھر میں اعتکاف کرتے۔ صدقہ و خیرات کرتے ۔ کعبتہ اللہ کے اندر طواف کرتے اللہ کے گھر میں اعتکاف کرتے ۔خدا کے گھر کی خدمت کرتے۔ لیکن ان سارے کاموں کے باوجود اللہ نے کہا۔

ماوھم جھنم وبئس المصیر

ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ سبب کیا ہے سبب یہ ہے کہ یہ سارا کچھ کرنے کے ساتھ اللہ کے ساتھ شرک بھی کیا کرتے تھے۔ صرف ایک شرک نے ان کے سارے اعمال برباد کر دیئے۔ نہ حج باقی رہا نہ زکوۃ' نہ روزہ باقی رہا نہ صلوۃ' کوئی چیز بھی باقی نہ رہی۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حجتہ اللہ البالغہ میں لکھا ہے۔

کانت فیھم الصلوۃ وکانت فیھم الزکوۃ

مشرکین مکہ نماز بھی پڑھا کرتے تھے۔ زکوۃ بھی دیا کرتے تھے۔ تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنیادی طور پر ان لوگوں کو نماز پڑھانے یا زکوۃ دینے کا حکم دینے نہیں آئے بلکہ انہیں اللہ کی بارگاہ میں عقیدہ توحید کا درس دینے آئے تھے۔ شرک سے بچانے آئے تھے۔اسی لیے ایک دن جب جناب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر سوار آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ اور مسئلے پوچھ رہے تھے۔ تو نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے کہ یہ مسئلے کا جواب یوں ہے اس مسئلے کا جواب یہ ہے۔ ان کے دل میں خیال آیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان بننا ہی کیا جب مسلمان سے گناہ ہوتا رہتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں مسلمان سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے۔ انسان بھول چوک کا مرقع ہے خطا سے بنا ہے۔ اس سے غلطی ہو جاتی ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی غلطی بھی ہو جاتی ہے بڑی غلطی بھی ہو جاتی ہے ان کے دل میں نہ جانے کیا بات آئی۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان سے کبھی چوری بھی ہو جاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں شیطان گمراہ کر دیتا ہے کبھی چوری بھی ہو جاتی ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان کے پیروں میں لغزش آکے برائی بھی ہو جاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اے ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ مسلمان کے پیروں میں لغزش بھی آجاتی ہے۔ اس سے برائی بھی ہو جاتی ہے۔ اب ذرا سنتے جاؤ۔ پھر ان کے جی میں خیال آیا فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان سے کبھی شرک بھی ہو جاتا ہے فرمایا ابو

ذر غفاری رضی اللہ عنہ سن لو مسلمان سے چوری ہو جاتی ہے بدکاری ہو جاتی ہے مسلمان سے شرک کبھی سرزد نہیں ہوتا۔ مسلمان کبھی شرک کا ارتکاب نہیں کرتا۔ کیونکہ شرک اور اسلام دو آپس میں متضاد ہیں۔ ان کا کبھی اکٹھ نہیں ہو سکتا۔ آج ہمارے ہاں بے شمار لوگ ہیں جنہوں نے کبھی چوری نہیں کی۔ کبھی ان کی نگاہوں نے خیانت نہیں کی۔ کبھی ان کے دلوں میں آوارگی کا خیال نہیں آیا۔ لیکن سر سے پاؤں تک شرک میں لتھڑے ہوئے ہیں۔ آج ! اور پھر ! ہم کو لوگ کیا کہتے ہیں چلو نماز تو پڑھتا ہے نا۔ اللہ کے بندے اس کی نماز کا کیا فائدہ؟ کسی کتاب میں یہ نہیں کہ نبی کائنات ﷺ نے کسی کو کہا ہو کہ حج کرو اور اس نے حضور ﷺ کی تکذیب کی ہو کسی کتاب میں یہ نہیں ہے کہ محمد ﷺ نے کسی کو یہ کہا ہو کہ تم صدقہ و خیرات کرو اور اس نے کہا ہو کہ میں نہیں کرتا۔ سارا کچھ لوگ مانتے تھے۔ اور آپ حیران رہ جائیں گے کہ اس میں کسی نے نبی ﷺ کی اس بات کی تکذیب نہیں کی ہے کہ تم جھوٹے ہو۔ قرآن کا ساتواں پارہ ہے اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ

وقدنعلم فانهم لا يكذبونك (پ ۷)

اے نبی ﷺ ہم جانتے ہیں تیری رسالت کو بھی ماننے کی راہ میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہے رسالت ماننے کے لئے تیار ہیں۔ ان کو اگر ماننے میں تکلیف ہے تو اللہ کی توحید ماننے میں تکلیف ہے تیری رسالت ماننے کے لیے ساتواں پارہ کہا تیری رسالت ماننے کے لیے بھی تیار ہیں۔ ان کو صرف یہ تکلیف ہے کہ توحید کا وعظ نہ سناؤ۔ آج مسلمانوں کو ساری چیز گوارا ہے کئی لوگوں نے مجھ کو کہا ہے۔ مجھ کو ! آپ اتنا اچھا وعظ کرتے ہیں۔ پڑھے لکھے آدمی ہیں نماز روزے کی بات آپ کرتے رہیں۔ بڑی اچھی بات ہے۔ یہ کیا اختلاف کی بات ہے کیا اختلاف؟ اللہ کی توحید کا اعلان کرنا یہ اختلاف کی بات ہے۔ خدا کی قسم ہے اگر اللہ کی توحید کا وعظ کرنا یا اس بات کا کہنا یہ اختلاف کی بات ہے تو نبی بھیجے ہی اس

اختلاف کے لیے گئے تھے۔ اور نبیوں کو بھیجنے کا مقصد ہی کوئی نہیں تھا۔ اسی لیے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک ساتھی کو کہا تھا۔ ساتھی اگر تجھ کو مجبور کیا جائے تو کلمہ کفر زبان سے کہہ دینا اور قرآن نے اس کی تصدیق کی ہے کہ۔

الامن اكره وقلبه مطمئن الايمان

اگر کسی کو کلمہ کفر کہنے پر مجبور کیا گیا اس کے دل کے اندر اسلام ہے تو اس کفر کا اس کو کوئی نقصان نہیں اللہ اسے معاف کر دے گا۔ اللہ جانتا ہے کہا گیا کہہ دو کلمہ کفر کا اظہار کر دو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر جبر کیا جائے اور شرک پر مجبور کیا جائے۔ حضور ﷺ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ فرمایا

ان قتلت اوحرقت

اگر تیری لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ یہ گوارا کر لینا اللہ کی بارگاہ میں شرک گوارا نہیں کرنا۔ یہ نہیں کہا

ان قتلت اگر تو قتل کر دیا جائے یہ گوارہ کر لینا نہیں نہیں یہ نہیں کہا۔ کہا اگر تیرا قیمہ کر دیا جائے گوارا کر لو اللہ کی بارگاہ میں شرک کرنا گوارا نہ کرنا کیوں

تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من

ایک دفعہ جب غیر اللہ کی بات کر لی تو کچھ بھی باقی نہ رہا۔ محمد ﷺ کے سامنے تذکرہ کیا گیا آدمی کا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کے سر پر تلوار رکھی گئی اور کہا گیا کہ آپ کی رسالت کا انکار کر دے اس نے اللہ کے رسول آپ ﷺ کی رسالت کا انکار کر دیا یا رسول اللہ ﷺ ایک اور اس کے سر پہ تلوار رکھی گئی۔ اس نے کہا کہ مجھے مر جانا گوارا ہے میں انکار نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا دونوں جنتی ہیں کیوں کہ اس نے مر کر بھی حق بات کا اظہار کیا۔ اس نے زندہ رہ کر اسلام کی خدمت کے لیے زندہ رہنا گوارا کر لیا۔ میری رسالت کا انکار کر دیا۔ دل میں مانتا رہا کوئی حرج نہیں لیکن یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی کہہ دے کہ ایک

کہنے کے لیے کہ دو کہ اللہ کے سوا بھی کوئی ہے فرمایا(حرقت) جلتی ہوئی آگ میں
جل جاؤ۔ لیکن یہ بات کہنا گوارا نہ کرنا۔ دھکتے ہوئے آلاؤں میں کود جاؤ لیکن اللہ
کی بارگاہ میں توحید کے اندر خلل آجائے پھر کچھ بھی باقی نہیں بچتا جابر کے سامنے
بھی شرک کرنا جائز نہیں اس قدر تاکید ہے اور اسی لیے تو رب کائنات نے اور
لوگوں کے اعمال کا تذکرہ ہی کیا ہے۔ اٹھارہ نبیوں کا ذکر کیا ہے۔ اٹھارہ پیغمبروں کا
جس میں ابراہیم خلیل علیہ السلام جیسے اسماعیل ذبیح علیہ السلام جیسے اسحاق علیہ السلام جیسے یعقوب
علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام اسحاق علیہ السلام یعقوب علیہ السلام ذالیسع علیہ السلام وذالکفل علیہ السلام ذکریا علیہ السلام
اسماعیل علیہ السلام ان سارے نبیوں کا ذکر کرکے کہا ان اشرکوا اے میرے پیغمبر عام
آدمی کی نیکیوں اور اعمال کا تذکرہ کیا ہے اگر یہ اٹھارہ پیغمبر بھی شرک کا ارتکاب
کرلیتے اللہ ان کی نبوتیں چھین لیتا ان کے عملوں کو ضائع کر دیتا اور نبی کی بات کیا
اور چوبیسویں پارے میں وہ بات کہی کہ زمین کا سینہ شق ہو جائے آسمان پھٹ
جائے یہاں اٹھارہ پیغمبروں کا ذکر کیا چوبیسویں پارے میں اپنے محبوب' سیدالانبیاء
خاتم الرسل سید ولد آدم محمد رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کرکے کہا

لئن اشرکت لیحبطن عملک

ان پیغمبروں کی کیا بات ہے۔ آمنہ کے لال اگر تجھ سے بھی شرک سرزد ہو
جاتا۔ سب کچھ چھین لیا جاتا۔ کوئی نیکی بھی باقی نہ رہتی نہ نبوت باقی رہتی نہ
رسالت ﷺ او اللہ نے سمجھانے کے لیے اپنے نبی کا تذکرہ کیا باقی کون ہے جس
کی کوئی قدر و قیمت ہے اور پھر توحید سے پیار کرنے والو اللہ کے نبی ﷺ سے
خوشخبری بھی سن لو۔ فرمایا قیامت کا دن ہوگا حساب و کتاب کے لیے ترازو رکھا
جائے گا۔ نامہ اعمال ہاتھوں میں تھمائے جائیں گے۔

اما من اوتی کتابہ بیمینہ

وہ لوگ جن کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھوں میں ہوگا۔ ان کے حساب
آسان وہ خوشی سے اچھلتے اور کودتے ہوئے جنت کی طرف جائیں گے اور کہیں

گے۔

ھاء م اقرء و اکتابیہ. فھو فی انی ملق حسابیتہ. فھو فی
عیشتہ راضیہ

وہ لوگ جن کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھوں میں ہوئے وہ لوگوں کو
پکار پکار کے کہیں گے آؤ میرا نامہ اعمال تو دیکھو کہ آج اللہ نے مجھے جنت لکھ
کے عطا فرمادی ہے۔

واما من اوتی کتابہ بشمالہ فیقول یا لیتنی لم اوت کتابیہ.
ولم ادر ماحسابیہ. یلیتھا کانت القاضیہ. مااغنی عنی ملیہ.
ھلک عنی سلطانیہ خذوہ وغلوہ. (پارہ ۲۹ سورہ الحاقہ)

وہ جن کا نامہ اعمال ان کے بائیں ہاتھوں میں تھمایا گیا۔ اللہ رب العزت
فرمائیں گے وہ روتا ہوا چیختا ہوا کہے گا کاش آج مجھ کو موت آجائے میں جہنم کا
چہرہ دیکھنے سے پہلے مٹ جاؤں فنا ہو جاؤں اللہ کہے گا اب نہیں آج اپنے نامہ
اعمال کو لے کر جاؤ اور خداوند عالم ارشاد فرماتے ہیں کہ ارشاد ہوگا فرشتوں کو کہ

خذوہ مغلوہ. ثم الجحیم صلوہ. ثم فی سلسلہ ذرعھا سبعون
ذراعا فاسلکوہ

اے فرشتو ! اس کو پکڑو ستر ستر گز لمبی زنجیروں میں اس کو جکڑو اور جہنم
کی تہ میں اس کو پھینک دو محمد ﷺ نے فرمایا کہ جہنم کی تہ کا جہنم کی سطح سے اتنا
فاصلہ ہوگا کہ اگر ستر سال آدمی نیچے گرتا رہے تو جہنم کہ تہ تک نہیں پہنچ سکتا۔
فرمایا! جل کے راکھ ہو جائیں گے کوئلہ بن جائیں گے پھر کہیں گے اچھا ہوا جسم
جل گیا ہے اب کچھ عذاب میں کمی ہو جائے گی۔

کلما نضجت جلودھم بدلنھم جلودا غیرھا ذوقوا العذاب

جب پرانے چمڑے جل جائیں گے اللہ نئے چمڑے چڑھا دے گا تاکہ
عذاب میں کمی نہ ہو۔ کہا مدتیں بیت جائیں گی پھر عرش والے کی توحید جوش

مارے گی۔ عرش والے کی وحدانیت کو جلال آئے گا۔ اللہ کی توحید جوش میں آئے گی۔ اللہ کہیں گے میرے فرشتو آؤ اللہ حاضر ہیں فرمایا جہنم کی طرف جاؤ اللہ جا کے کیا کریں؟ کہا ان جلے ہوئے کوئلہ بنے ہوئے راکھ میں تبدیل ہوئے انسانوں کو دیکھو

من کان فی قلبہ مثقال ذرہ من الایمان

دیکھو وہ جتنے لوگ جن سے غلطیاں ہوئیں قصور ہوئے جہنم میں پھینکے گئے اور جنہوں نے کبھی کلمہ شرک کو اپنی زبان سے نہیں نکالا اور اپنے اعمال میں شرک کو داخل نہیں ہونے دیا۔ جاؤ ان کو جا کے خوشخبری سناؤ کہ اللہ نے اپنی نظر کرم تم پہ ڈال دی ہے' اللہ کیا کریں؟ ان کو جلے ہوئے انسانوں کو۔ اللہ یہ تو خاکستر ہو چکے کوئلہ ہو چکے ہیں۔ ان کو کیا کریں۔ اللہ فرمائیں گے ان کو جہنم سے نکالو۔ اللہ ان کی آنتیں کٹ چکیں' ان کے جسم گل چکے۔ (اللہ یہ کانٹوں دار درخت کھاتے رہے۔) اللہ یہ اپنے جسموں سے نکلنے والی پیپ پیتے رہے۔ اب ان کا کیا ہوگا؟ ارشاد فرماتے ہیں محمد ﷺ حدیث قدسی ہے رحمت کائنات ﷺ نے کہا اللہ کہتا ہے مجھے اپنی کبریائی کی قسم ہے۔ میں اپنے ان بندوں کو معاف کردوں گا جنہوں نے میری توحید کی لاج رکھی میرے ساتھ شرک نہیں کیا۔ نکالو ان کو نبی کائنات علیہ الصلوۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں اللہ کے فرشتے نکالیں گے کہیں گے اللہ ان جلے ہوئے انسانوں کو کیا کریں' فرمایا ان کو جنت کی نہروں کے اندر پھینک دو۔ فرمایا ان کو جنت کی نہروں کے اندر پھینکا جائے گا۔ اس طرح جلے ہوئے انسانوں کو اللہ ہرا بھرا کر دے گا۔ جس طرح بارش کے برسنے سے سوکھے ہوئے پتے اور سوکھے ہوئے پیڑ اور سوکھے ہوئے درخت ہرے ہو جاتے ہیں اللہ اسی طرح اپنی توحید کا اقرار کرنے والوں کو اور اپنے شرک کے اعتراف کرنیوالوں کو جنت کی نہروں میں پھینک کر دوبارہ ہرا بھرا کر کے پھر ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمادے گا۔ یہ توحید ہے۔

لیکن ایک انسان جس نے ساری زندگی تہجد کی نماز قضا نہیں کی ہے رمضان کے روزے رکھ کر نفلی روزے بھی رکھتا ہے زکوۃ کے ساتھ ساتھ صدقہ خیرات بھی کرتا رہا ہے توحید کے ساتھ خلل کردیا شرک کا ارتکاب کردیا

قرآن

ان اللہ یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک من یشاء اللہ

اللہ کو کہیں گے اللہ یہ بڑی نیکیاں کرتا ہے رہا ہے نمازیں پڑھتا رہا ہے روزے رکھتا رہا ہے زکوۃ دیتا رہا ہے فرمایا

جس نے ایک دفعہ زندگی میں میری توحید میں خلل ڈال دیا۔ میرے فرشتو اس کے بارے میں گفتگو ہی نہ کرو اس کو ابدالاباد تک میں نے جہنم میں ہی رکھنا ہے۔ اللہ کی توحید کے اندر خلل ڈالا اور پھر توبہ نہیں کی۔ پھر توبہ ! نہیں کی شرک پر اسی عقیدہ پر مرگیا اس کی نیکیاں اس کو جہنم میں سے نہیں نکال سکتیں۔

لوگو! اسی لیے حضرت محمد ﷺ نے فرمایا۔

ان التوحید راس سارے اعمال کی جڑ توحید ہے اگر بنیاد عمارت کی درست نہ ہو تو کبھی بھی عمارت کی دیواریں قائم نہیں رہ سکتیں۔ یہ زکوۃ' یہ صدقہ' یہ خیرات' یہ نماز' یہ حج یہ واجبات جو ہیں۔ ان کے بغیر انسان کا اسلام مکمل نہیں ہوتا۔ لیکن یہ اسلام کی دیواریں اور چھتیں ہیں۔ اسلام کی بنیاد عقیدہ توحید ہے۔ اگر بنیاد موجود نہیں ہے تو چھتیں اور دیواریں کبھی بھی قائم نہیں رہتیں۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک عمارت کی بنیاد مضبوط ہے تین دیواریں بھی کھڑی ہیں۔ چوتھی دیوار میں دراڑیں آگئی ہیں۔ تین دیواریں مل کر اسے گرنے نہیں دیتیں۔ اس عمارت کی سب خیریں ہیں کیوں؟ اس کی بنیادیں مضبوط ہیں بنیادوں کو مضبوط کرو۔ اور بنیاد کیا ہے بنیاد یہ ہے کہ اس بات کا عقیدہ رکھو کہ اللہ کے سوا کوئی نہ بگڑی ہوئی کو سنوار سکتا اور نہ سنوری ہوئی کو بگاڑ سکتا ہے اللہ ہی ہے۔

قل اللھم ملک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع

الملک ممن تشاء وتعزمن تشاء وتذل من تشاء بیدک الخَیر

اور آخری لفظ سن لو

انک علی کل شئی قدیر

اور یہ تو پنجابی میں استعمال ہوتا ہے کل شئی اللہ تیرے سوا ہر چیز پر قدرت کسی کو حاصل نہیں اسی عقیدے پر زندہ رہے اسی عقیدے پر اللہ اس کا خاتمہ کرے ان شاء اللہ جنت میں یقیناً چلا جائے گا۔

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

KHUTBAT- E - TOUHEED

AL- KITAB INTERNATIONAL
JAMIA NAGAR, NEW DELHI, 25